اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ

www.KitaboSunnat.com

افاداتِ امام ابن تیمیہ رح (اردو)

رسائل شیخ الاسلام
امام ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ

- زیارت بیت المقدس • قضاء وقدر
- عبادات میں نیت • مسائل نیت
- ہجر جمیل و صبر جمیل • فقر و تصوف
- الوصیۃ الصغریٰ • درجات الیقین

مقالہ حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد الوریٰ الی ذم الھویٰ

ترجمہ ——— حافظ محمد زکریا (مرحوم)

ناشر
المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ، لاہور

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ

افاداتِ امام ابنِ تیمیہؒ اردو

- زیارت بیت المقدس • قضاء و قدر
- عبادات میں نیت • مسائل نیت
- ہجر جمیل و صبر جمیل • فقر و تصوف
- الوصیۃ الصغریٰ • درجات الیقین

رسائل شیخ الاسلام
امام ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ

مقالہ حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد الوریٰ الی ذم الھویٰ

ترجمہ ——— حافظ محمد زکریا (مرحوم)

ناشر
المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات ۳۹

نگران طباعت واشاعت ـــ ـــ ـــ احمد شاکر

مطبع ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ طبع فی المطبعة العربية
۳۰۔ لیک روڈ۔ بالمقابل ٹی چیمبر۔ پرانی انارکلی۔ لاہور پاکستان

ناشر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ المکتبۃ السلفیۃ، لاہور

تاریخ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ رجب المرجب سنہ ۱۴۰۱ھ
مئی سنہ ۱۹۸۱ء

واحد تقسیم کار

دار الکتب السلفیہ شیش محل روڈ ـــ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر (طبع سوم)

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

افادات امام ابن تیمیہؒ کی یہ تیسری اشاعت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی پہلی طبع مترجم مرحوم نے خود ۔۔۔ تقریباً ۔۔۔ ۱۹۴۷ء میں طبع کرائی تھی۔ پھر بتوفیقہٖ تعالیٰ برسوں کی نایابی کے بعد طبع دوم "المکتبۃ السلفیۃ" نے بعض تبدیلیوں کے ساتھ ۱۹۷۲ء میں شائع کی تھی۔

اب الحمدللہ اس کی طبع سوم المکتبۃ السلفیۃ پہلی دونوں اشاعتوں سے خوبصورت اور جاذب انداز میں پیش کر رہا ہے۔ امید ہے قارئین حسب سابق پذیرائی بخشیں گے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ کریم اس صدقہ جاریہ کا مرحوم مترجم اور ان کے والد گرامی مولانا میاں محمد باقر صاحب علیہ الرحمۃ ۔۔۔ م ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء کو اجر جزیل عطا فرمائے اور طالبان حق کے لیے اس کو نافع اور مفید بنائے۔ آمین۔

احمد شاکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

کتاب "افادات ابن تیمیہ" شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ قدس اللہ روحہ اور ان کے تلمیذ رشید حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تحریروں کے تراجم پر مشتمل ہے اوّل الذکر کے آٹھ رسالوں کا ترجمہ ہے جن سے چھ رسالے مجموعۃ الرسائل الکبریٰ (طبع مصر) میں ہیں اور وہ یہ ہیں زیارت[1] بیت المقدس قضاء، وقدر[2] عبادات[3] میں نیت، مسائل نیت[4]، الوصیۃ[5] الکبریٰ اور درجات[6] الیقین اور دو رسالے۔ تجبر جمیل، صفح جمیل اور صبر جمیل۔ اور فقر[7] و تصوف مجموعۃ الرسائل والمسائل (الشیخ الاسلام ابن تیمیہؒ) جلد اول میں مطبوع ہیں۔ جس کو سید علامہ محمد رشید رضا مرحوم نے اپنے مطبعۃ المنار (مصر) سے عرصہ ہوا شائع کیا تھا۔

اور آخر الذکر کی مشہور اصلاحی اور ادبی کتاب روضۃ المحبین کے آخری باب الباب التاسع والعشرون فی ذم الھویٰ وما فی مخالفتہ من نیل المنیٰ کا ترجمہ ہے۔ جس پر عنوان ارشاد الوریٰ الی ذم الھویٰ۔ مترجم مرحوم کا اپنا ہے۔

اس کتاب کو اس کے مترجم مولانا محمد زکریا (ولادت ۱۳۳۲ھ وفات ۱۳۶۸ھ) بن مولانا میاں محمد باقر صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ (ساکن جھوک دادو طور ضلع لائل پور) نے قبل تقسیم شائع کیا تھا۔ تاریخ طبع درج نہیں جہاں تک یاد پڑتا ہے شاید ۱۹۴۶ء کے لگ بھگ امرتسر (مرحوم) کے ثنائی برقی پریس میں طبع ہوئی تھی۔

برسوں کی نایابی کے بعد "المکتبۃ السلفیہ" کو طباعت ثانیہ کی توفیقہ تعالیٰ سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اشاعتِ حاضرہ میں سہولتِ قارئین کی خاطر ایک تو قدرے ترتیب بدل دی گئی یعنی طبع اوّل میں روضۃ المحبین کے باب کا ترجمہ شروع میں تھا اب اس کو آخر میں کر دیا گیا ہے۔

دوسرے یہ کہ طبع اوّل میں رسالہ "فقر و تصوف" (اس وجہ سے جس کا ذکر مترجمؒ نے صفحہ ۱۱۱ طبع اول) کے ذیلی نوٹ میں کر دیا تھا) ضمنی سا بن کر رہ گیا تھا۔ اس اشاعت میں "چھٹا رسالہ" کے عنوان سے اس کو مستقل حیثیت دے دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں بعض بعض عنوان بھی مختصر کر دیئے گئے ہیں جس اس سبب سے ٹائیٹل اور فہرست میں بھی تبدیلیاں کرنے سے چارۂ کار نہ تھا ـــــ دعا ہے اللہ تعالیٰ مترجم مرحوم کو اس صدقہ جاریہ پر اجر جزیل سے نوازے اور اپنے بندوں کے لیے اس کو نافع بنائے۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔ (خاکسار:۔ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ (طبع اوّل)

(از مترجم)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ (متوفی ۷۲۸ھ) اور آپ کے تلمیذ رشید حافظ ابن القیّم (متوفی ۷۵۱ھ) کی شخصیتیں محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے ساتویں صدی کے آخری نصف اور آٹھویں کے پہلے نصف دور میں فرق باطلہ اور عقائد واہیہ کے خلاف سیف و سنان اور قلم و زبان سے اس قدر جہاد کیا جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا کے بڑے بڑے لیکچرار، اہل علم و اہل قلم اور بڑے بڑے فلسفہ دان قاصر ہیں۔

شرک و بدعات کے گھٹاٹوپ اندھیروں کو دیکھ کر وہ روپوش ہونے والے نہیں تھے۔ کفر و الحاد کے سیلاب کے سامنے سکوت و خاموشی اور کنارہ کشی کرنا انہوں نے نہیں سیکھا تھا۔ بلکہ وہ مرد میدان تھے۔ صرف قلم پر ہی ان کی حکمرانی نہ تھی۔ بلکہ وہ تلوار کے بھی دھنی تھے۔ وہ داعیان کفر و الحاد اور مفسدہ فتنہ پردازوں کے سامنے سر جھکانا نہیں جانتے تھے نہ ہی انہیں بند حجروں کے اندر بیٹھ کر سبحہ گردانی اور دعاؤں اور مناجاتوں پر قناعت کرنا آتا تھا۔ بلکہ وہ ایسے مرد مجاہد تھے۔ جنہوں نے دین خالص کی راہ میں نہ صرف اپنے نفس و وجود کو قربان کیا۔ بلکہ آنے والی نسلوں اور تمام خلف امت کے لیے ثبات و استقلال اور استقامت علی السنۃ کی راہ کھول گئے انہیں طرح طرح کے مصائب و تکالیف میں ڈالا گیا، مقدمات میں پھنسایا گیا۔ بیڑیوں میں جکڑا گیا جیلوں میں ٹھونسا گیا، کوڑے مار مار کر دین حق سے پھیرا گیا مگر دین احمد کے ان متوالوں اور عشق الٰہی کے نشہ میں مخموروں میں اقامت و اعانت دین کے لیے پہلے سے بھی زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپرٹ بھر تی گئی، ان کے بدن میں از سر نو تازگی آتی گئی اور ان کے قلم میں اس قدر جنبش و روانی ہوئی، کہ جس نے عیسائیوں، مادہ پرستوں، اور یونان کے فلسفہ دانوں، کا پود بکھیر کر رکھ دیا۔ وہ علمی مضامین کا گویا ایک بحر زخار تھے۔ جس کی تلاطم خیز اوج کے سامنے فرقہ ہائے ضالہ قدریہ، جہمیہ، معطلہ، رافضیہ، اہل بدعات دقبر پرست وغیرہ وغیرہ خس و خاشاک کی طرح بہتے نظر آتے ہیں، چنانچہ آج ان ہر دو اماموں کی تصانیف مطبوع ہو کر دنیا کے چپہ چپہ پر پہنچ چکی ہیں جن کے مطالعہ سے ہر شخص پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی، اور روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ آج بھی ان کی قلم میں راشگاف کے انمول موتی پہلے کی طرح پوری آب و تاب کے ساتھ چمک دمک رہے ہیں۔ مگر ان سے کما حقہ اہل علم و عربی دان حضرات ہی استفادہ کر سکتے تھے اردو دان بیچارے اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلے آتے تھے۔ اس لیے ہم اپنے مقدور بھر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں چند رسائل کا اردو ترجمہ بنام مجموعہ افادات ابن تیمیہ پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اگرچہ ترجمہ کا اصل مقصد عوام الناس تک مصنف کے خیالات کو اصلی حالت اور ایسی بہتر صورت میں پیش کرنا ہوتا ہے کہ مصنف کی قابلیت کا اندازہ لگ سکے۔ مگر تصنیف کی بجائے ترجمہ کرنا بہت دشوار ہوتا ہے خصوصاً شیخ الاسلامؒ جب اپنے مجتہدانہ انداز و دماغ کے ساتھ کسی مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں۔ تو اس کا ترجمہ اور بھی زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ہمیں اعتراف ہے کہ ہم ترجمہ کے ذریعہ امام موصوف کے جوہر ظاہر نہیں کر سکتے لہذا جہاں ترجمہ و ادائیگی مطلب میں قصور پائیں۔ اسے ترجمہ کی خامی سمجھیں۔ کیونکہ امام موصوف کا رتبہ پہلے ہی مسلم ہے۔ اب اسے بحال رکھنے کے لیے نئی کوششوں کی ضرورت نہیں۔ رسائل آپ کے سامنے ہیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔

محمد زکریا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین مجموعہ رسائل شیخین (اردو)

پہلا رسالہ "زیارت بیت المقدس"

مضامین	صفحات	مضامین	صفحات
خطبہ	۲۱	مسجد الحرام کی افضلیت	۲۳
فصل (۱)		مساجد ثلاثہ کی نمازوں کا موازنہ	//
زیارت بیت المقدس، قبور انبیاء و صلحاء وغیرہ کے سفر کی نذر ماننا	۲۱	قبور انبیاء وغیرہ کے لیے سفر کی نذر ماننا منع ہے۔	//
شدِ رحال	۲۱	آثار انبیاء کو سجدہ کرنا باعث لعنت ہے۔	۲۴
عبادتِ مشروعہ کے لیے بیت المقدس کا سفر مستحب ہے۔	۲۱	قبر نبوی کو حجرہ میں بند رکھنے کی	
	//	ایک وجہ	۲۵
دعاء سلیمانی	//	وصیت نبوی	//
ابن عمرؓ کا طرز عمل	۲۲	صحابہؓ کا طرز عمل	//
سفر بیت المقدس کی نذر کا حکم	//	بعض من گھڑت حدیثیں	//
پہلا اور دوسرا قول	//	بے دلیل رخصت	//
جمہور کا مسلک	//		
مسجد نبوی کے سفر کی نذر	۲۳	فصل (۲)	
سفر بیت اللہ کی منت	//		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
مسجد اقصیٰ کی عباداتِ مشروعہ، قدم نبویؐ، ودیگر آثار	۲۶
مسجد الحرام کی خصوصیات	〃
حجرۂ نبویؐ و قبور انبیاء و صلحاء کا طواف ناجائز ہے۔	〃
طواف کعبہ کے علاوہ طواف کی قباحت	〃
صخرۂ بیت المقدس کی طرف نماز کا شرعی حکم	〃
صخرہ کی قربانی	۲۷
مسجد اقصیٰ کے سامنے مصلی بنانے کی وجہ	〃
فتح بیت المقدس	〃
کعب احبار کا مشورہ اور فاروق اعظمؓ کی ڈانٹ	۲۸
صخرہ پر تعمیرِ قبہ کی وجہ	〃
جاہلوں میں بعض جھوٹی باتوں کی شہرت	۲۹
فصل (۳)	
[illegible] کے لیے ستون [illegible] [illegible]	〃
[illegible]	〃

مضامین	صفحات
فصل (۴)	
دھرم سالوں، گوردواروں، اور گرجوں وغیرہ کی زیارت	۲۹ ۳۰
معابد کفار میں نماز کا حکم	۳۰
پہلا، دوسرا، تیسرا قول	〃
قول صحیح کی دلیل	۳۱
فصل (۵)	
روئے زمین پر صرف تین حرم ہیں	۳۱
حرم اول	〃
حرم دوم	〃
حرم سوم میں اختلاف	〃
حرم کا حکم	۳۲
فصل (۶)	
زیارت بیت المقدس کے مشروع	〃
وغیر مشروع اوقات	〃
مشابہت کفار	〃
یار لوگوں کی خوش گپیاں	〃
زیارت قبر نبویؐ کی روایات	〃
درود شریف	〃

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات	مضامین	صفحات
دُور و نزدیک سے سلام	۳۳	جنوں کا بصورت خضر ظاہر ہونا	۳۵
درود و سلام پہنچنے کے دلائل	"	وفات خضر	۳۶
درود شریف کی فضیلت	۳۴	وفات خضر کے دلائل	"
فصل (۷)		ابن عباسؓ کا قول	"
زیارت عسقلان	"	صحابہؓ سے رویت خضر مذکور نہیں۔	"
رباط فی سبیل اللہ کی فضیلت	"	شیطانی فریب	۳۷
حیثیت کی تبدیلی سے حکم کی تبدیلی	۳۵	شیطانی ولیوں کا ہوا میں اڑنا	
جنوں کی رہائش	"	اور اس کی حقیقت	"

دُوسرا رسالہ "قضا و قدر"

حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ		تیسری وجہ، اجتماع ضدین	۴۱
رحمۃ اللہ علیہ سے سوال	۳۸	تقدیر کی عدم حجیت	۴۲
و		نتیجۂ بحث	۴۳
جواب	۳۹	چوتھی وجہ، خدا کے ظالم ہونے	"
احتجاج بالقدر کے بطلان کی		کا لزوم	
چند وجوہ	۴۰	پانچویں وجہ، تکذیب حدیث	"
نتیجۂ بحث	۴۱	انکار اختیار اور بے عملی کا لزوم	"
دوسری وجہ، کفار کے معذور ہونے		چھٹی وجہ، علم الٰہی و تقدیر خدائی کے	
کا لزوم	"	بطلان کا لزوم	۴۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
اوامر الٰہی کی تعیین کی عدم ضرورت کا معتقد کافر ہے	۴۵
فصل (۱)	
اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی کی تفسیر	"
تقدیر اسباب و مسببات اور اس کی تمثیل	"
فصل (۲)	
معصیت اور اس کا غلط و صحیح مفہوم	۴۶
معصیت کا صحیح مفہوم	"
معصیت کا غلط مفہوم اور تردید	۴۷
جبریہ کو منوانے کا عجیب طریقہ	"
فصل (۳)	
مستطیع و غیر مستطیع کا فرق	"
مشیت و فعل انسانی	۴۸
افعال العباد کا خالق خدا ہے	"
فصل (۴)	
احتجاج بالقدر غیر مفید ہے	"
تمثیل	"
حجت جبریہ و حجت مشرکین میں مماثلت	۴۹

مضامین	صفحات
فصل (۵)	
"کلمہ" سے داخلہ جنت تین مذہب	۵۰
وعید و عقاب کی تین شرطیں	۵۱
پانچ قسم کے لوگ	"
(۱) زبانی کلمہ (۲) وحی الٰہی کا منکر	
(۳) اہل کتاب (۴) مرتد	
(۵) مخلوط العمل	۵۲
تیسرا رسالہ	
النیّۃ فی العبادات	
استفتار متعلقہ نیت و طہارت	
نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، عتق جہاد وغیرہ	۵۳
الجواب: محل نیت دل ہے، زبان نہیں نیت قلبی معتبر ہے	"
نیت کا لغوی مفہوم	۵۴
استشہاد بالحدیث	"
مہاجر اُم قیس کا واقعہ	۵۵
جہری نیت بدعت ہے	"
سری نیت کے عدم وجوب پر	"
ائمہ کا اتفاق	"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مضامین	صفحات
زبان سے کسی نماز کا نام لینا کیا ضرور؟	۵۵
غسل و وضو اور روزہ میں نیت	۵۶
مفہوم نیت	//
نیت علم و اعتقاد کے تابع ہوتی ہے	//
غلطیٔ اعتقاد یا واقعہ کی دو صورتیں	//
مثال دیگر	۵۷
منشا ر غلطی	//
تلفظ بالنیتہ میں دو قول	//
پہلا قول	//
دوسرا قول	۵۸
قول صحیح	//
تلبیہ حج سے پہلے کچھ کہنا ناجائز ہے۔	//
امام مالک سے بدعت کی تشریح	۶۰
سنت سے بے توجہی	//
فرقہ غالیہ کے لیے بد دعا	//
سنت میں میانہ روی بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے	۶۱
دوسری وجہ	//
بعض متاخرین کی مخالفت سنت	۶۲

مضامین	صفحات
فعل سنت	۶۲
تکمیل دین و اتمام نعمت	//
جہال کا دین	۶۳
مومنوں کا دین	//
تنازع و رجوع الی اللہ والرسول	//
جاہل مفتی کی گوشمالی	//
غالی اماموں کی اقتدا ناجائز ہے۔	//

چوتھا رسالہ

مسائل نیت

مضامین	صفحات
مسائل نیت	۶۴
استفتاء	//
الجواب	۶۵
جہری نیت کے مدعی سے توبہ کرانا۔	//
محل نیت دل ہے زبان نہیں۔	//
نیت کا لغوی معنی	//
نیت قلبی و تکلم لسانی کی دو صورتیں۔	//

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
بعض متاخرین کا زعم باطل	۶۵
آنحضرت ﷺ سے تلفظ بالنیّۃ کا حکم و تعلیم ثابت نہیں	۶۶
استشہاد بالحدیث	″
استشہاد دیگر	″
حدیث دیگر	″
تواتر و اجماع مسلمین	″
اہل تواتر سے کتمان نقل ممتنع ہے	۶۷
تلفظ بالنیّۃ میں دو مذہب	″
پہلا مذہب	″
دوسرا مذہب	″
تلفظ بالنیّۃ کے بدعت ہونے پر استدلال	″ ″
عیدین میں اذان و اقامت کی بدعت	″ ″
تلفظ بالنیّۃ عقلاً فاسد ہے	″
تلفظ سری میں متاخرین کا اختلاف	۶۸
جہری نیت اور اس کی تکرار منع و غیر مشروع ہے	″ ۶۸
تعلیم نبوی ﷺ	۶۹

مضامین	صفحات
نماز میں کبھی جہراً ذکر و دعاء کا حرج نہیں۔	۶۹
بدعت اور اس کی تحسین پر سزا	″
جاہل مفتی اور اس کی اعانت	″
کلمہ قبیحہ اور اس کی سزا	″
خلاف شریعت اور وعید الٰہی	
چند آیات اور ایک حدیث	۷۰
پانچواں رسالہ	
ہجر جمیل، صبر جمیل، صفح جمیل	۷۳
استفتاء	″
الجواب	″
ہجر جمیل، صفح جمیل، صبر جمیل	″
شکوہ الی اللہ صبر جمیل کے منافی نہیں۔	″
شکویٰ الی المخلوق اور صبر جمیل میں منافاۃ	۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
وجہ منافات	۷۵
فعل مامور، ترکِ المحظور، صبریہ	۷۶
قضاءِ مقدور	"
وصیتِ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۷۷
بدترین قولی واعتقادی لغزشیں	"
چار اقسام	"
قسم اوّل	"
قسم دوم	۸۰
قسم سوم	۸۱
قسم چہارم	"
عوام وصوفیاء کے احوال وافعال کی چار اقسام	۸۲
قسم اول	"
حدیث صحیح قدسی	۸۳
قسم دوم	"
قسم سوم	"
قسم چہارم	۸۴
تقسیم بلحاظ تقویٰ وصبر وغیرہ	"
قسم اول: اہل تقویٰ واہل صبر	۸۵
قسم دوم: متقی بے صبر	"

مضامین	صفحات
قسم سوم صابر غیر متقی	۸۵
قسم چہارم، غیر متقی وبے صبر	۸۶
تقویٰ ونصرت صلوٰۃ واعمالِ صالحہ اور رحمت کے ساتھ صبر کی مقرونیت کی چار اقسام اور فوائد صبر	۸۹
قسم اول صبر اور تقویٰ ونصرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کہا۔	۹۰
قسم دوم صبر واعمال صالحہ	۹۱
قسم سوم صبر وصلوٰۃ	"
قسم چہارم صبر ورحمت	۹۱
قسم اول صابر وبے رحم	"
قسم دوم رحمدل بے صبر	"
قسم سوم بے صبر وبے رحم	"
قسم چہارم صابر ورحم دل	"
چھٹا رسالہ	
فقر وتصوف	۹۴
استغناء	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات	مضامین	صفحات
الجواب			
اتباع کتاب وسنت	۹۵	**ساتواں رسالہ**	
وصول الی اللہ کی شاہراہ	//		
صراط مستقیم اور مسلمان کا فرض	//	**الوصیۃ الصغریٰ**	
علم شرعی وعمل شرعی کی ضرورت	۹۶	سوال	۹۹
یہود ونصاریٰ کیوں مغضوب و	//		
ضالین ہیں	//	جواب	۱۰۰
بدعمل عالم اور جاہل صوفی	//	وصیتِ الٰہی	//
علما بگڑ کر یہود اور زاہد بگڑ کر	//	وصیتِ رسول	۱۰۱
عیسائیت پرست	//	فضائل معاذ بن جبلؓ	//
علم وعبادت میں اہل بدعت		وصیت جامعہ	//
کی روش۔	۹۷	وجوہات جامعیت	//
علم شرعی کی ضرورت واہمیت	//	مغفرت ذنوب کے لیے کون سے	
گمراہ صوفی اور گمراہ فقیہ	//	اعمال کی ضرورت ہے۔	۱۰۳
جاہلانہ تعصب	۹۸	نمبر(۱) توبہ	//
فقر وغنا کی صحیح تعریف	//	نمبر۲۔ استغفار محض	//
زہد مشروع وغیر مشروع	۹۹	اعمال صالحہ یا کفارات	۱۰۴
صوفی کی وجہ تسمیہ	//	(۱) کفاراتِ مقدرہ	//
		(۲) کفاراتِ مطلقہ	//
		رسوماتِ جاہلیت اور خصائل یہود ونصاریٰ	۱۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
استشہاد بالحدیث	۱۰۵
تصدیق قرآنی	۱۰۶
دینداروں میں یہودیت اور نصرانیت	"
بچاؤ کی تدابیر	۱۰۷
دو مفید چیزیں	"
مہلکات کا علم	"
اختیار مصائب و کفارات	"
حسن خلق کا خلاصہ	۱۰۸
خلق عظیم کی تفسیر	"
تقویٰ کی دو تفسیریں	۱۰۹
اوامر و نواہی	"
خشیت الٰہی	"
اخلاص	۱۱۰
ذریعہ حصول اخلاص	۱۱۱
افضل الاعمال بعد الفرائض ذکر الٰہی ہے	"
تائید مزید	۱۱۲
اذکار مسنونہ اور ان کی تین قسمیں	۱۱۳
اذکار رواتب	۱۱۳
اذکار مفیدہ	"
اذکار مطلقہ	"
ہر ایک عمل ذکر الٰہی میں داخل ہے	"
افضل الاعمال کی تعیین کے متعلق	
استخارہ مسنونہ	۱۱۴
بہترین کسب توکل علی اللہ ہے	"
طلب رزق کا پہلا اصول	۱۱۵
دوسرا اصول	"
ایک بزرگ کا قول	۱۱۷
تعیین کسب اور دو مفید باتیں	۱۱۸
علم حدیث اور دیگر علوم شرعیہ	"
علم نبوی ہی علم کہلانے کا حقدار ہے	"
علم کی تین قسمیں	۱۱۹
رفع اشتباہ کے لیے دعا	"
ہر علم کی کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے	۱۲۰
خاتمہ و دعا	"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں رسالہ "درجات الیقین"

مضامین	صفحات	مضامین	صفحات
سوال	۱۲۱	امور قیامت و درجات ثلثہ	۱۲۵
جواب	۱۲۲	پہلا درجہ	"
علم الیقین	"	دوسرا درجہ	"
عین الیقین	"	تیسرا درجہ	"
حق الیقین	"	امور دنیا کے درجات ثلثہ	"
مثال اول	"	حلاوت ایمانی	۱۲۶
مثال دوم	"	ہرقل شاہ روم کے تاثرات	"
مثال سوم	"	لذت ایمانی سے عدم نفرت	۱۲۷
حلاوت ایمانی کا وجود		شہادت قرآنی	"
ذوق اور مدارج ثلاثہ	۱۲۳	استبشار اور اس کی وجہ	۱۲۸
پہلا درجہ		لذت ظاہری کی مثال	"
مثال	"	خدا اور رسول کی محبت	۱۲۹
دوسرا درجہ	۱۲۴	محبت کاملہ	"
مثال	"	ہر محبت، محبت الٰہی کے تابع ہے	"
تیسرا درجہ	"	شہادات کتاب وسنت	"
ایک بزرگ کا مقولہ	"	حلاوت ایمانی کا منبع	۱۳۰
مقولہ دیگر	"		

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحات
ثمرہ توحید اخلاص و توکل و دعا، اور درجات ثلاثہ	۱۲۱
پہلا درجہ	۱۲۲
دوسرا درجہ	"
تیسرا درجہ	"
جھوٹی محبت اور اس کا انجام	۱۲۳
سچی محبت اور اس کے فوائد و ثمرات۔	"

مقالہ حافظ ابن القیم رح

بنام

مضمون	صفحات
ارشاد الوریٰ الیٰ ذم الہویٰ"	۱۲۴
خواہشات کی مذمت و مدح	۱۲۵
شہوات اور اختلافِ مزاج	"
طبیب و ناصح کی مثال	"
خواہشات اور کتاب وسنت	۱۲۶
ہویٰ کی وجہ تسمیہ	"
خواہشات کے کرشمے	"
خواہش نفسانی اور جرأت ودین وعقل	"
خواہش پرستی پر ضد	۱۲۷
امام شافعیؒ کی مروت	"
خواہشات اور حاکم عقل و حاکم دین	"
مداومت شہوات کا نتیجہ	۱۲۸
اسیر خواہشات کی مثال	"
کیا خواہشات سے رہائی ممکن ہے	"

فصل

مضمون	صفحات
خواہشات سے مخلصی کے پچاس طریقے۔	۱۳۹
اعمال صالحہ کے ذریعہ خواہشات کی تذلیل	"
انسان وحیوان اور ان کا باہمی تفاوت	۱۴۱
حیوان سے بدتر ہونے کی دلیل	"
خواہشات پرستی کے بے شمار نقصانات	۱۴۲
خواہشات سے مطلب براری کے بعد کی حالت	"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
غیر کے عیب سے اپنے قصور کی اصلاح	۱۴۳
مطالبات نفس پر دین وعقل سلیم سے مشورہ	//
عبداللہ بن مسعودؓ کا قول	//
پرستار خواہشات اور انتہائی بزدلی و بدباطنی	//
خواہشات پرستی کے نقصانات کا فوائد سے موازنہ	//
شیطان کو انسان پر کب امیدیں لگتی ہیں	//
خواہشات کی شہرت آوری اور کل چیزوں کا بگاڑ	//
خواہشات اور شیطان کا چور دروازہ	۱۴۵
اتباع ہویٰ، اتباع رسولؐ	//
خسیس ترین حیوان	۱۴۶
خواہش پرستی اور امامت و اطاعت سے معزولی	//
خواہش پرست بت پرست	۱۴۷

مضامین	صفحات
خواہش پرستی وخطرۂ ایمان	۱۴۹
منجیات ومہلکات	۱۵۰
ترک خواہش سے توانائی	۱۵۱
حقیقی پہلوان کون ہوتا ہے	//
بامروت و بے مروت	//
حضرت معاویہؓ اور مروت کی تعریف	//
عقل اور خواہشات کا دنگل	//
خواہشات اور ابودرداؓ کا قول	۱۵۲
قرینین	//
ارشد وافسح کی عدم تمیز اور مقولہ عارف	//
مرض خواہشات اور اس کی دوا	//
مریض خواہشات اور مقولۂ عارف	//
بشر حافی کا مقولہ	//
جہاد اکبر	۱۵۳
جہاد اکبر اور حسن بصریؒ	//
جہاد نفس اور امام ابن تیمیہؒ	//
پرہیز و بدپرہیزی	//

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات
عبدالملک اور غیرت مند جنگلی کا مکالمہ	۱۵۳
خواہشات پرستی اور ابواب توفیق و ابواب ذلت	۱۵۴
مقولہ فضیل بن عیاض	؍؍
سرچشمہ ہائے کفر	؍؍
ایک شخص کو عورت کا جواب	؍؍
خائن خدا کے سب کام برباد	۱۵۵
خلیفہ معتصم کا مقولہ	؍؍
مقولہ امام ابن تیمیہؒ	؍؍
قبر و قیامت میں تنگی و کشادگی کے اسباب	؍؍
خواہشات پر صبر کا بہتر معاوضہ	؍؍
صحبت اولیاء سے بدمستی	۱۵۶
بدمستی شہوات سے قیامت کی بے ہوشی	؍؍
خواہش پرستی اور عزائم کی کمزوری	؍؍
زیادہ صحیح العزائم کون ہے	۱۵۷

مضامین	صفحات
سلطان بن حبیب کا مغالبہ	۱۵۷
خواہشات اور بدر نامی کنیزک کا واقعہ	؍؍
سوار خواہشات کی مثال	۱۵۸
جنت و دوزخ کی سواریاں	؍؍
اشرف العلماء کون ہے ؟	؍؍
خواہشات و مقولہ عطاءؒ	؍؍
خواہشات کا بت	۱۵۹
بت مجسم و بت خیال	؍؍
امراض قلبی و بدنی کا اصل سبب	۱۶۰
خواہش پرستی حسد و عناد و شرارت کا منبع ہے	؍؍
غلبہ شہوات کی خرابیاں	؍؍
غلبہ شہوات سے عقل روپوش ہو جاتی ہے	۱۶۱
خواہشات و عقل کی جنگ	؍؍
اعضاء و جوارح کے بادشاہ دل کی آزمائش	؍؍
سب سے دشمن شیطان اور خواہش	۱۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	صفحات	مضامین	صفحات
انسان کی ابتداء و انتہاء اور انجام	۱۶۳	ترکِ شہوات اور یوسف علیہ السلام	۱۶۵
ترجیحِ خواہشات پر عقل کے نتائج۔	//	ترک خواہشات اور ایک خواب	//
شباب میں ترک خواہشات کا نتیجۂ حسنہ	//	ترک خواہشات قبولیت کا سبب	۱۶۶
ضبط و دانشمندی	۱۶۴	ترک خواہشات کے ثمرات و برکات	//
خواہشات اور غلامی و آزادی	//		
بندۂ شہوات		عرش الٰہی کے سایہ میں	۱۶۷
تارکِ خواہشات کا مقام و مرتبہ اور انجام	۱۶۵	خواہشات پرست اور میدان محشر کی سختیاں	۱۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا رسالہ

زیارتِ بیت المقدس شرفہا اللہ

خطبہ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستھدیہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

فصل (۱) قبورِ انبیاء وصلحاوغیرہ کے سفر کی نذر ماننا

شدّ رحال صحیحین میں بروایت ابوسعیدؓ وابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کے بغیر کسی مقام کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث دیگر طرق سے بھی مروی ہے یہ وہ مشہور ومقبول حدیث ہے، جس کی صحت، قبولیت اور تصدیق پر علما کا اجماع ہے۔

عباداتِ مشروعہ کے لیے بیت المقدس کا سفر مستحب ہے عبادات مشروعہ مثلاً نماز ودعا ذکر قرأتِ قرآن اعتکاف کے لیے بیت المقدس کے سفر کے مستحب ہونے پر علماء اسلام کا اتفاق ہے۔

دعائے سلیمانی صحیح حاکم میں حدیث مروی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین چیزوں کا سوال کیا (۱) ایسی حکومت جو اس (سلیمان) کے بعد کسی کو مخصوص نہ ہو (۲) ایسا حکم جو فیصلہ الٰہی کے عین موافق ہو (۳) بیت المقدس میں "محض ارادہ نماز سے آنے والے کے لیے مغفرت ذنوب"

ابن عمر رض کا طرز عمل اسی لیے ابن عمر رض بیت المقدس میں آکر (صرف) نماز ادا کرتے اور پانی بھی نہ پیتے کہ مبادا سلیمانی دعا سے محروم رہیں کیونکہ انہوں نے "محض ارادہ نماز سے" کی قید لگائی تھی۔ اس قید کا تقاضا ہے کہ سفر میں اخلاص کی نیت ہو اور یہ کہ اس کی کوئی دنیاوی غرض، اور بدعت کا ارتکاب نہ ہو۔

سفر بیت المقدس کی نذر کا حکم بیت المقدس میں اعتکاف وادائے نماز کی غرض سے سفر کی منت ماننے والے کی ایفائے نذر کے متعلق امام شافعی رح کے دو قول ہیں۔

پہلا قول اس نذر کا ایفاء واجب ہے، امام مالک رح و احمد بن حنبل جیسے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔

دوسرا قول (ایفائے نذر) واجب نہیں ہے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے امام ابوحنیفہ کے اس قول کی بنیاد ان کے اس اصول پر ہے کہ اسی نذر کا ایفا واجب ہے، جس کی جنس سے کوئی واجب شرعی (موجود) ہو اسی لیے وہ نماز روزہ، صدقہ، حج اور عمرہ کی نذر کا ایفاء واجب فرماتے ہیں۔ کیونکہ اس کی جنس کا واجب شرعی (موجود) ہے اور نذر اعتکاف بھی واجب ہے۔ کیونکہ آپ کے نزدیک اعتکاف بلا روزہ صحیح نہیں۔ یہی مذہب امام مالک رح کا ہے، نیز امام احمد رح کی دو روایات میں سے ایک روایت کی بنا پر ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

جمہور کا مسلک لیکن اکثر ائمہ (مذکورہ بالا) کی دلیل حضرت عائشہ رض کی صحیح بخاری کی مرفوع روایت حسن میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ

جو شخص اطاعت الٰہی کی نذر مانے اس کو ایفاء کرنا چاہیئے لیکن نذر معصیت کا ادا کرنا جائز نہیں

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نذر اطاعت کی ایفا کا حکم دیا ہے اور اطاعت کے لیے واجب بالشرع کی جنس سے ہونا مشروط نہیں فرمایا۔ اور حسب قول امام ابو حنیفہ رح یہی قول زیادہ صحیح ہے۔

مسجدِ نبویؐ کے سفر کی نذر

ایسے ہی مسجد نبویؐ کے لیے سفر کی منت ماننے میں نزاع ہے۔ حالانکہ وہ مسجد اقصٰی سے افضل ہے۔

سفر بیت اللہ کی منّت

لیکن حج وعمرہ کے لیے مسجد الحرام جانے کی منت کا ادا کرنا باتفاق علماء واجب ہے۔

مسجد الحرام کی افضلیت

مسجد الحرام (خانہ کعبہ) تمام مساجد سے افضل ہے۔ بعدہٗ مسجد نبویؐ پھر مسجد اقصٰی صحیحین میں ہے۔ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ

مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کی نسبت میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا ہزار نماز سے بہتر ہے۔

مساجدِ ثلاثہ کی نمازوں کا موازنہ

جمہور علماء کا مذہب ہے کہ مسجد نبوی کی نسبت مسجد الحرام میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ مسند احمد ونسائی وغیرہ میں روایت ہے کہ مسجد الحرام میں نماز پڑھنا لاکھ (۱۰۰۰۰۰) نماز کے برابر ہے مسجد اقصٰی کی نماز کے متعلق مروی ہے کہ پچاس ہزار نماز کے برابر ہے۔ یا پانچ سو بھی مروی ہے اور یہی درست ہے۔

قبورِ انبیاء وغیرہ کے لیے سفر کی نذر ماننا منع ہے

قبر خلیلؑ یا قبر نبویؐ یا کوہ طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمائی، یا جبل حرا جس میں آنحضرت صلعم عبادت کرتے تھے۔ اور اس میں آنجناب پر وحی نازل ہوئی تھی۔ یا وہ غار (غار ثور) جو قرآن میں مذکور ہے۔ یا علاوہ انہیں دیگر ان قبروں، مقامات اور خانقاہوں کے لیے جو کسی نہ کسی طرح بعض انبیاء و مشائخ کی جانب منسوب ہیں۔ یا بعض غاروں یا پہاڑوں کے لیے سفر کی منّت کا ایفاء باتفاق ائمہ اربعہ واجب نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہی "تین مسجدوں کے علاوہ (کسی مقام کے لیے باعتقاد ثواب) سفر نہ کیا جائے" کے باعث ان تمام مواضع کا سفر کرنا منع ہے۔ تو جب (ہر سہ مساجد) مذکورہ کے علاوہ دیگر تمام مساجد جو خانہ خدا ہیں، جن میں پانچوں وقت نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ کی جانب سفر کرنے سے منع فرما دیا۔ حتّٰی کہ مسجد قباء کے لیے بھی سفر کرنا منع فرمایا۔ جس میں اہل مدینہ کو جانا مستحب ہے۔ کیونکہ صحیحین میں بروایت ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں سوار و پیادہ پاچل کر جانا ثابت ہے اور ترمذی وغیرہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد قباء میں محض ادائے نماز کے لیے جائے۔ اسے عمرہ کا ثواب ہو گا" ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ جب ایسے (مقامات) کے سفر سے منع فرما دیا گیا ہے۔ تو کوہ طور کی طرف سفر کرنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔

آثارِ انبیاء کو سجدہ کرنا باعث لعنت ہے

ایسے ہی امام مالکؒ کے ذکر کردہ وہ مقامات جو صلوات خمسہ کے لیے تعمیر نہیں ہوئے۔ بلکہ انہیں مسجد (سجدہ گاہ) بنانا بھی منع ہے (اور باعث لعنت ہے) کیونکہ صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے مرض الموت میں وفات سے پانچ روز پہلے) فرمایا تھا۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو جنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَثَارَ اَنْبِیَآئِہِمْ مَسَاجِدَ۔ آثار انبیاء کو مساجد (سجدہ گاہ) بنا لیا۔

(اس فرمان سے) آنحضرت کا (اپنی امت کو) ان افعال سے ڈرانا مقصود تھا۔

قبر نبوی کو حجرہ میں بند رکھنے کی ایک وجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، اگر اس سجدہ گاہ بننے) کا خوف نہ ہوتا۔ تو آنجناب کی قبر کو کھلا رکھا جاتا۔ لیکن آپ نے ناپسند فرمایا۔ کہ آپ کی قبر کو سجدہ گاہ ٹھہرا لیا جائے۔

وصیتِ نبوی صحیح مسلم وغیرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا۔

اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ

تم سے پہلے لوگ مزارات کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے" خبردار! تم ایسا نہ کرنا میں تمہیں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں۔

صحابہؓ کا طرزِ عمل اس لیے صحابہ کرامؓ مشاہد انبیاء مشہد ابراہیم خلیل اللہ اور کسی قبر وغیرہ کی جانب سفر نہیں کرتے تھے۔

بعض من گھڑت حدیثیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر جگہ نہیں پڑھی۔ بعض لوگ حدیث معراج کے متعلق جو روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے مدینہ منورہ میں، اور قبر موسیٰ و قبر خلیل کے پاس نماز پڑھی۔ یہ تمام احادیث سراسر جھوٹ اور من گھڑت ہیں۔

بے دلیل رخصت بعض متاخرین نے کسی امام کی نقل اور حجت شرعی پیش کیے بغیر قبروں کے لیے سفر کی (جو نہی) رخصت دے دی ہے (جو مردود ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل (۲) مسجد اقصیٰ کی عبادات مشروعہ، قدم نبوی و دیگر آثار

مسجد الحرام کی خصوصیات مسجد اقصیٰ کی عباداتِ مشروعہ انہی عبادات کی جنس سے ہیں، جو مسجد نبوی اور دیگر تمام مساجد میں مشروع ہیں، مگر مسجد الحرام اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ طواف ہر دو رکن یمانی کو چھونا، حجر اسود کا بوسہ، صرف کعبہ سے مخصوص ہے، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور دیگر تمام مسجدوں میں طواف کرنے، ہاتھ لگانے اور بوسہ لینے کے لیے کوئی چیز نہیں۔

حجرۂ نبویؐ اور قبورِ انبیاء و صلحاء کا طواف ناجائز ہے لہذا کسی فرد کے لیے حجرہ نبوی، دیگر قبور انبیاء و صلحاء، صخرہ بیت المقدس اور علاوہ ازیں دیگر قبے، مثلاً جبل عرفات وغیرہ (سب) کا طواف ناجائز ہے، بلکہ روئے زمین پر کوئی مکان نہیں، جس کا کعبۃ اللہ کی طرح طواف کیا جائے۔

طوافِ کعبہ کے علاوہ طواف کی قباحت اس کے علاوہ کسی طواف کی مشروعیت کا معتقد اس شخص سے بھی زیادہ شر انگیز ہے جو غیر کعبہ کی طرف نماز جائز ہونے کا معتقد ہو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مکہ کے وقت مسلمانوں کو اٹھارہ مہینے بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھائی۔ تو اتنا عرصہ وہی قبلہ رہا۔ پھر خدا نے کعبۃ اللہ کو قبلہ بنا دیا۔ اور تحویل قبلہ کے متعلق قرآن میں آیات نازل فرمائیں۔ چنانچہ (تمام قصہ) سورہ بقرہ میں مذکور ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں نے کعبہ کی جانب نمازیں پڑھیں۔ اور وہی قبلہ ہو گیا۔ وہی ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کا قبلہ چلا آتا ہے۔

صخرۂ بیت المقدس کی طرف نماز کا شرعی حکم اب جو صخرہ کو قبلہ بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس کی طرف نماز پڑھے، وہ کافر مرتد ہے (لہٰذا توبہ کرائی جائے۔ اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ سزائے قتل کا مستحق ہے۔ حالانکہ وہ پہلے قبلہ تھا۔ جو منسوخ ہو گیا۔ تو ایسے شخص کی کیا سزا جو کعبۃ اللہ کی طرح اسے قابل طواف بنا دے۔ حالانکہ غیر کعبہ کا طواف خدا نے مشروع نہیں فرمایا۔

صخرہ کی قربانی ایسے ہی جو شخص وہاں گائے بکری ذبح کرنے کے ارادہ سے جائے اور وہاں قربانی کرنے کو افضل سمجھے۔ یا عید کے دن حجامت کروانے اور وہاں عرفہ کی رات وقوف کی خاطر سفر کا ارادہ کرے تو یہ امور بدعت و گمراہی ہیں اور جن کے ذریعے وقوف طواف، ذبح کرنے اور حجامت بنوانے میں بیت المقدس کو کعبہ کے مشابہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص ان امور کو قربت الٰہی سمجھ کر کرے اس پر توبہ لازم ہے اگر تائب ہو جائے (تو بہتر) ورنہ قتل کر دیا جائے، چنانچہ صخرہ کی طرف بدیں اعتقاد نماز پڑھے کہ استقبال قبلہ کی طرح اس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھنا بھی باعث قربت ہے (تو اس کا یہی حال ہے)

مسجد اقصٰی کے سامنے مصلّی بنانے کی وجہ اس لیے حضرت عمر بن الخطاب نے مسلمانوں کا مصلّٰی (جائے نماز) مسجد اقصٰی کے سامنے تعمیر فرمایا۔ کیونکہ مسجد اقصٰی پوری مسجد کا نام ہے جسے سلیمان علیہ السلام نے تعمیر فرمایا اگرچہ (اب) بعض لوگ حضرت عمرؓ کے تعمیر کردہ مصلّٰی کو "اقصٰی" کہنے لگ گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے لیے حضرت عمرؓ کے اس تعمیر کردہ مصلّٰی میں نماز پڑھنا تمام مساجد کی نمازوں سے افضل ہے۔

فتح بیت المقدس حضرت عمرؓ نے جب یروشلم کو فتح کیا۔ تو صخرہ پر گندگی کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ کیونکہ عیسائی لوگ یہودیوں کے مقابلہ میں (جو صخرہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے) اس کی بے عزتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے اس غلاظت کو دور کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

کعب احبار کا مشورہ اور فاروق اعظم کی ڈانٹ

اور کعب احبار سے مشورہ لیا۔ کہ مسلمانوں کے لیے کہاں مصلے بنایا جائے۔ تو اس نے صخرہ کے پیچھے بنانے کا مشورہ دیا حضرت عمرؓ نے ڈانٹ کر فرمایا۔ اے یہودیہ کے بچے (تابعی تک) تیرے عقائد میں یہودیت سرایت کیے ہوئے ہے (میں تیرا یہ مشورہ قبول نہیں کروں گا) بلکہ صخرہ کے سامنے بناؤں گا۔ کیونکہ ہمارے لیے مسجدوں کی اگلی جگہ ہے۔ اسی لیے ائمہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو حضرت عمر کی تعمیر کردہ مصلی میں نماز پڑھتے (حضرت عمرؓ کے متعلق مروی ہے کہ آپ محراب داؤدی میں نماز پڑھتے۔ لیکن صخرہ کے پاس حضرت عمرؓ اور صحابہؓ نے نماز نہیں پڑھی۔ اور نہ ہی خلفاء راشدین کے عہد خلافت میں اس پر کوئی قبہ تھا بلکہ حضرت عمرؓ عثمانؓ علیؓ معاویہؓ۔ یزید اور مروانؒ کی خلافت میں ننگا تھا۔

صخرہ پر تعمیر قبہ کی وجہ

جب شام پر مروان کا بیٹا عبدالملک حاکم ہوا، اور عبداللہ بن زبیر اور اس کے مابین فتنہ بپا ہوا تو لوگ حج کر کے ابن زبیر کے پاس جمع ہو جاتے۔ اس لیے عبدالملک نے ابن زبیرؓ سے لوگوں کو برگشتہ کرنے کی غرض سے صخرہ پر قبہ تعمیر کرا کے سردیوں اور گرمیوں میں اس پر غلاف چڑھانا شروع کر دیا۔ کہ لوگ زیارت بیت المقدس کی طرف رغبت کرنے لگیں۔ اور ابن زبیر کے پاس اجتماع کرنے سے ہٹ کر اس (عبدالملک) کی جانب متوجہ ہو جائیں۔ لیکن اہل علم صحابہ و تابعین "صخرہ" کی کوئی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ قبلہ منسوخ ہو چکا ہے (جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں ہفتہ عید کا دن تھا۔ پھر شرع محمدی میں یوم جمعہ کے باعث منسوخ ہو گیا۔ تو مسلمانوں کو یہ کسی طرح جائز نہیں، کہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہفتہ و اتوار کو عبادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے مخصوص ٹھہرالیں۔ ایسے ہی صخرہ کی تنظیم بھی صرف یہود و نصاریٰ ہی کرتے ہیں (لہٰذا مسلمانوں کو اس کی تعظیم ناجائز ہے)

جاہلوں میں بعض جھوٹ باتوں کی شہرت

اور یہ جو بعض جہلاء حکایتیں کرتے ہیں کہ وہاں (صخرہ میں) قدم نبوی اور آپؐ کے عمامہ مبارک کا نشان ہے۔ وغیرہ۔ تو یہ سراسر کذب و افتراء ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ بکواس ہے کہ وہاں خدا تعالےٰ کے پاؤں کا نشان ہے ایسے ہی یہ بھی بالکل جھوٹ ہے جس جگہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عیسےٰ علیہ السلام کا پنگھوڑا ہے۔ بلکہ یہ تو نصاریٰ کے معمودیہ کی جگہ ہے۔ ایسے ہی اس شخص کا زعم بھی باطل محض ہے۔ جو وہاں پلصراط اور میزان کی موجودگی کا معتقد ہو۔ یا یہ کہ دوزخ و بہشت کی درمیانی دیوار یہی دیوار ہے جو مسجد کے مشرقی جانب تعمیر ہے۔ ایسے ہی زنجیر یا زنجیر کی جگہ کی تعظیم غیر مشروع ہے۔

فصل (۳) اہلِ قبور کے لیے مسنون دُعاء

مسجد اقصیٰ کے علاوہ بیت المقدس میں کوئی ایسی جگہ نہیں۔ کہ عبادت کے لیے جس کا قصد کیا جائے۔ تاہم جب قبرستان کی زیارت کرے۔ تو مردوں کے لیے اسی طرح سلامتی و رحمت کی دعا کرے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کو تعلیم دیتے تھے۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو یہ تعلیم دیتے رہے ہے کہ جب زیارت قبور کے لیے کوئی جائے تو یوں کہے۔

دُعاء کے الفاظ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ — اے مومن مردوں عورتوں کی بستی کے رہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ۔	والو! تم پر سلام ہو۔ ہم انشاءاللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ہمارے اگلے پچھلے بزرگوں پر رحم فرمائے۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں۔ مولا! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال ہمیں بھی بخشدے اور انہیں بھی بخشدے۔

فصل (۴) دھرم سالوں، گوردواروں، اور گرجوں وغیرہ کی زیارت

کفار کے عبادت خانے، مثلاً وہ جگہ جس کا نام قمامہ ہے یا بیت اللحم، یا صیحون یا علاوہ ازیں مقامات مثلاً عیسائیوں کے گرجے (تمام) کی زیارت منع ہے۔ لہذا جو شخص ان میں سے کسی مکان کی زیارت کو مستحب اور ان میں عبادت کرنے کو گھر میں عبادت کرنے سے افضل سمجھ کر زیارت کرنے جائے وہ گمراہ اور شریعت اسلام سے خارج ہے اس سے توبہ کرانا چاہیئے (تائب ہو جائے تو بہتر) ورنہ قتل کا مستحق ہے۔

معابد کفار میں نماز کا حکم اگر انسان کو اتفاقاً کسی کام کے لیے وہاں جانے پر نماز کا وقت آجائے۔ تو اس میں علماء کے تین قول ہیں۔

پہلا قول مذہب امام احمدؒ وغیرہ میں کہا گیا ہے۔ کہ وہاں مطلقاً نماز مکروہ ہے۔ ابن عقیل نے یہی پسند فرمایا ہے۔ یہی امام مالک سے منقول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قول وہاں نماز پڑھنا، مطلقاً مباح ہے۔

تیسرا قول وہاں تصویریں ہوں تو منع ہے، ورنہ نہیں۔ امام احمدؒ وغیرہ سے یہی منصوص ہے۔ اور یہی حضرت عمرؓ بن الخطاب وغیرہ سے مروی ہے۔

قول صحیح کی دلیل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں داخل ہوتے۔ فتح مکہ کے دن آنحضرت کعبہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے۔ جب تک کہ مورتیوں کو توڑ پھوڑ نہیں لیا۔ واللہ اعلم۔

فصل (۵) روئے زمین پر صرف تین حرم ہیں

بیت المقدس، تربت خلیلؑ اور دیگر کسی جگہ میں کوئی مقام مندرجہ ذیل تین مقاموں کے سوا حرم کے نام سے موسوم نہیں۔

حرمِ اوّل حرمِ مکہ جو باتفاقِ مسلمین حرم ہے۔

حرمِ دوم حرم نبویؐ، عیر سے ثور تک بارہ۱۲ در بارہ۱۲ میل جمہور علماء مثلاً امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ کے نزدیک یہ حرم ہے۔ اور اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی صحیح اور مشہور حدیثیں مروی ہیں۔

حرمِ سوم میں اختلاف وج جو طائف میں واقع ہے اس کے متعلق صرف مسند احمدؒ میں چند احادیث آئی ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک یہ حرم نہیں۔ اور امام احمدؒ نے مروی روایت کو ضعیف ٹھہرا کر ناقابل استدلال سمجھا ہے۔ اور مذکورہ بالا تین جگہوں کے سوا کسی عالم کے نزدیک کوئی حرم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرم کا حکم کیونکہ حرم وہ ہے جس کے شکار اور کھیتی کو خدا نے حرام فرما دیا ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے ان تین جگہوں کے سوا کسی مکان کے شکار و کھیتی کو حرام نہیں ٹھہرایا۔

فصل (۶) زیارتِ بیت المقدس کے مشروع و غیر مشروع اوقات

زیارت بیت المقدس ہر وقت جائز ہے۔ لیکن ایسے اوقات میں اس کا رخ کرنا بالکل نامناسب ہے۔ جب اس کی طرف گمراہ لوگ جا رہے ہوں۔ مثلاً عید قربانی کا موقع۔ کہ اکثر اہل ضلالت (اس وقت) وقوف کی غرض سے اس کا سفر کرتے ہیں۔ اور وقوف کو ثواب سمجھ کر ادھر جانا بلاشبہ حرام ہے۔

مُشابہتِ کُفّار کفار سے مشابہت کرنا۔ اور ان کی جماعت کو (شامل ہو کر) بڑھانا نامناسب ہے۔ اور نہ ہی حج کی غرض سے اس طرف سفر کرنا فعل ثواب ہے۔

یار لوگوں کی خوش گپیاں کسی قائل کا یہ قول کہ "قَدَّسَ اللہُ حَجَّتَكَ" (خدا تیرے حج کو بابرکت و منزہ فرمائے) سراسر افترا ہے۔ اس کا کوئی اصل نہیں ہے۔ جیسا کہ "مَنْ زَارَنِي وَزَارَ أَبِي فِي عَامٍ وَاحِدٍ ضَمِنْتُ لَهُ الْجَنَّةَ" (جس شخص نے ایک ہی سال کے اندر میری اور میرے باپ (ابراہیم) کی زیارت کی ہیں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں) محقق محدثین کے نزدیک بالکل گپ ہے۔

زیارتِ قبر نبوی کی روایات ایسے ہی زیارت قبر نبوی کی تمام حدیثیں ضعیف، بلکہ موضوع ہیں اور اہل صحاح و اصحاب سنن و مسانید، مثلاً مسند احمدؒ وغیرہ ان روایتوں کو اپنی کتابوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں لاتے۔

درود شریف ہاں سنن کی وہ حدیث ہے۔ جسے ابوداؤد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

کوئی شخص مجھ پر سلام کہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

دور و نزدیک سے سلام تو جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس سلام کہے اس کا جواب خود دیتے ہیں اور جو دور و دراز سے آپ پر سلام کہے اس کا سلام آپ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

درود و سلام پہنچنے کے دلائل چنانچہ نسائی میں آنحضرتؐ سے مروی ہے فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلٰئِكَةً يُبَلِّغُوْنَ عَنْ أُمَّتِيَ السَّلَامَ

اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر کچھ فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔

نیز سنن میں آنجنابؐ سے مروی ہے، کہ فرمایا۔

أَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ تو آپ نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ نے زمین پر انبیاء کا گوشت کھانا حرام کر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا کہ دور دراز کا درود و سلام آپؐ کو پہنچا دیا جاتا ہے اور حضرت باری تعالےٰ نے بھی ہمیں درود و سلام رکھے ورد) کا حکم دے رکھا ہے۔

درود شریف کی فضیلت

اور صحیح (بخاری) میں ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ بِھَا عَشْرًا۔

مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

فصل (۷) زیارتِ عسقلان

مذکورہ بالا اوقاف میں عسقلان کا سفر نہ تو مشروع ہے نہ واجب وغیر مستحب، بلکہ اس میں سکونت پذیر ہونے اور اس کی جانب قصد کرنے میں اسی وقت ہی فضیلت تھی، جبکہ وہ مسلمانوں کی حد تھی۔ (اور سرفروش مجاہدین اسلامی سرحدوں کی مضبوطی و حفاظت کے لیے) جہاد کی انتظار میں وہاں جا کر رہتے تھے کیونکہ صحیح مسلم میں بروایت سلیمان رضؓ آنحضرتؐ سے ثابت ہے، کہ فرمایا۔

رباط فی سبیل اللہ کی فضیلت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

رِبَاطُ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَّ قِیَامِہٖ وَ مَنْ مَّاتَ مُرَابِطًا مَاتَ مُجَاھِدًا وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ عَمَلُہٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَمِنَ

خدا کے راستے میں صرف ایک دن رات کے لیے رباط کرنا، مہینہ بھر کے روزہ رکھنے اور قیام کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص رباط کی حالت میں مر جائے، وہ مجاہد مرا۔ اس کا نیک عمل اس کے بعد بھی جاری رہے گا، جنت میں سے اس کو رزق دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفتان۔ جائیگا۔ اور فتنوں سے محفوظ و مصئون رہے گا۔

ابوہریرہؓ کا قول ہے۔ کہ لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس قیام کرنے کی نسبت مجھے رباط فی سبیل اللہ (میں ایک رات گذارنا) زیادہ پسند ہے۔

حیثیت کی تبدیلی سے حکم میں تبدیلی

نیک و دیندار لوگ شامی سرحدوں مثلاً عسقلان، عکہ، طرطوس، کوہ لبنان وغیرہ، اور سرزمین مصر کی سرحدوں مثلاً سکندریہ وغیرہ، اور عراق کی سرحدوں مثلاً عبدان وغیرہ کے لیے قصد سفر کرتے تھے۔ جب یہ علاقے (عسقلان وغیرہ ویران وغیرہ آباد) ہو گئے تو نہ یہ سرحدیں ہیں، نہ ہی ان کے لیے سفر کرنے میں فضیلت باقی رہی۔ اور نہ ہی وہاں کوئی شریعت اسلامیہ کا متبع نیک آدمی موجود ہے۔

جنوں کی رہائش

بلکہ (اب تو) زیادہ تر وہاں جن رہائش رکھتے ہیں۔ وہی رجال الغیب ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً ان علاقوں میں نظر آتے رہتے ہیں۔ خدا نے فرمایا۔

اِنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا

انسانوں کے چند مرد جنوں کے چند مردوں سے پناہ لیتے تھے۔ تو انہوں نے ان کو زیادہ مغرور کر دیا۔

جنوں کا بصورت خضر ظاہر ہونا

ایسے ہی جو لوگ کبھی خضر کو دیکھ پاتے ہیں وہ جن ہوتا ہے۔ جو انہیں (بصورت خضر) نظر آتا ہے۔ میرے دوستوں میں سے اکثر نے اسے دیکھا ہے۔ جو کہہ رہا تھا۔ کہ میں خضر ہوں۔ لیکن یہ جن تھا۔ جس نے اپنے دیکھنے والے مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفاتِ خضرؑ عہد موسیٰ علیہ السلام کا خضر تو فوت ہو چکا ہے

وفاتِ خضر کے دلائل اگر وہ (خضر) عہد نبوی میں بقید حیات موجود ہوتے تو آنحضرتؐ کے پاس آنا، آپ پر ایمان لانا، اور حضورؐ سے مل کر جہاد کرنا، ان کا فرض اولین تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے عہد رسالت کے پانے والے ہر شخص پر خواہ نبی ہی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور آنجناب کی معیت میں جہاد کرنا فرض کر دیا تھا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ	جب خدا نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو میں تمہیں
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ	کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس اس
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ	کتاب وحکمت کی تصدیق کنندہ رسول آجائے
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ	تو اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی امداد
وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا	کرنی ہوگی۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس
اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا	پر میرے عہد کا ذمہ اٹھا لیا؟ کہنے لگے ہم نے اقرار
مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۔	کر لیا۔ تو فرمایا گواہ ہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ
(۳ - ۸۰)	گواہ ہوں۔

ابن عباسؓ کا قول ابن عباسؓ کا قول ہے۔ کہ ہر نبی سے خدا تعالےٰ نے عہد لیا۔ کہ اس کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر مبعوث ہو جائیں۔ تو آنحضرتؐ پر ایمان لانا۔ اور آپ کی امداد کرنی ضروری ہوگی پھر اسے اپنی امت سے عہد لینے کا حکم دیا۔ کہ ان کی زندگی میں آنحضرت مبعوث ہوں، تو انہیں آنجناب پر ایمان لانا۔ اور آپ کی اعانت کرنا ضروری ہوگا۔

صحابہؓ سے رؤیتِ خضرؑ مذکور نہیں صحابہ میں سے کسی نے خضر کو دیکھنے، اور آنحضرت کے پاس اس کی آمد کا ذکر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ کیونکہ صحابہ کرام عالم تھے۔ اور تلبیس شیطانی کے اثر سے ان کا مقام کہیں بلند و برتر تھا۔ لیکن

شیطانی فریب

صحابہؓ کے بعد شیطان نے عام لوگوں کو دھوکہ دیا (کہیں) نبیوں کی شکل بن کر ظاہر ہونے لگا اور (کہیں) خضر ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔ حالانکہ (در حقیقت) وہ شیطان تھا۔ جیسا کہ اکثر لوگ اپنے کسی میت کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ (قبر سے) نکل کر اس کے پاس آیا۔ اور قضائے حاجات اور دیگر امور کے متعلق اس سے ہمکلام ہوا۔ تو وہ اسے بعینہ اپنا میت خیال کرنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔ جو اس میت کی شکل بن کر دکھائی دیتا ہے۔ اور اکثر لوگ مخلوق سے استغاثہ (فریاد رسی) کرتے ہیں۔ جیسے نصاریٰ جرجیس سے۔ یا کوئی غیر نصرانی تو وہ اسے دیکھتا ہے۔ کہ وہ اس کے پاس آیا۔ اور بسا اوقات اس سے ہمکلام ہوا۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے جو اس (فرضی) فریادرس کی صورت بن گیا ہوتا ہے۔ جب مغیث (فریاد خواہ) شرک کرتا ہے تو اس کے سامنے کوئی شکل بنا کر (نمودار ہو جاتا ہے) جیسا کہ شیطان بتوں میں داخل ہو کر لوگوں سے کلام کیا کرتے تھے اور ایسی مثالیں موجودہ زمانے میں بھی اکثر شہروں میں عام پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔

شیطانی ولیوں کا ہوا میں اڑنا، اور اس کی حقیقت

کسی شخص کو شیاطین اٹھا لیتے ہیں، اور ہوا میں اڑا کر دور دراز مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ اور بعض کو اٹھا کر (میدان) عرفات میں پہنچا دیتے ہیں۔ لہذا نہ وہ شرعی حج کرتا ہے۔ نہ احرام باندھتا ہے۔ نہ تلبیہ (لبیک) کہتا ہے، نہ ہی طواف وسعی کرتا ہے۔ بلکہ لوگوں کے ساتھ اپنے کپڑوں میں وقوف کرتا ہے۔ پھر شیاطین اسے اٹھا کر شہر پہنچا دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اکثر لوگوں سے شیاطین بھی کھیل کھیلتے ہیں۔ جیسا کہ دیگر موقعہ پر بسط سے بیان ہو چکا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

دوسرا رسالہ

قضاؤ قدر

حضرت شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے

سوال سوال ہوا کہ بعض لوگ جو

(۱) تقدیر کو دلیل بناتے ہیں۔ کہتے ہیں (ابتدائے) آفرینش سے ہر امر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ لہٰذا نیک بخت پیدائشی نیک بخت، اور بد بخت پیدائش سے ہی بد بخت ہوتا ہے۔ اور

(۲) ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (بلاشبہ جن کے مقدور ہیں ہماری طرف سے پہلے سے ہی بھلائی (لکھی جا چکی) ہے، وہ اس سے دور ہی دور رکھے جائیں گے) کو بطور حجت پیش کرتے ہیں۔

(۳) نیز کہتے ہیں۔ جملہ افعال میں (ہم) بالکل بے بس مجبور محض ہیں، ہمارا کوئی زور نہیں۔ تمام قسم کی طاقتیں محض خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) خدا تعالیٰ نے خیر و شر کو مقدر فرمایا اور دونوں کو ہم پر لازم کر دیا

(۵) نیز کہتے ہیں جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا۔ وہ بہشت میں داخل ہو کر رہے گا (خواہ وہ صدہا قسم کی بدکاریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے۔ اور دلیل میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَاِنْ زَنَا وَاِنْ سَرَقَ (خواہ وہ زنا چوری کرتا پھرے)

اس (استفسار) سے مقصد دلائل قاطعہ سے ان لوگوں کی غلطی واضح کرنا ہے (کہ راہ راست پر آجائیں) لہٰذا ان استفسارات کا جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشئے۔

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت امام نے (نَفَعَنَا اللّٰہُ بِعُلُوْمِہٖ) (خدا ان کے علوم سے ہمیں فائدہ بخشے)

جواب دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدائے رب العالمین ہے) یہ لوگ اسی اعتقاد پر جمے رہے (تو یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر کافر ہوں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ تو امر و نہی، وعد و وعید، ثواب و عذاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے تحریف و تبدیل کر کے بعض کو تو مان لیا اور بعض کا انکار کر دیا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا

بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں کے منکر ہیں اور خدا اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مان سکتے اور ان کا ارادہ ہے کہ (رسولوں میں فرق کر کے) اس کے درمیان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ٥ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

(۴ - ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲)

راستہ اختیار کریں وہ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کنندہ عذاب تیار کر رکھا ہے (مگر) جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور رسولوں میں باہمی فرق (بھی) نہ کیا۔ ایسے لوگوں کو خدا عنقریب (آخرت میں) اجر دیگا۔ اور خدا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

جب بعض کو ماننے والا، اور بعض سے کفر کرنے والا پکا کافر ہے۔ تو وہ شخص کیسے (مومن ہوسکتا) ہے۔ جو سب کا انکار کر دے۔ اور جو شخص خدا کے امر و نہی اور وعدہ و وعید کا اقرار نہ کرے۔ بلکہ تقدیر کی آڑ نہ کر ان کا تارک ہو رہا ہے تو اس سے کہیں بڑھ کر کافر ہے جو بعض پر ایمان لا کر بعض سے انکار کر دے۔

پھر ان لوگوں کے قول کا بطلان، ایک نہیں، کئی وجوہ سے بالکل عیاں ہو جاتا ہے۔

احتجاج بالقدر کے بطلان کی چند وجوہ

پہلی وجہ یہاں دو صورتیں ہیں، یہ لوگ انسان کے لیے تقدیر کو حجت سمجھتے ہیں یا نہیں، اگر حجت نہ سمجھ کر انسان کو با اختیار سمجھیں، تو ہمارا مدعا ثابت ہوا اگر حجت سمجھیں تو ایک نہیں بلکہ تمام انسانوں کے حق میں حجت ہو گی، کیونکہ سب انسان تقدیر میں مشترک ہیں۔ بحالت تسلیم انہیں یہ لازم آئے گا۔ کہ اگر کوئی شخص ان پر ظلم کرے، گالی گلوچ دے، مال غصب کرے۔ اور اس کے حرم (بیوی بچوں) کی بے عزتی کرے۔ قتل و غارت گری تک نوبت پہنچائے۔ نسل و زراعت کو تباہ و برباد کرے۔ تو اسے برا نہ منائے اور اس کا ہاتھ نہ روکے، حقیقت یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ تمام کے تمام سراسر مفتری وکذاب، اور خود ہی اپنے دعویٰ کے توڑنے والے ہیں۔ کیونکہ ان کا ہر فرد ہمیشہ اس (ظالم و فسادی) کی مذمت کرتا اس سے عداوت رکھتا اور اس کی مخالفت کرتا رہتا ہے (اسی پر ہی بس نہیں) بلکہ جو انہیں (فسادی کو برا کہنے سے) منع کرے، ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ بس اس سے بغض وعداوت رکھنے لگتے ہیں، اور اسے برا سمجھتے ہیں۔ لہٰذا جب محرمات کے مرتکب اور واجبات کے تارک کے حق میں تقدیر حجت تھی، تو ان کا فرض تھا۔ کہ نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ کسی سے بغض رکھتے، اور نہ ہی کسی کے ظالم و سفاک ہونے کا شکوہ کرتے، خواہ وہ کچھ بھی کرتا پھرے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ اس کا ارتکاب کسی کے بس میں بھی ممکن نہیں اگر لوگ اس کا ارتکاب کرنے لگ جائیں۔ تو دنیا برباد ہو جائے۔

نتیجۂ بحث لہٰذا واضح ہو گیا۔ کہ ان کا یہ قول جیسا کہ شرعاً کفر ہے۔ عقلاً بھی فاسد ہے اور وہ اپنے اس دعویٰ میں کہ "تقدیر بندے کے حق میں حجت ہے" بالکل مفتری وکذّاب ہیں۔

دوسری وجہ۔ کُفّار کے معذور ہونے کا الزام تقدیر کی حجیت سے لازم آتا ہے، کہ ابلیس، فرعون قوم نوح، قوم ہود اور ہر وہ شخص معذور ہو جسے خدا تعالیٰ نے بدکاریوں کے باعث ہلاک کر دیا۔ حالانکہ یہ (عقیدہ) ایسا کفر ہے جس پر تمام اہل مذاہب متفق ہیں۔

تیسری وجہ۔ "اجتماعِ ضدّین" حجیت تقدیر کے تسلیم کر لینے سے یہ لازم آتا ہے، کہ اولیاء اللہ اور دشمنان خدا، مومنوں اور کافروں، بہشتیوں اور دوزخیوں میں کچھ فرق نہ ہو، حالانکہ عزّوجل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جا بجا کلام اللہ میں ان کی باہمی تفریق کو واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ (۳۵۔ ۱۹ تا ۲۲)	بینا و نابینا، اندھیرا اور اجالا، سایہ اور دھوپ، برابر نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں

نیز ارشاد ہے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ (۳۸۔ ۲۸)	کیا ہم نیکوکار مومنوں کو فسادیوں جیسا کر دیں۔ یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا بنا دیں۔

ایک جگہ فرمایا

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ (۴۵۔ ۲۱)	کیا بدکار لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم انہیں نیکوکار مومنوں جیسا کر دیں۔ ان کی زندگی موت (ان) جیسی ہو، اگر یہی خیال ہے تو بہت برا فیصلہ ہے۔

تقدیر کی عدم حجیت

تقدیر کی حجیت پر یہ دلیل بھی دی جا سکتی ہے کہ تقدیر تو سب کی مقدر ہو چکی ہے، اور ان کی پیدائش سے صدیوں پہلے لکھی جا چکی ہے۔ اس کے باوجود وہ دو گروہوں میں منقسم نظر آتے ہیں۔

(۱) ایمان لانے اور عمل صالح کرنے کے باعث "نیکبخت"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) کفر، بدکاریاں، اور نافرمانیاں کرنے کی وجہ سے "بدبخت"

نتیجۂ بحث | تو معلوم ہوا، کہ خدا کی نافرمانیوں پر قضا وقدر کسی کے لیے حجت نہیں ہو سکتی۔

چوتھی وجہ۔ خدا کے ظالم ہونے کا لزوم | تقدیر پر ہمارا ایمان ہے مگر اپنی بدعملی کے لیے ہم اسے آڑ اور حجت نہیں مانتے۔ اب جو اس سے دلیل و حجت پکڑے۔ اس کی حجت باطل، اور جو اسے بطور عذر پیش کرے، اس کا عذر نامقبول ہے، تقدیر سے حجت پکڑنا قابل قبول عذر ہوتا۔ تو ابلیس و دیگر نافرانوں کا کیا قصور، ان سے بھی مقبول ہوتا، اگر بندوں کے حق میں تقدیر کوئی دلیل ہوتی، تو دنیا و آخرت میں خدا تعالیٰ کسی مخلوق کو خواہ مخواہ عذاب نہ کرتا۔ نیز تقدیر کچھ حجت بن سکتی تو نہ کسی چور کا ہاتھ قطع کیا جاتا۔ نہ کوئی قاتل قتل کی پاداش میں سزایاب ہوتا نہ کسی مجرم پر حد قائم ہوتی نہ جہاد فی سبیل اللہ کیا جاتا اور نہ ہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہوتا۔

پانچویں وجہ۔ تکذیب حدیث، انکار اختیار، اور بے عملی کا لزوم

بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احتجاج بالقدر کے متعلق سوال کیا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ	دوزخ و بہشت میں ہر شخص کے لیے ایک
مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ	ایک ٹھکانا درج ہو چکا ہے۔ عرض کیا گیا
الْجَنَّةِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا	یارسول اللہ ہم تقدیر کے بھروسے عمل کو
نَدَعُ الْعَمَلَ وَنَتَّكِلُ عَلَى الْكِتَابِ	خیرباد کہہ کر اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقال لا اعملوا فکل میسر لما خلق له۔ | رہیں۔ تو فرمایا عمل کیے چلو۔ کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

صحیح بخاری میں یوں بھی آیا ہے، کہ آپؐ سے عرض کیا گیا:۔

یا رسول اللہ ارأیت ما یعمل الناس فیہ ویکدحون ارفیما جفت بہ الاقلام وطویت بہ الصحف فقیل۔ ففیم العمل فقال اعملوا! فکل میسر لما خلق لہ۔ | یا رسول اللہ لوگوں کی کدو کاوش اور محنت کے متعلق فرمائیے۔ (یہ کس لیے؟) کیا ایسے معاملہ میں کوشش جس کے متعلق قلم خشک اور کاغذ تہ کیے جا چکے لہٰذا عمل سے کیا فائدہ فرمایا! کام کیے چلو! جس کام کے لیے کوئی پیدا ہوا ہے۔ وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے

چھٹی وجہ۔ علم الٰہی و تقدیر خدائی کے بطلان کا لزوم

اس قوم سے یہ کہا جائے کہ خدا تعالےٰ نے تمام امور کو معلوم کر کے انہیں اسی صورت پر لکھ دیا۔ جس صورت پر انہیں ہونا چاہیئے تھا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی اسی خدائے سبحانہ نے تحریر فرما دیا ہے کہ فلاں شخص ایمان لا کر عمل صالحہ کرے گا۔ لہٰذا بہشت کو جائے گا اور فلاں آدمی بدکاری و نافرمانی کرے گا، لہٰذا وہ جہنم رسید ہو گا۔ جیسا کہ اس نے اپنے علم سے لکھ دیا ہے، کہ فلاں آدمی عورت سے نکاح کر کے جماع کرے گا۔ تو اس کے ہاں بچہ ہو گا یا یہ کہ فلاں شخص کھائے پئے گا۔ تو سیر ہو جائے گا۔ یا یہ کہ فلاں شخص بیج بوئے گا تو کھیتی پیدا ہو جائے گی۔ اب جو کہے کہ اگر میں جنتی ہوں تو عمل صالحہ کیے بغیر بھی بہشت میں ضرور داخل ہو کر رہوں گا۔ تو یہ قول سراسر باطل، اور علم و قدرت خداوندی کے بالکل خلاف ہو گا۔ جیسا کہ اس شخص کا قول باطل ہے جو کہے کہ میں تو عورت سے جماع نہیں کروں گا۔ خدا نے اگر میرے نصیب میں لڑکا مقدر کر دیا ہے تو خود ہی پیدا ہو جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایسا شخص جاہل مطلق ہے۔ کیونکہ خدا نے جب بچہ مقدر فرمایا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی مقدر فرما دیا تھا۔ کہ وہ عورت سے وطی کرے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ حاملہ ہو کر بچہ جنے گی۔ مگر جماع وحمل کے بغیر تو بچہ کی پیدائش، نہ خدا تعالےٰ نے مقدر فرمائی ہے، نہ ہی ایسے لکھا ہے۔ اسی طرح بہشت بھی خدا نے محض مومنوں کے لیے ہی تیار کیا ہے۔ اب جو بلا ایمان دل میں بہشت کے داخلہ کا گمان لیے پھرے تو اس کا یہ ظن سراسر باطل ہے۔

اوامرِ الٰہی کی تعمیل کی عدمِ ضرورت کا معتقد کافر ہے

جب یہ عقیدہ رکھنے لگ جائے کہ ایسے اعمال کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو خدا نے فرما رکھے ہیں۔ نیز اوامر الٰہی کی تعمیل وعدم تعمیل میں کچھ فرق نہ سمجھے تو وہ کافر ہے اور خدا نے اپنے دوستوں کے علاوہ تمام پر بہشت حرام کر دیا ہے۔

فصل (۱)

اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَہُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی

کی تفسیر | اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَہُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی الخ کا صحیح مطلب یہ ہے کہ جس کے مقدر میں خدا کی جانب سے بھلائی درج ہو چکی ہے۔ وہ ضرور مومن ومتقی بن کر رہے گا۔ اور جو جماعت مومنین سے نہیں اس کے مقدر میں خدا کی طرف سے بھلائی درج بھی نہیں ہے، ہاں! خدا کی طرف سے بندے کے لیے جب کوئی کام مقدر ہو چکا ہوتا ہے تو خدا ہی ایسے ایسے کام میں بھی لگا دیتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنا مقدر پا لیتا ہے۔

تقدیرِ اسباب ومسببات اور اس کی تمثیل | چنانچہ جس کے مقدر میں اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے۔ اسے عورت سے وطی کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ حاملہ ہو جائے۔ اور اولاد پیدا ہو، کیونکہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اسباب و مسبّبات مقدر فرمائے ہیں اور یہ دونوں خدا ہی کی جانب سے مقدر شدہ ہیں۔ اب جسے یہ خیال ہو کہ عزوجل نے فلاں شخص کے لیے بلا اسباب خیر و بھلائی مقرر کر دی ہے کسی کے لیے خدا کی طرف سے بلا سبب بھلائی مقدر ہونے کا خیال رکھے۔ تو وہ گمراہ ہے۔ بلکہ اسے یقین ہو جانا چاہیے کہ خدا ہی اسباب و مسبّبات کا آسان کنندہ ہے اور اسی نے ازل میں ان دونوں کو مقدر فرما دیا ہے

فصل (۲)

"معصیت" اور اس کا غلط و صحیح مفہوم

جو یہ کہے، کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام نے گناہ نہیں کیا۔ وہ قرآن کا تکذیب کنندہ، اور مستحق توبہ ہے۔ توبہ کرے تو بہتر ورنہ قابل گردن زدنی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝

آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو (راہ صواب سے) بھٹک گیا۔ پھر خدا نے اسے برگزیدہ بنا کر توبہ قبول کی اور (اپنی اطاعت کا) راستہ دکھایا۔

(۲۰ - ۱۲۱)

معصیت کا صحیح مفہوم

امر شرعی کی مخالفت کا نام معصیت ہے جو شخص امر الٰہی کی، جس کے متعلق اس نے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں، مخالفت کرے، وہ اس کا نافرمان ہے، اگر وہ بھی خدا کی قضاؤ قدر میں داخل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصیت کا غلط مفہوم، اور تردید

ان لوگوں کے خیال میں "تقدیر الٰہی سے نکلنے کا نام معصیت ہے" اگر یہی معصیت ہے۔ تو ابلیس و فرعون، قوم نوح و قوم عاد و ثمود اور جملہ کفار بھی نافرمان نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ تقدیر الٰہی میں داخل ہیں۔

جبریہ کو منوانے کا عجیب طریقہ

جبیت تقدیر کے قائل کو مار پیٹ کر خوب ذلیل کیا جائے اگر چین بچیں ہو اور ظلم کا بدلہ لینا چاہے تو اسے کہا جائے کہ یہ ظالم بیچارہ بھی تو مجبور ہے۔ خدا کا نافرمان نہیں کیونکہ تمام مخلوق کی طرح یہ بھی تقدیر الٰہی میں داخل ہے غرضیکہ اس قول کا قائل خود اپنے دعوٰی کا باطل کنندہ ہوتا ہے۔ اور کسی حالت پر ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔

فصل (۳)

مستطیع و غیر مستطیع کا فرق

جو یہ کہتا ہے کہ ہمیں اپنے جملہ افعال میں کچھ اختیار وہ بالکل جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا نے مستطیع قادر اور غیر مستطیع میں فرق رکھا ہے۔ فرمایا۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (۶۴-۱۶)

خدا سے اپنے مقدور بھر ڈرو۔

اور فرمایا۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا (۳-۹۶)

لوگوں پر حج بیت اللہ خدا کی فرض ہے جسے بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت و استطاعت ہو

نیز ارشاد باری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَۃً (۳۰-۵۴)

خدا قادر مطلق ہے جس نے تمہیں کمزور حالت سے (جو ماں کے پیٹ میں ہوتی ہے) پیدا کر لیا پھر (طفلی کی) کمزوری کے بعد (جوانی کی طاقت دی) پھر توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کی حالت کر دی

مشیّت وفعلِ انسانی

خدا تعالےٰ نے بندوں کے لیے کلام اللہ میں اکثر جگہ ارادہ و فعل ثابت کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (۸۱-۲۸)

(قرآن) اسی کے لیے (مفید) ہے کہ جو تم میں راہ راست پر چلنا چاہے اور تمہاری مشیت خدائی مشیت پر موقوف ہے

اور فرمایا۔

جَزَآءً بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۹)

تمہارے عملوں کا بدلہ ہے۔

افعال العباد کا خالق خدا ہے

لیکن بندہ اور بندے کی قدرت مشیّت اور عمل کا (بھی) خدا ہی خالق ہے۔ کیونکہ وہی ہر شے کا رب، و معبود اور ہر چیز کا خالق و مالک ہے۔

فصل (۴)

احتجاج بالقدر غیر مفید ہے

کسی کا کہنا، کہ "زنا کا جنس معصیت ہونا مکتوب ہو چکا ہے یہ کلام تو صحیح ہے، مگر اس سے احتجاج بالقدر بے سود ہے۔ کیونکہ خدا نے بندوں کے تمام نیک و بد افعال نیز ان کا نتیجہ یعنی نیکبخت و بدبخت ہونا تحریر فرما کر ثواب و عقاب کے لیے اعمال کو ان کا سبب بنا دیا ہے۔

تمثیل: جیسا کہ اس نے بیماریاں لکھ کر، مرض یا موت کے لیے انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ٹھہرا دیا ہے۔ لہٰذا جو زہر کھائے گا، وہ مریض لقمہ اجل ہو کر رہے گا اور خدا ہی نے یہ دونوں مقدور تحریر فرمائے ہیں۔

ایسے ہی کفر و فسق اور نافرمانیوں جیسے منہی عنہ افعال کا مرتکب وہی کرتا ہے، جو اس کے لیے مقدر ہو چکا ہو، اگرچہ وہ اس سزا کا بھی مستحق ہوتا ہے، جو خدا نے ایسے عمل کے مرتکب پر لازم فرمائی ہے۔

حجّتِ جبریہ و حجّتِ مشرکین میں مماثلت

گناہ کرنے پر ان کا تقدیر کو حجت پکڑنا حجت مشرکین کی قسم سے ہے، جن کی حکایت خدا نے بیان فرمائی ہے۔ کہ

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ. (۱۶ - ۳۵)

مشرکوں نے کہا۔ کہ خدا چاہتا تو ہم اور ہمارے آباؤ (اجداد) اس کے سوا کسی شئے کی پرستش کرتے۔ اور نہ ہی (اپنی طرف سے) اس کے (حکم کے بغیر کسی شئے کو حرام ٹھہراتے۔ ان سے پہلوں نے بھی ایسا ہی (حیلہ) کیا

نیز ارشاد ہے:۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ۝

عنقریب مشرکین یہ حجت پیش کریں گے۔ کہ خدا کی مشیت ہوتی تو ہم اور ہمارے آباؤ (اجداد) نہ شرک کرتے، نہ (از خود) کسی شے کو حرام کرتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی (پیغمبروں کو) ایسے ہی جھٹلایا۔ یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر رہے (اے پیغمبر) ان سے پوچھو تمہارے پاس (کوئی کتابی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ (۶-۱۴۹-۱۵۰)

سند بھی ہے۔ کہ ہمارے دکھانے کے لیے نکالو تم تو صرف ظن کی پیروی کرتے ہو۔ اور اٹکلیں دوڑاتے ہو۔ (اے پیغمبر) آپ کہیئے حجت کاملہ تو خدا ہی کی حجت ہے وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا۔

فصل (۵)

کلمہ سے داخلہ جنت

قائل کے قول مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے وہ جنت میں داخل ہوگا) اور حدیث مذکورہ سے احتجاج کا جواب یہ ہے کہ کتاب وسنت میں وعدہ و وعید دونوں کا تذکرہ موجود ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ٥ (۴-۱۰)

یتیموں کا مال ناحق (خورد برد کرکے) کھا جانے والے اپنے شکموں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور عنقریب جہنم رسید ہوں گے۔

نیز ارشاد ہے:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ٥ وَمَنْ

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ لیکن باہمی رضامندی سے تجارت میں کوئی مضائقہ نہیں، اور ایک دوسرے کو قتل مت کرو۔ خدا تم پر بڑا مہربان ہے اور جو شخص ظلم و تعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۴-۲۹-۳۰)

سے یہ کام کرے تو عنقریب ہی ہم اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور یہ امر خدا کو آسان ہے۔

علیٰ ہذا القیاس ایسی اکثر مثالیں قرآن حدیث میں موجود ہیں۔ اس لیے مومن کا فرض ہے۔ کہ دونوں کی تصدیق کرے۔ ایسا نہ ہو کہ بعض پر ایمان اور بعض سے کفر ہو۔ کیونکہ جبریہ مشرکیہ وعدہ کی تو تصدیق کرتے ہیں مگر وعید کی بالکل تکذیب کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل حروریہ و معتزلہ وعدہ کی نہیں و بلکہ صرف، وعید کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر ہیں دونوں غلط۔ لیکن اہل سنت والجماعت کا وعدہ و وعید دونوں پر ایمان ہے۔

وعید وعقاب کی تین شرطیں

خدا نے جیسے اپنے وعید و عقاب کو تین شرطوں سے) مشروط فرمایا ہے، کہ (۱) گنہگار توبہ نہ کرے) اگر تائب ہو جائے تو اس کی توبہ منظور ہے (۲) یا اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں۔ جو اس کے گناہوں کو مٹا ڈالیں۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (۱۱-۱۱۴) کیونکہ نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (۳) یا اس کی مغفرت کے لیے خدا کی مشیت نہ ہو) کیونکہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (۴-۱۱۶)

خدا شرک کو نہیں بخشتا اور شرک کے علاوہ تمام گناہوں کو، جس کے لیے چاہے بخش دیتا ہے۔

ایسے ہی وعدہ کی تفسیر د بیان ہے (یعنی اس کی بھی تین شرطیں ہیں)

پانچ قسم لوگ

۱۔ زبانی کلمہ گو: جو زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہے اور محمد رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرے۔ وہ باتفاق مسلمین کافر ہے۔

(۲) **وحی الٰہی کا منکر**۔ ایسے ہی خدا کی نازل کردہ (کتاب) سے کسی شئے کا منکر کافر ہے (لہذا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی پوری کتاب (و شریعت) پر ایمان لانا فرض ہے۔

(۳) **اہلِ کتاب**۔ اگر وہ اہل کتاب سے ہے تو اس کا معاملہ سپردِ خدا ہے بخشے یا عذاب کرے۔

(۴) **مُرتد**۔ اگر اسلام سے مرتد ہو کر ارتداد پر مرے، تو دوزخی ہے، کیونکہ برائیوں کو توبہ اور نیکیوں کو ارتداد ضائع کر دیتا ہے۔

(۵) **مخلوط العمل**۔ جس کے پاس نیکیاں اور برائیاں (دونوں موجود) ہوں تو خدا کا اس پہ کچھ ظلم نہیں ہوگا۔ بلکہ۔

مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (۹۹۔ ۷۔ ۸)	اور جو ذرہ بھر نیکی کرے گا۔ وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا اسے دیکھ پائے گا۔

اور اپنی رحمت و مغفرت سے اس کا پر فضل و احسان فرمائے گا۔

اور جو (مخلوط العمل) ایمان پر مرے۔ وہ ابدی جہنمی نہیں، لہذا زانی و چور آگ میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔ بلکہ جنت میں اس کا داخلہ لابدی ہے۔ جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا۔ وہ جہنم سے نکال دیا جائے گا۔

یہ مسئول عنہم لوگ، قدریہ، اباحیہ، مشرکیہ کے نام سے موسوم ہیں اور ان کی مذمت میں اس قدر آثار آئے ہیں کہ اس (مختصر) جواب میں سما نہیں سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا رسالہ

اَلنِّیَّۃُ فِی الْعِبَادَاتِ

اِستفتاء متعلقہ

نیت در طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، عتق، جہاد وغیرہ۔

(۱) نیت کا موقعہ و محل دل ہے یا زبان؟ (۲) جہری نیت کرنا واجب ہے یا مستحب (۳) کیا کوئی مسلمان اس بات کا قائل ہے۔ کہ جہری نیت نہ ہو، تو نماز وغیرہ باطل ہو جاتی ہے (۴) یا کسی نے جہری نیت کرنے والے کی نماز کو آہستہ کہنے والے کی نماز سے افضل کہا ہے، خواہ وہ امام ہو یا مقتدی، یا منفرد (۵) تلفظ بالنیۃ واجب ہے یا نہیں؟ (۶) کیا ائمہ اربعہ و دیگر ائمہ اسلام میں سے کوئی تلفظ نہ ہونے سے بطلان نماز کا قائل ہے؟ (۷) اگر تلفظ بالنیۃ واجب نہیں تو کیا مستحب ہے؟ (۸) اس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کا مسلک کیا ہے؟ (۹) کیا جہر بالنیۃ پر باعتقاد مشروعیت اصرار کنندہ شخص، بدعتی اور شریعت اسلامیہ کا مخالف ہے؟ (۱۰) اگر باز نہ آئے تو مستحق تعزیر و عقوبت ہے۔ یا نہیں۔؟

اَلْجَوَابُ

شیخ الاسلام تقی الدین، ابو العباس، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام ابن تیمیہ الحرانی رح نے بقیام دمشق [illegible] تحریر فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تمام حمد وثنا کا سزاوار خدائے رب العالمین ہے

محلِّ نیّت دل ہے، زبان نہیں

جملہ عبادات، طہارت، صلوٰۃ و زکوٰۃ صیام و حج، عتق و جہاد وغیرہ میں، باتفاق ائمہ اسلام، محل نیت دل ہے، زبان نہیں۔

نیتِ قلبی معتبر ہے

(۱) اگر نیت قلبی کے خلاف زبان سے کچھ کہے تو اعتبار نیت قلبی کا ہوگا۔ لفظوں کا نہیں (۲) اگر محض زبان سے نیت کرے، مگر دل میں نہ ہو۔ تو باتفاق ائمہ مسلمین یہ ناجائز ہے کیونکہ

نیّت کا لغوی مفہوم

نیت، قصد وعزم کی جنس سے ہے۔ عربی کہتے ہیں۔

نَوَاكَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ اَیْ قَصَدَ لَكَ بِخَیْرٍ۔ خدا نے تیرے ساتھ بھلائی کی نیت کی یعنی بھلائی کا ارادہ کیا۔

استشہاد بالحدیث

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِلَی امْرَءَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ۔ (حدیث)

عمل نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر ایک کو اپنی اپنی نیت کا پھل ملے گا، تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہو۔ وہ مہاجر الی اللہ والرسول ہے اور جس کی ہجرت حصول دنیا، یا تزویج عورت کی غرض سے ہو تو وہ اسی چیز کا مہاجر ہے جس کے لیے اس نے ہجرت اختیار کی۔

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد باتفاق ائمہ اربعہ وغیرہم نیت قلبی ہے۔ لسانی نہیں اور سبب حدیث بھی اسی پر دال ہے۔ کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجر اُمِّ قیس کا واقعہ

اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایک عورت بنام اُمِّ قیس سے شادی کی خاطر ایک شخص نے مکہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت کی تو اس کا نام مہاجر ام قیس پڑ گیا۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ نے ممبر پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور یہ حدیث بیان فرمائی۔ تو یہ اس کی نیت قلبی تھی (لسانی نہیں)

جہری نیّت بدعت ہے

جہر بالنّیۃ باتفاق مسلمین نہ واجب ہے، نہ مستحب اور نہ ہی کسی مسلمان کے نزدیک جہراً نیت نہ کہنے والے کی نماز باطل ہوتی ہے۔ بلکہ جاہر بالنیۃ جب اسے حکم شرع سمجھ کر کرے۔ تو وہ بدعتی مخالفت شریعت، جاہل، گمراہ مستحق تعزیر و عقوبت ہے، ڈانٹ ڈپٹ اور توضیح (مسائل) کے بعد بھی ہٹ دھرمی پر قائم رہے۔ خصوصاً جبکہ رفع صوت کے باعث اپنے ساتھی کے لیے موجب تکلیف بنے یا بار بار کہے تو سخت تعزیر کے قابل ہے۔

اہل اسلام میں سے کوئی شخص بھی صلوٰۃ جاہر سے صلوٰۃ مخافت کی افضلیت کا قائل نہیں خواہ امام ہو، یا مقتدی یا منفرد۔

سِرّی نیت کے عدمِ وجوب پر ائمہ کا اتفاق

آہستہ تلفظ باللنیۃ کرنا بھی ائمہ اربعہ اور جملہ آئمہ مسلمین کے نزدیک واجب نہیں نہ ہی کوئی امام طہارت وصلوٰۃ روزہ و حج وغیرہ میں تلفظ بالنیہ کا قائل ہے۔

زبان سے کسی نماز کا نام لینا کیا ضرور

نمازی کو زبان سے یوں کہنا بھی ضروری نہیں کہ میں ظہر یا عصر پڑھ رہا ہوں، یا امام یا مقتدی ہوں، یا فرض یا نفل پڑھ رہا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ دل میں نیت کا (موجود) ہونا کافی ہے اور خدا تعالیٰ تو پہلے ہی) علیم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہے

غسل و وضو، اور روزہ میں ایسے ہی غسل جنابت و وضو میں محض نیت قلبی ہی کافی ہے۔ نیت روزہ کا بھی یہی حال ہے۔ کسی کو رمضان شریف میں زبانی اَنَا صَائِمٌ غَدًا یا میں کل روزہ رکھوں گا کہنا باتفاق ائمہ کرام واجب نہیں بلکہ دل میں نیت کا ہونا کافی ہے۔

مفہومِ نیت نیت تبلیغ علم کا نام ہے تو جسے یہ معلوم ہو کہ میں فلاں کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، یقیناً وہ اس کی نیت کرے گا۔

جب کسی مسلم کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ کل رمضان ہے، تو وہ روزہ داروں سے ایک روزہ دار ہوگا۔ اور یقیناً وہ اس کی نیت (ضرور) کرے گا۔ اگر اسے علم ہو کہ کل عید ہے، تو اس رات وہ روزہ کی نیت نہیں کرے گا۔ اسی طرح جب یہ معلوم ہو" کہ صلوٰۃ قائمہ صلوٰۃ فجر یا ظہر ہے، اور یہ بھی علم ہو۔ کہ فجر یا ظہر ہی پڑھنے کا ارادہ ہے تو وہ اسی نماز کی نیت کرے گا یہ ناممکن ہے کہ علم میں ہو فجر اور نیت کرے ظہر کی۔ ایسے ہی جب معلوم ہو کہ امام یا مقتدی بن کر نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو ضرور یہی نیت کرے گا اگر منفرد ہو تو نیت بھی یقینی انفراد کی ہو گی۔

نیت علم و اعتقاد کے تابع ہوتی ہے نیت یقیناً علم و اعتقاد کے تابع ہوتی ہے۔ بشرطیکہ ارادہ فعل کا علم ہو۔ جب یہ معلوم ہو کہ ظہر پڑھنے کا ارادہ ہے نیز یہ بھی معلوم ہو کہ یہ نماز، نماز ظہر ہی ہے، تو غیر ظہر کا قصد بھی نہیں کرے گا۔

غلطیٔ اعتقاد یا واقعہ کی دو صورتیں اگر بقاءِ وقت کے خیال سے اسی وقت کی نماز کی نیت کرے بعد ازیں خروج وقت کا پتہ لگ جائے۔ تو باتفاق ائمہ اسے وہی نماز کافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر خروج وقت کے خیال سے بعد الوقت نیت کرے۔ بعد ازاں واضح ہو کہ نماز اپنے وقت میں ہوئی۔ پھر بھی باتفاق آئمہ وہی نماز کافی ہے۔ اگر کسی خاص امام مثلاً زید کے پیچھے نماز پڑھنے کا قصد تھا۔ مگر امام کوئی غیر تھا۔ تو اس نے اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ اگر قصد امام حاضر کے پیچھے پڑھنے کا تھا، خواہ کوئی امام ہو اور خیال میں وہ زید تھا، مگر معلوم ہوا کہ عمر ہے تو یہ مضر نہیں۔

مثال دیگر ایسے ہی اگر حاضر میت کا جنازہ مقصود تھا، خواہ کوئی ہو اور خیال میں مرد تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ عورت ہے۔ تو جنازہ صحیح ہے، بخلاف اسکے مقصود کسی خاص شخص کا جنازہ ہو۔ جو اس کے ذہن میں ہے۔ اور جنازہ بھی اسی کا پڑھے، مگر معلوم ہوا، کہ کوئی اور آدمی ہے تو اس صورت میں اس نے حاضر میت کا جنازہ نہیں پڑھا۔

(بہرصورت) یہاں یہ بیان کرنا مقصود ہے، کہ تلفظ بالنیہ کسی امام کے نزدیک واجب نہیں۔

منشاءِ غلطی لیکن بعض متاخرین نے مذہب شافعیؒ سے اس تلفظ کی ایک وجہ نکالی ہے۔ جسے جمہور ائمہ شوافع نے غلط ٹھہرایا ہے (یعنی یہ ہے کہ امام شافعی نے ابتدائے نماز میں کچھ نطق کا ہونا ضروری بتایا ہے۔ اور اس غلطی کنندہ نے یہ سمجھ لیا کہ اس سے امام شافعیؒ کی مراد نطق بالنیہ ہے اسی لیے تمام شوافع نطق کرنے لگ گئے ہیں

تلفظ بالنیّۃ میں دو قول اور تلفظ بالنیہ مستحب ہے یا نہیں۔ اس میں فقہاء کے دو مشہور قول ہیں۔

پہلا قول:۔ بعض نے تلفظ بالنیہ کو مستحب سمجھا ہے۔ جیسا کہ اصحاب ابی حنیفہؒ و شافعیؒ و احمدؒ نے بیان فرمایا۔ اور تلفظ بالنیہ کو مؤکد کہا اور نماز روزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج وغیرہ میں اسے مستحب سمجھا ہے۔

دوسرا قول اور بعض نے اسے مستحب نہیں سمجھا۔ جیسا کہ بعض اصحاب مالکؒ واحمدؒ وغیرہ کا قول ہے۔ اور یہی امام مالکؒ واحمدؒ و دیگر آئمہ سے منصوص ہے۔

قول صحیح۔ ابوداؤد نے فرمایا۔ میں نے امام احمد سے دریافت کیا۔ آپ تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ پڑھتے ہیں؟ فرمایا نہیں! اور یہی قول صحیح ہے۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے۔ نہ ہی آنحضرت صلعم اور آپ کے خلفاءؓ نماز اور حج وغیرہ عبادات میں "تلفظ بالنیہ" کرتے تھے۔ نہ ہی "تلفظ بالنیہ" کا کسی کو حکم دیا ہے۔ بلکہ حضورؐ نے اپنے شاگردوں کو یہی تعلیم دی۔ کہ نماز پڑھنے لگو تو تکبیر کہو اور خود بھی نماز کے لیے جب کھڑے ہوتے۔ تو (صرف) تکبیر کہتے۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ فرمایا۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	رسول اللہ صلعم نماز کو تکبیر سے اور قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے

آنحضرتؐ نے تکبیر سے پہلے نہ تلفظ بالنیہ کیا ہے۔ نہ ہی اور کچھ پڑھا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان کو اس کی تعلیم دی ہے۔ اور اگر زبان سے نیت کرنا مستحب ہوتا تو خود کرتے، اور مسلمانوں کو بھی سکھاتے ایسے ہی۔

تلبیۂ حج سے پہلے کچھ کہنا ناجائز ہے حج میں احرام کا افتتاح تلبیہ سے کرتے اور اہل اسلام کے لیے بھی یہی مشروع فرمایا، کہ آغاز حج میں تلبیہ کہیں اور ضباعۃؓ بنت زبیرؓ کو فرمایا۔ حج کر اور شرط کرلے۔ کہہ۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّيْ	حاضر ہوں خدایا حاضر ہوں۔ جہاں رکاوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔ ہو جائے۔ میرے لیے وہی احرام کھولنے کا مقام ہے۔

تو اسے یہ حکم دیا تھا، کہ تلبیہ کے بعد شرط کرے۔ لیکن کسی کے لیے تلبیہ کے پہلے کچھ بھی مشروع نہیں فرمایا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں، کہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ اَوِ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ — خدایا میں عمرہ یا حج یا عمرہ و حج (دونوں) کا ارادہ کرتا ہوں۔

نہ ہی یوں کہنے کی ضرورت ہے، کہ

فَيَسِّرْهُ عَلَيَّ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ — خدایا! اسے آسان فرمائیے اور قبول کیجیے۔

نہ ہی یہ کہے۔ کہ

نَوَيْتُ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ اَوْ نَوَيْتُهُمَا جَمِيْعًا — میں نے حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کی

نہ ہی اَحْرَمْتُ لِلّٰهِ (میں نے رضا الٰہی) کی غرض سے احرام باندھا وغیرہ عبارتیں پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی تلبیہ سے پہلے اور کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ حج میں تلبیہ ایسے ہے، جیسے نماز میں تکبیر ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام فرماتے تھے۔

فُلَانٌ اَهَلَّ بِالْحَجِّ، اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ بِهِمَا۔ — فلاں شخص نے حج عمرہ یا دونوں کے لیے اہلال یعنی تلبیہ کہا۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ (نماز کے لیے تکبیر کہی) بلند آواز سے تلبیہ کرنے کو اہلال کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم اپنے تلبیہ میں جو یہ کہتے تھے، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا (عمرہ و حج کے لیے حاضر ہوں) تو تلبیہ کے بعد ارادہ فعل (حج) کا نام لیتے تھے پہلے نہیں اور لوگوں نے جو تکبیر و تلبیہ کے پہلے اور طہارت و جملہ عبادات میں نیت کے الفاظ گھڑ رکھے ہیں، سراسر بدعت وغیر مشروع ہیں۔ عبادت مشروعہ میں خود ساختہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافے جنہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہیں فرمایا، بلکہ عبادات میں اس کے ترک پر مداومت کی ہے۔ انہیں کرنا اور ان پر مداومت کرنا دو وجہ سے بدعت وضلالت ہے اوّل بلحاظ اعتقاد معتقد کہ یہ مشروع و مستحب ہے اس کا کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے، باوجودیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یقیناً اسے نہیں کیا تو اس قول کی حقیقت یہ ہوئی کہ ہمارا فعل، رسول خدا کے فعل سے اکمل وافضل ہے

امام مالکؒ سے بدعت کی تشریح

مالک بن انسؓ سے کسی نے احرام قبل المیقات کے متعلق دریافت کیا، تو فرمایا، فتنے کا خطرہ ہے، سائل نے کہا، اس میں کونسا فتنہ ہے؟ یہ تو اطاعت الٰہی میں زیادہ کوشش ہے، فرمایا اس سے بڑھ کر اور کیا فتنہ ہو سکتا ہے، کہ نفلی امر کے متعلق تیرا یہ گمان ہو، کہ تو نے خصوصاً وہ فضل (وکمال) حاصل کر لیا ہے جو رسولِ خدا کو بھی حاصل نہیں اور آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۲۴-۶۳)

امر رسول کے مخالفین کو فتنہ یا دردناک عذاب سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

سُنت سے بے توجہی

صحیحین میں آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ فرمایا

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے طریقہ پر نہیں

یعنی جو میری سنت سے غیر سنت کو افضل سمجھتے ہوئے بدیں خیال سنت سے اعراض کر جائے، کہ اس کی مرغوبہ چیز غیر مرغوب سے افضل ہے وہ میرے طریقہ پر نہیں۔

أَلَا إِنَّ خَيْرَ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ

خبردار! تمام کلاموں سے بہتر خدائی کلام ہے اور سب ہدایتوں سے بہتر ہدایت محمدی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بخاری میں آنحضرتؐ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جمعہ کے دن آپ خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ تو (اب) جو شخص کسی کی ہدایت کو ہدایت محمدیؐ سے افضل کہے، وہ مفتون و گمراہ ہے، ارشاد الٰہی ہے کہ۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۲۴-۶۱)

حکم رسول کے مخالفین کو فتنہ و عذاب الیم میں مبتلا ہونے سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

پھر خدا ہی نے مسلمانوں کو اتباع رسولؐ اور رسول علیہ السلام کے مقرر کردہ واجبات و مستحبات وجوب و استحباب کے عقیدہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ اس سے کوئی چیز افضل نہیں جس کا یہ عقیدہ نہ ہو وہ خدا کا نافرمان ہے

فرقہ غالیہ کے لیے بددعا صحیح مسلم میں آنحضرتؐ سے بروایت ابن مسعودؓ مروی ہے۔ کہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ قَدْ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ (شرع میں غلو کرنے والے ہلاک ہو جائیں۔

سنت میں میانہ روی بدعت میں کوشش کرنے سے بہتر ہے

ابی بن کعبؓ اور ابن مسعودؓ نے فرمایا "اقتصاد فی السنۃ" اجتہاد فی البدعۃ سے بہتر ہے" صحیح مسلم میں ابن عمرؓ کا قول ہے۔ کہ

صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ فَقَدْ كَفَرَ۔

صلوٰۃ سفر دو رکعت ہے جو سنت کی مخالفت کرے وہ کافر ہے۔

یعنی جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مسافر کو سفر میں دو رکعتیں ناکافی ہیں تو اس نے کفر کیا۔

دوسری وجہ دوم بلحاظ ندامت در عبادات یعنی ایسے فعل پر ندامت جو رسول خداؐ کے دائمی فعل کے بالکل مخالف ہو۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتفاق ائمہ بدعت ہے خواہ کسی کو اس میں زیادہ نیکی کا گمان کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ بعض متقدمین نے عیدین میں آذان و اقامت ایجاد کی۔ اس لیے اسے منع کر دیا گیا۔ اور آئمہ اسلام نے بھی مکروہ سمجھا۔ ایسے ہی اگر سعی (بین الصفا والمروۃ) کے بعد طواف کی دو رکعتوں پر قیاس کر کے دو رکعت نماز پڑھے (تو اس نے بدعت ایجاد کی)

بعض متاخرین کی مخالفتِ سُنّت

بعض متاخرین شافعیہ نے اسے مستحب سمجھا ہے اور بعض متاخرین حنابلہ نے حاجی کے لیے دخول مسجد الحرام کے وقت افتتاح تحیتہ المسجد کو مستحب سمجھا ہے مگر یہ دونوں فعل خلاف سنت ہیں۔

فعلِ سُنّت

سنت تو یہ ہے کہ محرم طواف سے افتتاح کرے۔ جیسا کہ آنحضرت ؐ نے دخول مسجد کے وقت (خود) کیا۔ مگر مقیم، جو طواف کے سوا محض ارادہ نماز سے جائے۔ اس کا یہ حکم نہیں۔

تکمیلِ دین و اتمامِ نعمت

غرضیکہ خدا نے اپنے رسول ؐ اور اس کی امت کے لیے دین کو کامل کر کے اتمام نعمت فرما دیا (اب) جو شخص کسی عمل کو از خود واجب و مستحب ٹھہرائے۔ جسے خدا و رسول ؐ نے واجب و مستحب نہیں ٹھہرایا۔ وہ غلطی پر ہے۔ جیسا کہ خدا و رسول ؐ کے مکروہ اور حرام کردہ فعل کو (خود) حرام و مکروہ ٹھہرائے، تو غلطی پہ ہے۔ لہٰذا اصل حقیقت یہی ہے کہ حرام وہی ہے۔ جسے خدا اور رسول حرام کرے اور دین وہی ہے جسے خدا و رسول ؐ مشروع فرمائیں۔ اور

جُہّال کا دین

جو ان دونوں سے نکل جائے وہ ایسے گروہ میں داخل ہوا جس نے شرع میں وہ چیزیں رائج کیں جن کی خدا نے اجازت نہیں دی اور وہ وہ چیزیں حرام کیں جنہیں خدا نے حرام نہیں ٹھہرایا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اہل جاہلیت، و مخالفین رسول کا دین ہے۔ جن کی مذمت خدا نے سورہ انعام و اعراف وغیرہ میں بیان فرمائی۔ کیونکہ انہوں نے دین میں خدا کے ممنوعات کو مشروع حلال کو حرام اور محرمات کو حلال ٹھیرا لیا تھا۔ اس لیے خدا نے ان کی مذمت و عیب گوئی فرمائی۔

مومنوں کا دین

اسی لیے اہل ایمان یہ کہتے چلے آتے ہیں، کہ احکام خمسہ کا ایجاب واستحباب، تحلیل وتحریم اور کراہت صرف خدا و رسول سے اخذ کیے جائیں، لہٰذا واجب وہی ہے جسے خدا و رسول واجب فرمائیں مستحب صرف وہ ہے۔ جس کو خدا و رسول مقرر فرمائے، اور حلال وحرام اور مکروہ بھی وہی ہو سکتے ہیں جنہیں خدا و رسول حلال وحرام اور مکروہ ٹھیرائیں۔

تنازع اور رجوع الی اللہ والرسول

جس میں علماء کا تنازع ہو جائے اسے خدا و رسول کی طرف لوٹا یا جائے گا۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا أَطِیْعُوا اللّٰهَ وَأَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِی الْأَمْرِ مِنْکُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِیْلًا (۴۔۵۹)

ایماندارو! خدا اور رسول اور امیروں کی اطاعت کرو۔ کسی مسئلہ پر نزاع پڑ جائے تو اسے خدا و رسول کی طرف رد کرو بشرطیکہ خدا اور قیامت پر تمہارا ایمان ہو۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔

جاہل مفتی کی گوشمالی

اور جو شخص جاہل ہو کر، اور ائمہ کے متفقہ مسائل کے خلاف فتویٰ صادر کرے اسے روکا جائے بصورت انکار اس کی تادیب کی جائے جیسا کہ اس جیسے بے وقوفوں سے یہی سلوک ہوا کرتا ہے

بیوقوفوں کی اقتدا نہ کیا جائے

اور خلاف شریعت خیالی رد منصب (

www.KitaboSunnat.com

امام کی پیروی نہ کرے خواہ علم وفقہ میں کتنا ہی مشہور ہو۔ بلکہ مسئلہ کسی عالم (متحمل) سے دریافت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ بعض سلف کا ارشاد ہے۔

لَا تَنْظُرْ اِلٰی عَمَلِ الْفَقِیْهِ وَلٰکِنْ سَلْهُ یَصْدُقْكَ — فقیہہ کے عمل نہ دیکھو اسے سوال کیجئے کہ وہ سچی بات بتائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ

چوتھا رسالہ

مسائلِ نیت

استفتاء شیخ و امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بزمانہ قیام دیار مصریہ ۷۰۵ھ ہجری میں دریافت کیا گیا کہ :۔

ایک شخص بلند آواز سے نیت کرتا ہے اور یوں کہتا ہے۔ فلاں فلاں فرض پڑھنے کی نیت کرتا ہوں (کبھی) کسی ایک خاص نماز کی تعیین کرتا ہے۔ (اور) کبھی رکعات کی اس طرح گنتی کرنے لگتا ہے کہ دوسرے آدمی کو تشویش میں ڈال دیتا ہے۔ کوئی سمجھائے۔ کہ یہ خدا اور رسول کا حکم نہیں، تو جواب دیتا ہے کہ یہی تو خدا اور رسول کا حکم ہے (نیز) امام جہری قرأت سے پڑھ رہا ہو، تو پیچھے بلند آواز سے پڑھنے لگ جاتا ہے۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا صحابہ و آئمہ اربعہ وغیرہ سے کسی نے ایسا کیا ہے؟ جب ائمہ مسلمین و علمائے اسلام نے بھی نہیں کیا تو ان کی طرف یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم منسوب کرنے والا کونسی تعزیر کا مستوجب ہے۔

نیز وہ یہ کہتا ہے کہ ہر کوئی دین میں جس طرح چاہے کر سکتا ہے اور جو اس امر کا انکار کرے، وہ جاہل ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الجواب تمام حمد و ثنا کا سزاوار خدائے رب العالمین ہی ہے۔

جہر بلفظ النیت نہ مشروع ہے۔ نہ علماء اسلام سے منقول ہے۔ نہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے نہ ہی خلفاء راشدین، صحابہ کرام، سلف صالحین اور ائمہ امت نے ایسا کیا ہے۔

جہری نیت کے مدعی سے توبہ کرانا جس کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ دین الٰہی ہے۔ یا واجب ہے اسے شرعی مسئلہ سمجھانا اور ایسے قول سے توبہ کرانا ضروری ہے۔ بصورت اصرار قابل گردن زدنی ہے۔

محل نیت دل ہے، زبان نہیں بلکہ باتفاق ائمہ اسلام رحمہم اللہ عبادات مثلاً وضو، غسل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، کفارہ وغیرہ میں نیت واجبہ کا (موقع و) محل (صرف) دل ہے۔ کیونکہ

نیت کا لغوی معنیٰ نیت، قصد وارادہ (کا نام) ہے اور قصد وارادہ دونوں کا محل باتفاق عقلاء، دل ہے زبان نہیں۔

نیت قلبی و تکلم لسانی کی دو صورتیں اگر نیت قلبی کچھ ہو اور زبان سے کچھ اور ہی کہے، تو اعتبار نیت قلبی کا ہو گا، لفظوں کا نہیں۔ اگر نیت قلبی موجود ہو اور زبان سے بالکل خاموش رہے تو آئمہ اربعہؒ اور تمام اگلے پچھلے آئمہ اسلام کے نزدیک اس کی نیت صحیح ہے اور اس میں کسی صاحب مذہب وفتویٰ کا اختلاف نہیں۔ البتہ

بعض متاخرین کا زعم باطل بعض متاخرین اتباع الائمہ کا زعم ہے کہ تلفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالنیہ واجب ہے مگر جہر بالنیۃ کو اس نے بھی واجب نہیں کیا۔ اور اس کے باوجود یہ قول صریح غلط اور اجماع مسلمین کے بالکل مخالف ہے جس کو سنت پیغمبرؐ طریق خلفاء اور نماز صحابہ کی کیفیت کا علم ہوا سے یہ جاننے بغیر چارہ نہیں کہ یہ سب لوگ زبان سے نیت نہیں کرتے تھے۔ اور

آنحضرتؐ سے تلفظ بالنیّہ کا حکم و تعلیم ثابت نہیں

نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کا ارشاد فرمایا ہے، اور نہ ہی صحابہ کو اس کی تعلیم دی ہے۔ بلکہ

استشہاد بالحدیث

صحیحین وغیرہ میں ثابت ہے کہ مسیئ صلاۃ اعرابی کو حضورؐ نے فرمایا۔

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ	نماز کے لیے جب کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جس قدر آسانی سے قرآن پڑھ سکتا ہو، پڑھ لیا کر۔

استشہادِ دیگر

سنن میں روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ	وضو نماز کی کنجی ہے تکبیر اس کی تحریم اور سلام اس کی تحلیل ہے۔

حدیثِ دیگر

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ:۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ	آنحضرتؐ نماز کو تکبیر سے، اور قراءت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع کرتے تھے

تواتر و اجماعِ مسلمین

اور نقل متواتر اور اجماع مسلمین سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نماز تکبیر سے شروع کرتے تھے اور کسی مسلمان نے آنحضرتؐ اور صحابہؓ سے تکبیر سے پہلے تلفظ بالنیۃ جہری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہی نقل نہیں کیا اور نہ آنحضرتؐ نے اس کا ارشاد فرمایا ہے۔ حالانکہ معلوم ہے کہ یہ (تلفظ بالنیۃ ثابت) ہوتا تو اس کی نقل کے دواعی وضروریات وافر تھے۔

اہل تواتر سے کتمان نقل ممتنع ہے | اہل تواتر سے اس کا کتمان نقل بھی عادتاً وشرعاً (دونوں طرح) محال ہے۔ جب کسی نے یہ نقل نہیں کیا تو قطعاً معلوم ہو گیا کہ تلفظ بالنیۃ کچھ چیز نہیں۔ اس لیے۔

تلفظ بالنیۃ میں دو مذہب | "تلفظ بالنیۃ میں فقہاءِ متاخرین کا تنازع ہے کہ کیا نیت قلبی کے ساتھ اس کا تلفظ بھی مستحب ہے؟

پہلا مذہب | متقدین ابوحنیفہؒ وشافعیؒ واحمدؒ کے ایک گروہ نے اسے مستحب سمجھا ہے۔ کہتے ہیں کہ تحقیق نیت کے لیے زیادہ تحقیق ووثوق کا باعث ہے۔

دوسرا مذہب | اور مالکیہ وحنابلہ وغیرہ کی ایک جماعت نے غیر مستحب بلکہ بدعت مکروہ خیال کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ

تلفظ بالنیۃ کے بدعت ہونے پر استدلال | اگر یہ (تلفظ) مستحب ہوتا آنحضرتؐ خود کرتے اور کرنے کا حکم دیتے۔ کیونکہ آں حضرتؐ نے تقرب الٰہی کی تمام چیزیں خصوصاً نماز جس کا طریقہ آپ سے ہی اخذ ہو سکتا ہے۔ پوری طرح بیان فرما دی ہے اور صحیح بخاری میں آپ سے ثابت ہے فرمایا۔

صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ نماز اسی طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتا ہوا دیکھتے ہو

توصفۃ الصلوٰۃ میں یہ اور ایسے دیگر اضافے ان تمام زیادات کے قائم مقام ہیں۔ جو عبادات میں نو پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ

عیدین میں اذان واقامت کی بدعت | لوگوں نے عیدین میں اذان واقامت، اور سعی کے بعد مروہ پر دو رکعت پڑھنے کا اضافہ کر لیا ہے وامثالہا

تلفظ بالنیۃ عقلاً فاسد ہے | نیز ان کا یہ بھی قول ہے کہ تلفظ بالنیۃ عقلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی فاسد ہے۔ کیونکہ قائل کا یوں کہنا، کہ

اَنْوِیْ اَنْ اَفْعَلَ کَذَا وَکَذَا — میں فلاں فلاں کام کی نیت کرتا ہوں۔

ایسا ہے جیسے کہے کہ

اَنْوِیْ اَنْ اٰکُلَ ھٰذَا الطَّعَامَ لِاَشْبَعَ وَاَنْ اَلْبَسَ ھٰذَا الثَّوْبَ لِاَسْتَتِرَ — میں سیر ہونے کے لیے طعام کھانے کی نیت کرتا ہوں یا ستر کے لیے یہ کپڑا پہننے کی نیت کرتا ہوں۔

اور ایسی نیتیں جو دل میں (پہلے ہی) موجود ہوتی ہیں اور زبان سے ان کی قرأت کرنا بالکل قبیح امر سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ بِدِیْنِکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (۴۹-۱۶) — اے پیغمبر! کہہ دے کیا خدا کو اپنا دین سکھانا چاہتے ہو۔ اسے تو کائنات (کے ذرہ ذرہ) کا علم ہے۔

سلف کے ایک گروہ نے ارشاد الٰہی

اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰہِ (۷۶-۹) — ہم تمہیں محض خوشنودی خدا کے لیے کھلاتے ہیں

کے متعلق کہا ہے۔ کہ لوگوں نے زبان سے نہیں کہا بلکہ خدا نے یہ ان کے دلوں سے معلوم کیا ہے۔

تلفظ سری میں متأخرین کا اختلاف | غرضیکہ نیت قلبی کا ہونا بلا اختلاف ضروری ہے اور آہستہ تلفظ بالنیۃ کرنا مکروہ ہے، یا مستحب؟ اس میں متاخرین کا باہمی نزاع ہے۔ لیکن

جہری نیت اور اس کی تکریر منع وغیر مشروع ہے | جہر بالنیۃ باتفاق مسلمین مکروہ منہی عنہ اور غیر مشروع ہے یہی حال بار بار نیت کرنے کا ہے اور ان دونوں (جہر بلفظ النیۃ اور بار بار نیت کرنے) میں باتفاق مسلمین امام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقتدی، اور منفرد سب برابر ہیں کسی کو جائز نہیں، بلکہ ایسے افعال سے انہیں منع کرنا چاہیئے، بلکہ جہر بالقراءۃ منفرد کو بھی غیر مشروع ہے، جبکہ دوسروں کے لیے ایذا رسانی کا موجب ہو، چنانچہ

تعلیم نبویؐ | ایک دفعہ صحابہ کرام نماز پڑھ رہے تھے۔ آنحضرتؐ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّكُمْ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ

لوگو! تم سب اپنے رب سے سرگوشی کر رہے ہوتے ہو لہٰذا ایک دوسرے کے پاس اونچی آواز سے قرأت مت پڑھو

نماز میں کبھی جہراً ذکر و دعاء کا حرج نہیں | اور مقتدی کے لیے تو باتفاق مسلمین یہی طریقہ ہے کہ آہستہ پڑھے۔ البتہ کبھی کچھ ذکر جہراً کرے تو حرج نہیں جیسا کہ سری نمازوں میں امام کوئی آیت مقتدیوں کو سنائے تو حرج نہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں ابوقتادہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ ظہر و عصر کی نماز میں کبھی کوئی آیت مقتدیوں کو سنا لیتے تھے۔ نیز صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ افتتاح نماز اور قومہ کے وقت بعض مقتدی صحابہ جہر بالدعاء کرتے تو آنحضرتؐ انکار نہ فرماتے۔

بدعت اور اس کی تحسین پر سزا | جو فعل بدعت اور اس کی تحسین پر اصرار کرے اس کے لیے ایسی تعزیر مناسب ہے۔ جس سے وہ خود اور اس جیسے دیگر لوگ ایسی حرکات سے رک جائیں اور غلطی سے جو شخص آنحضرتؐ کی طرف باطل منسوب کرے اسے سمجھایا جائے۔ اگر باز نہ آئے تو سزا دی جائے۔

جاہل مفتی، اور اس کی اعانت | اور کسی کو یہ جائز نہیں کہ بلا علم فتویٰ صادر کرے یا ایسے شخص کی امداد کرے یا دین میں وہ چیزیں داخل کرے جو دین سے نہیں ہیں

کلمۂ قبیحہ اور اس کی سزا | اور یہ کلمہ کہ "دین میں اپنی حسب خواہش کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیئے" نہایت برا ہے اور اس سے توبہ کرانا چاہیئے۔ توبہ کرے تو بہتر۔ ورنہ سزا دینا ضروری ہے۔ بلکہ ایسے کلمہ پر اعتقاد رکھنا موجب قتل ہے۔ لہذا۔

خلافِ شریعت اور وعیدِ الٰہی | کسی کو لائق نہیں کہ دین میں خدا و رسولؐ کے غیر مشروعہ احکام پر عمل کرے، چہ جائے کہ اپنی خواہشات و ہوائے نفس کی پیروی کرے ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۔ (۲۸-۵۰)

ایسے شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو نفسانی خواہش پر چلتا ہو بدوں اس کے کہ منجانب اللہ اس کے پاس کوئی دلیل ہو۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط (۶-۱۲)

یقیناً بہت لوگ بلا سند اپنی خواہشات کے سامنے (خلق خدا) کو گمراہ کرتے ہیں۔

نیز فرمایا۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (۳۰-۲۶)

خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرنا۔ کہ تجھے خدائی راستے سے گمراہ کر دے گی۔

ایک جگہ ارشاد ہے۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا اَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ ۝ (۵-۷۷)

ان لوگوں کی خواہشات پر مت چلو جو پہلے ہی گمراہ ہوئے، اور بہت لوگوں کو گمراہ کر کے چھوڑا اور راہ راست سے دور ہو گئے۔

اَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

اے پیغمبر! کیا آپ نے اسے دیکھا! جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا۔ کیا آپ اس کی نگرانی کر سکتے ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں نہیں ہرگز نہیں تو محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَضَلُّ سَبِيلًا۔

(۲۵ - ۴۳ - ۴۴)

چوپایوں کی طرح ہیں (کیونکہ وہ بھی بات کو سنتے سمجھتے نہیں) بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

نیز فرمایا۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (۴ - ۶۵)

تیرے رب کی قسم! یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تجھے باہمی جھگڑوں میں منصف نہ ٹھہرا لیں پھر آپ کے فیصلے سے اپنے دل میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اور پورے طور پر تسلیم کریں۔

اور آنحضرتؐ سے مروی ہے۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ۔

خدا کی قسم! جب تک ان کی خواہش نفس میری شریعت کے تابع نہ ہو، یہ ایماندار نہیں ہو سکتے۔

اور خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهٖ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا

(۴ - ۶۰)

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا، جو قرآن اور اس سے پہلی کتابوں پر ایمان کے مدعی ہو کر تحاکم الی الطاغوت چاہتے ہیں، حالانکہ اس سے انکار کر دینے کا حکم دیئے گئے ہیں اور شیطان انہیں انتہائی ضلالت میں لے جانا چاہتا ہے جب انہیں قرآن و رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ آپ سے اعراض کرتے ہوئے ہیٹ رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ط (۴۲-۲۱)

کیا ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہے۔ جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔

اور فرمان خداوندی ہے

الٓمٓصٓ ٥ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ٥ اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٥ (۷-۱-۲-۳)

یہ کتاب آپ پر اس لیے اتاری گئی ہے کہ لوگوں کو اس کے ساتھ ڈرائیں لہذا آپ کو اس کی تبلیغ سے دل تنگی نہیں چاہیے اور مومنین کے لیے نصیحت ہے۔ لوگو! تم کو اپنے رب کی منزل کتاب کی پیروی کرنی چاہیے اور خدا کے سوا دوسرے رفیقوں کی مت پیروی کرو۔ کم ہی نصیحت پکڑتے ہو۔

اور ارشاد الٰہی ہے۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ (۲۳-۷۱)

اگر حق بھی ان کی خواہشات کا تابع ہو جاتا تو تمام کائنات تباہ و برباد ہو جاتی۔

قرآن میں ایسی اکثر مثالیں موجود ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ انسان پر حق کی اتباع لازم ہے۔ اور دین کو خواہش کا تابع نہ بنانا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں رسالہ

ہجرِ جمیل، صفحِ جمیل، صبرِ جمیل

شیخ الاسلام، مفتی انام تقی الدین ابن تیمیہؒ سے ہجر جمیل صفح جمیل، صبر جمیل اور اقسام تقویٰ و صبر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے یوں جواب دیا۔

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَمَّا بَعْدُ۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو ہجر جمیل صفح جمیل اور صبر جمیل کا ارشاد فرمایا۔

ہجر جمیل ہجر جمیل یہ ہے کہ کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر اس سے الگ ہو جانا

پیشانی پر قہر و عتاب کے آثار لائے بغیر کسی کو معاف کر دینا

صفح جمیل صفح جمیل ہے۔ اور

صبر جمیل زبان پر کسی مخلوق کے سامنے شکایت کیے بغیر صبر کرنا صبرِ جمیل کہلاتا ہے۔

شکوہ الی اللہ صبر جمیل کے منافی نہیں

شکوہ الی اللہ اور صبر جمیل میں کوئی منافاۃ نہیں ہے۔

دیکھیے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّمَا أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ (۱۲-۸۶)

تو اپنی بے قراری و غم کا شکوہ محض اللہ سے کرتا ہوں۔

نیز دوسری جگہ ارشاد فرمایا

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ۔ (۱۲ - ۱۸)

لہٰذا میں ایسا صبر کروں گا جس میں کوئی شکایت نہ ہوگی اور تمہاری بناوٹی باتوں پر خدا سے ہی امداد کی درخواست ہے۔

ایسے ہی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ۔

خدایا تمام حمد وثنا تیرے لیے ہے تو ہی ہماری شکایتوں کا مرجع ہے تو ہی ہمارا سہارا ہے اور تو ہی ہمارا فریادرس۔ تجھی پر بھروسہ ہے نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی طاقت محض تیری امداد سے ہے۔

علیٰ ہذا القیاس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف میں کفار کے ہاتھوں تکلیف پہنچی تو آپ نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَاَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ؟ اَ اِلٰى بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ، اِنْ لَّمْ يَكُنْ بِكَ غَضَبٌ عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ

الٰہی! میں تجھی سے اپنی بےکسی و بیچارگی کسمپرسی کا شکوہ کرتا ہوں۔ تو ہی میرا اور کمزوروں کا رب ہے۔ اے مولا! تو مجھے کس کے سپرد کرنا چاہتا ہے کیا ایسے بعید آدمی کی طرف جو ترش روئی سے پیش آئے یا ایسے دشمن کی طرف جسے تو نے میرے معاملات کا مالک بنا دیا ہو اگر تو مجھ پر خشم آلود نہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ البتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ الظُّلُمٰتُ لَهٗ وَصَلُحَ عَلَیْهِ اَمْرُ الدُّنْیَا، اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ سَخَطُكَ اَوْ یَحِلَّ عَلَیَّ غَضَبُكَ لَكَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی۔	تجھ سے عافیت مطلوب ہے جو تیرے بے تمام چیزوں سے وسیع تر ہے۔ میں تیرے غصہ وغضب کے نزول سے تیرے چہرہ اقدس کے نور کی پناہ لیتا ہوں، جس کے سامنے تمام تاریکیاں روشنی سے بدل جاتی ہیں اور جس کے باعث دنیا و آخرت کے معاملات درست ہو جاتے ہیں۔ تو اتنا ہی بے نیاز ہے جتنی تیری رضا ہے

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نماز فجر میں اِنَّمَا اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰہِ. پڑھا کرتے اور اس قدر روتے کہ آپ کی آواز آخری صفوں تک پہنچتی۔

تشکوی الی المخلوق اور صبر جمیل میں منافاۃ مگر تشکوی الی المخلوق تشکوہ الی اللہ کے برعکس صبر جمیل کے بالکل منافی ہے۔ امام احمد سے ان کی مرض الموت میں کہا گیا، کہ عبدالرحمٰن اور طاؤس بن کیسان (مشہور تابعی) نے رونے کو مکروہ سمجھا اور فرمایا۔ کہ یہ بھی تشکوہ ہے تو مرتے دم تک آپ کی زبان سے آہ کا لفظ بھی نہ سنا گیا۔

وجہ منافات یہ اس لیے تشکوہ ہے کہ مریض زبان حال سے مضرات کے دفعیہ اور مفید چیزوں کے حصول کا طالب ہوتا ہے، اور انسان مامور ہے کہ تمام مخلوق سے دستبردار ہو کر محض اپنے پروردگار ہی سے سوال کرے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ (۹۴-۷-۸)	جب تم دوسرے مشاغل سے فارغ ہو جاؤ تو عبادت کی ریاضت کرو اور اپنے پروردگار کی طرف پورے پورے متوجہ ہو جاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

اِذَا سَأَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰہَ	جب تجھے کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے کرنا
وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ	اور مدد طلب کرنی ہو تو بھی اسی سے طلب کیجئے۔

فعلِ مامور، ترکِ محظور، صبر بہ قضاءِ مقدور

انسان کے لیے دو چیزوں کی اطاعت نہایت ضروری ہے۔

(۱) مامورات کا بجالانا، محظورات کا ترک کرنا (۲) اور مصائب تقدیر پر صبر کرنا۔ پہلے کا نام تقویٰ ہے اور دوسرے کو صبر کہتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا ... وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا ط اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ (۳-۷) (۱ تا ۱۱۹)	ایماندارو! اپنے سوا کسی غیر کو اندرونی دوست مت بناؤ، وہ تو تمہاری بربادی میں کچھ فروگذاشت نہیں کرتے اور اگر تم صبر و تقویٰ پر قائم رہو تو ان کی مکاریاں تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکیں گی۔ خدا تعالیٰ کو ان کے اعمال پر پورا احاطہ ہے۔

نیز ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُسَوِّمِیْنَ (۳-۱۲۴)	ہاں! اگر تم صبر و تقویٰ پر مضبوط رہو، پھر خواہ وہ کفار تم پر اس جوش و خروش سے یکدم چڑھ بھی دوڑیں، تو خدا تعالیٰ تمہاری پانچ ہزار صاحب نشانی فرشتوں سے امداد فرمائے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ (۳ - ۸۶)

آئندہ مال و جان میں تمہاری آزمائش ہوگی اور یہود و نصاریٰ سے تمہیں بہت سی دل آزار باتیں بھی سننا ہوں گی، نیز مشرکین سے بہت سی تکالیف کا سامنا ہوگا۔ لیکن اگر تقویٰ و صبر یعنی پرہیزگاری و پامردی سے کام لوگے، تو یقین کیجئو کہ یہ ہمت و شجاعت کا کام ہے۔

یوسف علیہ السلام نے تقویٰ و صبر کے متعلق فرمایا:۔

أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (۱۲ - ۹۰)

میں یوسف ہوں یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے ہم پر خدا نے بڑا ہی احسان کیا ہے۔ یقیناً جو شخص تقویٰ و صبر اختیار کرے تو خدا ایسے نیکوکار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

وصیت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

اسی لیے شیخ عبدالقادر رح اور ان جیسے دیگر صاحب استقامت مشائخ نے اپنے ارشادات میں مندرجہ ذیل دو اصل کی اکثر وصیت فرمائی ہے۔

(۱) فعل مامور کی بجاآوری میں جلدی کرنا۔ محظورات کو ترک کرنا (۲) امر مقدر پر صبر و رضا اختیار کرنا

بدترین قولی واعتقادی لغزشیں چار اقسام

قسم اوّل:۔ اس مقام میں عوام نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ بلکہ اہل سلوک بھی یہاں لغزش سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ بعض نے قضاء و قدر کا اقرار کیا۔ حقیقت کونیہ کی شہادت دی۔ مگر حقیقت دینیہ کا انکار کر دیا۔ بنا بریں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید ربوبیت[1] کے اقرار یعنے خدا تعالےٰ کو تمام کائنات کا خالق و مالک و رب تسلیم کرنے کے باوجود اس کے محبوب و پسندیدہ اور مبغوض و ناپسندیدہ کاموں میں فرق نہیں کرتے مشہد جمع کو جس میں تمام مخلوق نیک و بد، مومن و کافر، متقی و فاجر، سچا پیغمبر اور جھوٹا اور جعلی نبی، جنتی و جہنمی، اولیاء اللہ اور دشمنان خدا، ملائکہ و مقربین و سرکش شیاطین سب کے سب مشترک مانتے ہیں، نیز حقیقت کونیہ یعنی صرف خدا کو اپنا رب اور خالق و مالک سمجھنے کو بھی تسلیم کرتے ہیں، مگر جس توحید الوہیت میں خدائے عزوجل نے فرق کیا ہے مثلاً اولیاء اللہ و اعداء اللہ، مومنین و کفار نیکوکار و بدکار، اہل جنت و اہل النار کا باہمی فرق اس میں فرق نہیں کرتے یہی توحید الوہیت ہے جس کے مفہوم میں صرف خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا اس کی اطاعت کرنا، اس کے رسول کی فرمانبرداری کرنا۔ اس کی محبت و رضا

---

[1] شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں توحید الوہیت و توحید ربوبیت میں جابجا فرق واضح کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ توحید دو قسم ہے۔ ایک یہ کہ تمام کائنات کا خالق و رزاق ایک ہے۔ جو قادر مطلق ہے۔ اسے توحید ربوبیت کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ صرف اللہ تعالےٰ کو اپنا معبود سمجھا جائے اسی کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے اسی سے قضائے حاجات کی درخواست کی جائے اور اسی پر توکل اور اعتماد اور بھروسہ رکھا جائے۔ اور دل میں اس کی محبت تمام محبتوں پر غالب ہو۔ اس کا نام توحید الوہیت ہے پہلی توحید کا تمام کو اعتراف ہے، بلکہ کفار و مشرکین کو بھی اس سے انکار نہیں اس لیے وہ تکمیل ایمان کے لیے کافی نہیں۔ جب تک کہ دوسرے قسم کی توحید کو شامل نہ کیا جائے۔ جو کفر و اسلام میں فارق و فاصل ہے اور جس کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی توحید کی تمام انبیاء علیہم السلام نے دعوت و تعلیم دی اور اسی کی طرف قرآن حکیم میں جابجا دعوت دی گئی ہے۔ "مترجم"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کام کرنا جن احکام کی تعمیل کا ارشاد فرمایا ہو۔ اسے بلا چون وچرا بجا لانا خواہ وہ امر ایجاب ہو یا امر استحباب اور جن سے اس نے منع فرمایا ہو۔ اسے ترک کر دینا۔ خدا کے دوستوں کو دوست اور اس کے دشمنوں کو دشمن سمجھنا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا، کفار ومنافقین سے زبان، دل اور ہاتھ سے جہاد کرنا وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص اس حقیقت دینیہ کا اقرار کرے جو ہر دو مذکورہ گروہ میں فارق ہے تو اہل اسلام، ورنہ مشرکین کی جنس سے ہے۔ اور یہود ونصاریٰ سے بڑھ کر شریر ہے۔ کیونکہ حقیقت کونیہ کا تو مشرکین عرب کو بھی اقرار تھا وہ یہ نہیں کہتے تھے، کہ خدا تعالےٰ تمام کائنات کا رب نہیں۔ بلکہ انہیں اس کا پورا پورا اقرار تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ان کا یہ عقیدہ بالوضاحت بیان فرمایا ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (۲۹-۳۸)	اگر ان سے دریافت کرو کہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کیے؟ تو یہی کہیں گے کہ خدا نے

نیز دوسری جگہ ارشاد ہے

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ	یارسول اللہ اگر ان سے دریافت کرو کہ اگر تم میں کچھ علم کا مادہ ہے تو بتلاؤ کہ زمین اور اس کی تمام چیزیں کس کی ہیں؟ کہیں گے خدا کی۔ تو کہہ دو، پھر تمہیں کیوں نصیحت کارگر نہیں ہوتی پوچھو! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ کہہ دیں گے اللہ۔ کہہ دو پھر تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔ پوچھو! تمام کائنات کی حکومت وملکیت کس کے قبضہ قدرت میں ہے؟ وہ کون ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٥ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ (۲۳-۸۵ تا ۸۹)

جو دوسروں کو پناہ دیتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلے میں کوئی کسی پناہ نہیں دے سکتا؟ کہیں گے اللہ تو کہہ دو! پھر تم پہ کون سا جادو چل جاتا ہے (کہ راہ راست سے منحرف ہو جاتے ہو)

اسی لیے اللہ سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ (۱۲-۱۰۶)

خدا پر ایمان لانے کے باوجود اکثر لوگ مشرک ہوتے ہیں۔

سلف صالحین میں سے بعض نے اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے کہ اے پیغمبر! آپ کے دریافت کرنے پر خدا کو زمین و آسمان کا خالق تسلیم کرنے کے باوجود اس کے ساتھ غیر اللہ کی بھی عبادت کرتے ہیں جو سراسر منافی ایمان ہے)

قسم دوم | بعض قضاؤ قدر کا اقرار مگر اوامر و نہی شرعیہ کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے بھی بڑھ کر کافر ہیں۔ کیونکہ انہیں ملائکہ اور رسولوں کا اقرار تھا جو دنیا میں خدا تعالیٰ کے اوامر و نہی لے کر آئے فرق صرف اتنا تھا۔ کہ بعض پر ایمان لاتے اور بعض سے انکار کر دیتے اس کے باوجود خدا نے انہیں کافر ٹھہرایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ٥ اُولٰٓئِكَ

بے شک وہ لوگ خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان جدائی پیدا کریں اور کہتے ہیں کہ بعض کو تو مانتے ہیں مگر بعض دوسروں کو نہیں مانتے اور وہ چاہتے ہیں کہ ایک درمیانی راستہ اختیار کرلیں یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ط (۵۰-۵۱) درحقیقت پکے کافر ہیں۔

قسم سوم بعض لوگ حقیقت کونیہ اور توحید ربوبیت جس میں تمام مخلوق شامل ہے کی شہادت دیتے ہیں۔ تمام انسانوں کو قضا و قدر کے ماتحت ہونے کا اقرار کرتے ہوئے اس حقیقت کو اپنا مسلک قرار دیتے ہیں۔ اس لیے خدا و رسول کے فرمودہ احکام کے اطاعت گذار مومنوں متقیوں اور خدا کے نافرمان کافر بدکار لوگوں کو یکساں خیال کرتے ہیں۔ یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر کافر ہیں۔

ہاں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اتباع ظن و ہوا کی بنا پر بعض امور میں فرق کرتے ہیں اور بعض میں نہیں، مثلاً مومن و کافر میں فرق کرتے ہیں مگر نیک و بد میں نہیں۔ یا بعض ابرار و بعض فجار میں فرق کرتے ہیں۔ دوسروں میں نہیں اس بنا پر جس قدر وہ ابرار و فجار میں تسویہ (برابری) کریں گے۔ اسی قدر ان کا ایمان ناقص ہوگا۔ ان میں ایمان بدین اللہ الفارق صرف اسی قدر باقی ہوگا جس قدر وہ خدا کے دوستوں اور دشمنوں میں فرق روا رکھیں گے۔

قسم چہارم اور بعض لوگ امر و نہی دینیہ کا اقرار اور قضا و قدر کا انکار کر کے امت محمدیہ کے مجوسیوں یعنی معتزلہ وغیرہ کی طرح قدریہ ہو گئے۔ لہٰذا وہ مجوس ٹھہرے اور یہ مشرکین جو مجوسیوں سے بھی بدترین ہیں اور شخص ان دونوں کا اقرار کرے۔ مگر خدا تعالیٰ کو متناقض ٹھہرائے۔ وہ ابلیس کا چیلا ہے۔ جس نے خدائے سبحانہ تعالیٰ پر اعتراض کیا اور جھگڑے کی ٹھانی۔ چنانچہ اس کا واقعہ جا بجا منقول ہے۔ یہ تقسیم قولی و اعتقادی تھی۔ علیٰ ہذا القیاس احوال و افعال میں بھی لوگ چار قسم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوام و صوفیا کے احوال و افعال کی چار قسمیں

قسم اوّل سب سے بہتر اور درست حالت اس مومن کی ہے جو خدا کے ماموارت کو بجا لاتا ہے۔ محظورات کو ترک کرتا ہے، اور مقدر سے کوئی مصیبت پیش آجائے تو صبر کرتا ہے۔ لہٰذا اس وقت وہ امر الٰہی اور دین شریعت کا پابند ہوتا ہے اور اس پر خدا سے امداد کا خواستگار ہوتا ہے۔ جیسا کہ کلام پاک میں ہے،

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (۱-۴)	ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے امداد چاہتے ہیں

اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار کرتا ہے۔ اپنی بداعمالیوں پر تقدیر کو حجت نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ ہی رب کائنات پر مخلوق کا رحق و) حجت سمجھتا ہے۔ بلکہ تقدیر پر ایمان لاتا ہے اور احتجاج بالقدر کا انکار کر دیتا ہے جیسا کہ سید الاستغفار والی صحیح حدیث میں آیا ہے، کہ انسان یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ	خدایا! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں
خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی	تو میرا خالق اور میں تیرا بندہ ہوں، اپنے
عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ	مقدور بھر میں تیرے عہد و پیمان اور وعدے
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ	پر قائم ہوں، اپنی بداعمالیوں کے شر سے تیری
اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ	ہی پناہ میں آتا ہوں۔ میں اپنے اوپر تیری نعمتوں
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ	کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی مجھے
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا	اعتراف ہے۔ خدایا مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے
اَنْتَ۔	سوا اور کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب وہ کوئی نیکی کر لیتا ہے تو خدا پر احسان نہیں دھرتا۔ بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے محض خدا تعالیٰ کا فضل و انعام تصور کرتا ہے اور اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ صرف خدا نے ہی اسے اس کی راہنمائی فرمائی اور اسی نے اسے سہل فرمایا اگر وہ برائی و گناہ کر پاتا ہے تو اس کا اقرار کرتے ہوئے توبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ کسی بزرگ کا قول ہے۔

أَطَعْتُكَ بِفَضْلِكَ، وَالْمِنَّةُ لَكَ وَعَصَيْتُكَ بِعِلْمِكَ وَالْحُجَّةُ لَكَ فَأَسْئَلُكَ بِوُجُوْبِ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَانْقِطَاعِ حُجَّتِي إِلَّا مَا غَفَرْتَ لِي۔	خدایا! میں تیرے فضل سے تیری اطاعت بجا لایا ہوں مگر یہ محض تیرا ہی احسان ہے اور تیرے علم سے تیری نافرمانی کر بیٹھا ہوں لیکن حجت تیرے ہی لیے ہے لہذا میں اپنے پر تیری حجت کے وجوب اور اپنی حجت کے انقطاع کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اِلّا آنکہ آپ خود بخش دیں۔

حدیث صحیح قدسی میں ہے

يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهٗ۔ (صحیح مسلم)	میرے بندو! یہ ہیں تمہارے اعمال جو میں نے تمہارے لیے جمع کر رکھے ہیں اور وقت آنے پر سب کے سب تمہیں ادا کر دوں گا۔ لہذا جس سے نیکی ہو جائے وہ خدا کا حمد و شکر کرے اور جس سے گناہ سرزد ہو جائے وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے۔

یہ مسئلہ کسی دوسری جگہ نہایت تحقیق و بسط کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔

قسم دوم و سوم بعض لوگ فقط امر کا اقرار کرتے ہیں اس لیے حسب توفیق اطاعت کی کوشش کرتے ہیں، مگر وہ مشاہدہ قدر

www.KitaboSunnat.com

سے عاری ہوتے ہیں، اس لیے نہ خدا سے امداد کے خواہاں ہوتے ہیں اور نہ ہی صبر و توکل اختیار کرتے ہیں۔

بعض لوگ فقط تقدیر کا اقرار کرتے ہیں، اس لیے وہ اللہ عزوجل سے امداد کے خواستگار ہوتے ہیں، صبر کرتے ہیں اور اسی پر تکیہ و اعتماد بھی رکھتے ہیں، جس سے دوسرا گروہ خالی ہوتا ہے، مگر خدا و رسول کے فرمودہ اوامر و اشارات اور اتباع شریعت کا التزام نہیں کرتے۔ اور کتاب و سنت کے لائے ہوئے دین کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں، اس لیے وہ خدا تعالےٰ سے اعانت کے خواہاں تو ہوتے ہیں مگر اس کی عبادت نہیں کرتے، اور دوسرا گروہ خدا کی عبادت کرتا ہے لیکن اس سے امداد کا طالب نہیں ہوتا۔ مگر ان دونوں کے برعکس مومن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اس کی عبادت بھی کرتا ہے اور اس سے امداد بھی طلب کرتا ہے۔

قسم چہارم چوتھی قسم جو سب سے بدترین قسم ہے یہ ہے کہ انسان نہ اس کی عبادت کرے، اور نہ اس سے امداد طلب کرے۔ لہٰذا نہ وہ شریعت امری کا پابند ہوتا ہے۔ اور نہ ہی قدر کونی کے ساتھ ہوتا ہے

یہ تقسیم ان چیزوں کے لحاظ سے تھی، جن کی ضرورت وقوع تقدیر سے پہلے ہوتی ہے، مثلاً توکل و استعانت وغیرہ جو تقدیر واقع ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں۔

تقسیم بلحاظ تقویٰ و صبر وغیرہ

رہی ان چیزوں کی تقسیم جو وقوع تقدیر کے بعد اختیار کی جاتی ہیں مثلاً صبر و رضا بالقدر وغیرہ، تو اس لحاظ سے لوگ تقویٰ و پرہیزگاری میں، جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر دینی کی پیروی، اور انسان کی مقدر شدہ قدر کوفی پر صبر کرنے سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

قسمِ اول اہلِ تقویٰ و اہلِ صبر پہلی قسم وہ لوگ جو پکے متقی و صابر ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا و آخرت میں سعادت مند اور سرخرو ہوں گے اور جن پر خدا تعالےٰ کے بے شمار فضل و انعام ہیں۔

قسمِ دوم متقی بے صبر دوسری قسم وہ لوگ جن میں کچھ نہ کچھ تقویٰ تو موجود ہوتا ہے۔ مگر ان میں رائی برابر بھی صبر نہیں ہوتا۔ اس کی مثال یوں سمجھئے، کہ کوئی شخص فرض و واجبات مثلاً نماز وغیرہ بجا لاتا ہے۔ محرمات سے بھی کنارہ کشی کرتا ہے، مگر جب اسے کوئی مرض جسمانی وغیرہ لاحق ہو جاتا ہے، یا مال و متاع اور عزت برباد ہونے لگتی ہے، یا کسی خوفناک دشمن کے پنجے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو نہایت قلق و اضطراب کے ساتھ گھبرا اٹھتا ہے جزع فزع کرنے لگتا ہے اور اس کا حرص و طمع سب کا سب آشکارا ہو جاتا ہے۔ اور قلعی کھل جاتی ہے)

قسم سوم صابر غیر متقی تیسری قسم وہ لوگ جن میں صبر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ مگر تقویٰ سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ مثلاً وہ فاسق و بدکار اور چور ڈاکو، جو چوری و ڈاکہ، رہزنی اور اخذ حرام کی پاداش میں قسم قسم کے مصائب و آلام برداشت کر گزرتے ہیں اور طرح طرح کی تکالیف پر بالکل صابر رہتے ہیں۔

یا وہ میر منشی و دفتری لوگ جو غبن و خیانت وغیرہ میں پکڑے جانے پر صبر کرتے ہیں۔

اسی طرح غیروں پر سرداری اور غلبہ و تفوق ~~کے خو~~اہشمند جب کسی مصیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھنس جاتے ہیں۔ تو اتنا صبر کرتے ہیں جو اکثر وعوام آ پڑے غیرے کا کام نہیں علیٰ ہذا القیاس عاشق و محب اور صور محرمہ کے پرستار، جو اپنی حرام و ناجائز خواہشات کے عوض طرح کی تکلیفوں پر پورے پورے صابر اترتے ہیں۔ مذکورہ بالا لوگ، یا تو مخلوقات پر سرداری و تفوق کے طالب یا غلبہ و استیلاء و فساد فی الارض کے خواہشمند، اور بغی و عدوان اور ظلم سے مال جمع کرنے کے دلدادہ ہوتے ہیں، یا صور محرمہ کی طرف دیکھ کر، یا جماع کر کے لذت اندوز ہونا چاہتے ہیں طرح طرح کے مصائب برداشت کرتے ہیں، مگر ان میں تقویٰ کا نشان بھی نہیں اس لیے وہ ماموارت کے تارک، اور محظورات کے مرتکب ہوتے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس آدمی کبھی مرض و تنگدستی کا شکار ہو جاتا ہے تو صبر کرتا ہے حالانکہ جب توانا و تندرست اور غنی ہو جاتا ہے۔ اس وقت بھی تقویٰ سے بالکل کورا ہوتا ہے

قسم چہارم: غیر متقی و بے صبر چوتھی قسم، جو تمام اقسام سے بدترین قسم ہے، یہ ہے کہ جب انہیں قدرت و طاقت حاصل ہو جائے تو تقویٰ سے گریز کرتے ہیں، اگر مصائب میں مبتلا ہو جائیں تو صبر سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں بلکہ ان پر مندرجہ ذیل فرمان الٰہی بالکل صادق آتا ہے۔ کہ

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ (۷۰: ۱۹ تا ۲۱)	بلا شبہ انسان حریص و بے صبر پیدا ہوا ہے جب کوئی تکلیف آئے تو گھبرا اٹھتا ہے اور اگر کچھ نعمت و فائدہ میسر ہو، تو بخل کرتا ہے۔

غلبہ و استیلاء کی صورت میں لوگوں پر بڑھ چڑھ کر جبر و تشدد کرتے اور حد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ ظلم ڈھاتے ہیں۔ مگر جب خود قابو آجائیں۔ تو تمام کمزوروں سے بھی زیادہ عاجز و حقیر معلوم ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ بے قرار و مضطرب دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دفعہ آزما دیکھیئے، کہ جب آپ کو غلبہ و فوقیت حاصل ہو جائے تو بکیس ولاچار ہو کر آپ کے سامنے پیش ہوں گے۔ کبھی منافقانہ چال چلیں گے، تو مجبوراً کسی وقت آپ کو کچھ دے بھی دیا کریں گے۔ کبھی آپ سے ظاہراً محبت کریں گے اور کبھی آپ سے رحم کی درخواست کریں گے۔ غرضیکہ طرح طرح کے جھوٹ و بہانے تراش کر منت و سماجت، تعظیم و تکریم کر کر کے آپ سے پیچھا چھڑانے اور نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مگر خدا نخواستہ جب انہیں غلبہ و استیلاء حاصل ہو جائے، تو آپ دیکھیں گے! کہ یہ کس قدر ظالم و سنگدل اور بے رحم و بے مروت ہیں۔ جو زبان پر عفو و درگذر کا نام لانا بھی ناگوار سمجھتے ہیں۔

چنانچہ اہل اسلام نے ہر اس شخص میں جو حقائق ایمانیہ سے زیادہ بعید ہو تجربہ و مشاہدہ کر لیا ہے۔ مثلاً قوم تاتار، جن سے اہل اسلام کی بارہا لڑائیاں ہو چکی ہیں، یا کوئی دیگر جو اکثر امور میں ان سے مشابہت رکھتا ہو، خواہ وہ اپنے آپ کو لشکر اسلامی کی وردی میں ظاہر کرے یا علماء اسلام و زہاد اسلام کے بھیس میں، اور خواہ وہ خود کو مسلمان تاجر کہلائے یا مسلم کاریگر۔

لہذا اعتبار حقائق کا ہوتا ہے (ظاہر کا نہیں) چنانچہ حدیث شریف میں ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَمْوَالِکُمْ وَاِنَّ مَا یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ	خدا تعالیٰ تمہارے حسن و جمال و مال و دولت کو نہیں دیکھتا وہ تو حسن اعمال اور تقوی القلوب کو دیکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جس کا دل اور عمل، تاتاریوں کے [illegible] کی طرح کا ہوگا، وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حیثیت سے ان کا مشابہ ہوگا۔ اور اس میں صرف اسی قدر اسلام ہوگا۔ جتنا تاتاریوں میں پایا جاتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ان سے اسلام اتنا ہی ظاہر ہوگا۔ جتنا تاتاریوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ بلکہ تاتاریوں کے مقابل آپ کو غیر تاتاریوں میں، جو جہاد بھی کرتے ہیں، اور کسی نہ کسی موقعہ اپنے اسلام کا اظہار بھی کیے دیتے ہیں، بہت بڑے مرتد جاہلانہ عادات کے زیادہ قریب، اور اخلاق اسلامیہ سے زیادہ بعید لوگ بھی مل جائیں گے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں یوں ارشاد فرماتے

خَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدَىٰ	سب سے بہتر کلام، کلام اللہ ہے۔ سب سے بہتر
هُدَىٰ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا	ہدایت محمد صلعم کی ہدایت ہے۔ سب سے بری
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ	چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

جب واضح ہو گیا کہ کلام اللہ تمام کلاموں سے بہتر، اور ہدایت محمدی تمام ہدایات سے بہتر ہے تو جو اس کے زیادہ قریب و زیادہ مشابہ ہوگا۔ اتنا ہی کمال کے زیادہ قریب اور اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اور جتنا اس سے دور اور کم مشابہ ہوگا، اسی قدر کمال سے دور اور باطل کا مستحق ہوگا۔

اور کامل وہ ہے جو خدا کا بے حد فرمانبردار، اور مصائب پر از حد صابر ہو۔ لہذا جو شخص خدا اور رسول کے فرمودہ احکام کا زیادہ متبع، خدا کے محبوب و پسندیدہ امور میں خدا کے زیادہ موافق اور اس کی قضا و قدر پر زیادہ صابر ہو اسی قدر وہ اکمل و افضل ہوگا اور جس تناسب سے یہ دونوں کم ہوں گی اسی قدر اس میں نقص واقع ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ و نصرت صلوٰۃ و اعمالِ صالحہ اور رحمت کے ساتھ صبر کی مقرونیت کی چار قسمیں اور فوائدِ صبر

قسم اوّل: صبر اور تقویٰ و نصرت

خدا تعالیٰ نے اکثر جگہ صبر و تقویٰ کو یکجا بیان فرمایا ہے، یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ وہ انسان کے دشمنوں پر، خواہ وہ محارب و معاہد کفار ہوں، یا منافق یا ظالم مسلمان اس کی نصرت و امداد فرماتا ہے اور اسی شخص کا انجام بہتر ہوتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

بَلٰٓی اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ (۳-۱۲۴)

ہاں! اگر تم صبر و تقویٰ سے کام لو تو خواہ یہ کفار اس قدر جوش و خروش سے بھی لڑنے آئیں خدا تعالیٰ تمہاری پانچ ہزار نشاندار فرشتوں سے امداد فرمائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۳-۱۸۶)

آئندہ تمہاری مال و جان میں آزمائش ہوگی اور اہل کتاب سے بھی بے شمار دل آزار باتیں سننی پڑیں گی۔ نیز مشرکوں سے بھی بہت سی مصیبتیں برداشت کرنا ہوں گی لیکن اگر صبر و تقویٰ سے کام لو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً

ایماندارو! اپنے سوا کسی غیر (کفار و منافقین) کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا
مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ
صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ھٰٓاَنْتُمْ
اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ
مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ
وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ شَيْـــًٔـا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(٣ - ١١٧ تا ١١٩)

یوسف علیہ السلام کو انکے بھائیوں نے کہا

ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ
اَنَا يُوْسُفُ وَھٰذَآ اَخِيْ ۡ
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ

در پردہ دوست و مشیر مت بناؤ (وہ) ابھی تک تم نے دیکھا نہیں ؟ کہ) لگے ہاتھوں تمہاری تباہی و بربادی میں وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ہر وقت تمہاری ایذا کی تمنا رکھتے ہیں۔ ان کی زبانی دشمنی تو ظاہر ہو چکی ہے، مگر جو کچھ ان کے سینوں میں نہاں ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے (اب) اگر تم عقلمند ہو تو غور کر لو، ہم نے تمہارے سامنے تمام علامات واضح کر دی ہیں! ہاں تم ہی ایسے لوگ ہو کر پوری کتاب پر ایمان رکھ کر بھی ان سے محبت رکھتے ہو حالانکہ انہیں تم سے کچھ محبت نہیں جب تم سے ملاقات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں مگر جب علیحدہ ہوتے ہیں تو غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کھاتے ہیں اے پیغمبر! کہہ دو غصے ہو ہو کر مرتے رہو خدا تعالیٰ تو اندرونی راز دل کو بھی جانتا ہے۔ اگر تمہارا بھلا ہو تو انہیں رنج ہوتا ہے، مگر تمہیں کوئی گزند پہنچے تو جامے میں پھولے نہیں سماتے لیکن تم اگر صبر و تقویٰ پر قائم رہو تو ان کی الٹی فریبیاں تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گی۔ یقیناً خدا تعالیٰ کو ان کے اعمال پر احاطہ ہے"!

"کیا سچ مچ آپ ہی یوسف ہیں فرمایا ہاں میں یوسف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۲ - ۹)

ہوں اور یہ رنبیا ہیں) میرا حقیقی بھائی ہے خدا نے ہم پر بڑا ہی احسان فرمایا ہے۔ واقعی جو شخص تقویٰ و صبر اختیار کرے تو عزوجل ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

قسم دوم، صبر و اعمال صالحہ کہیں صبر کو اعمال صالحہ عام و خاص سے منفرد فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ (۱۰ - ۱۹)

آپ وحی کی پیروی کیجئے اور ان کی ایذا رسانی پر فیصلہ خدائی تک صبر فرمائیے وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اور آنحضرت ﷺ کی جانب وحی شدہ چیزوں میں ایک تقویٰ بھی ہے جو سراسر اخبار الٰہیہ کی تصدیق اور اوامر الٰہیہ کی اطاعت ہے

قسم سوم، صبر و صلوٰۃ۔ ارشاد باری ہے۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۱ - ۱۱۴)

دن کی دونوں طرفوں اور اوائل شب میں نماز پڑھا کرو بلاشبہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ خدا کو یاد کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے اور صبر کرو یقیناً خدا تعالےٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

نیز ارشاد ہے۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (۴۰ - ۵۵)

لہٰذا آپ صبر کیجئے یقیناً خدا کے وعدے تو ہیں اپنے گناہوں سے استغفار کیجئے اور صبح شام خدا تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور حمد کیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَاۤءِ الَّيْلِ (۲۰: ۱۳۰)

ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور طلوع و غروب آفتاب سے پہلے اور رات کی چند گھڑیوں میں اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کیجئے۔

ایک جگہ فرمایا

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ (۲-۴۵)

صبر و صلوٰۃ سے اپنے معاملات میں استعانت حاصل کرو، اور نماز بڑا بوجھ ہے مگر ان کے لیے نہیں جن میں خضوع ہے۔

دوسری جگہ فرمایا

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (۲: ۱۵۳)

صبر و صلوٰۃ سے استعانت حاصل کرو، بلاشبہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ان تمام مقامات میں صبر کو مقرون بالصلوٰۃ فرمایا ہے۔

قسم چہارم، صبر و رحمت بعض جگہ صبر کو رحمت سے مقرون فرمایا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ (۹۰-۱۷)

ایک دوسرے کو صبر و برداشت اور باہم مرحمت کی وصیت کرتے ہیں۔

زکوٰۃ وغیرہ کے ساتھ خلق خدا سے احسان و سلوک کرنا بھی رحمت میں داخل ہے۔ تقسیم ہذا بھی رباعی ہے۔ کیونکہ

قسم اوّل۔ صابر و بے رحم بعض لوگ صابر تو ہوتے ہیں مگر رحمدل نہیں۔ جیسے زورآور سنگدل لوگ۔

قسم دوم۔ رحم دل بے صبر اور بعض رحمدل ہوتے ہیں مگر صابر نہیں جیسے

www.KitaboSunnat.com

کمزور و نرم طبیعت، چنانچہ یہ صفت اکثر عورتوں، نیز عورتوں ایسے مردوں میں آپ کو ملے گی۔

قسم سوم: بے صبر و بے رحم اور بعض لوگ نہ صابر ہوتے ہیں نہ رحمدل جیسے سنگدل حریص۔

قسم چہارم: صابر و رحم دل مگر قابل ستائش وہی شخص ہے جو صابر بھی ہو اور رحمدل بھی جیسا کہ فقہا نے متولی کی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ مناسب ہے کہ متولی طاقتور ہو، مگر زیادہ سنگدل بھی نہ ہو، نرم طبیعت ہو مگر یہ نرمی کمزوری (و بزدلی) کی وجہ سے نہ ہو لہذا صبر کے باعث قوی اور نرمی کی وجہ سے رحمدل ہوگا۔ اور صبر کرنے سے انسان کو نصرت و امداد حاصل ہوتی ہے (کیونکہ نصرت و امداد صبر پر موقوف ہے، اور رحم کرنے سے خدا بھی رحم کرتا ہے (جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مندرجہ ذیل ارشادات میں فرمایا۔

اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔	خدا تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے
مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔	جو کسی پر رحم نہیں کرتا تو اس پر رحم نہیں کیا جاتا
لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ	بدبخت ہی رحمت سے محروم رہتا ہے۔
اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ۔	رحم کرنے والوں پر خدائے رحمٰن و رحیم رحم فرماتا ہے۔
اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ	کرو مہربانی تم اہل زمیں پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا رسالہ

فقر و تصوّف

استفتاء کیا فرماتے ہیں فقہائے عظام ایسے شخص کے حق میں جس کا دعویٰ ہو کہ (۱) فقر کے ساتھ تعبد کیا گیا ہے، نہ اس کا حکم دیا گیا ہے، نہ اس کا جسم ہے نہ معنیٰ اور نہ ہی یہ کوئی ایسا مسلک ہے جس سے انسان رضامندیٔ خدا و رسول تک پہنچ سکے۔ ہم جو عبادت کرتے ہیں تو محض اس لیے کہ امرِ الٰہی کی اتباع اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہیات سے اجتناب ہو جائے۔

(۲) اور ہر شئے کی اصل یہ ہے کہ اس کا علم حاصل کیا جائے پھر علم کے مطابق اس پر عمل بھی کیا جائے۔ تقویٰ اختیار کر کے محرمات سے اجتناب کیا جائے

(۳) یہ جو عوام اکابر صوفیہ کی زبانوں پر فقر فقر چڑھا ہوا ہے، یہ زہد فی الدنیا ہے اور زہد فی الدنیا علم شرعی سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا زہد فی الدنیا عمل بالعلم کا نام ہے۔ اور یہی فقر ہے۔ نتیجۃً معلوم ہو گیا کہ فقر بھی فروعات علم میں سے ایک فرع ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ اور علم و عمل بالعلم کے سوا دہاں کوئی ایسا راستہ بھی موجود نہیں جو زیادہ موصل الی الفقر ہو جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہوتا ہے۔

(۴) نیز اس کا قول ہے کہ جو فقر اکثر اہل الزہاد کے نزدیک معروف و مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عصر موجودہ میں رائج ہے اور خاص قسم کی شکل وصورت، مخصوص الفاظ، اور متضاد اصطلاحات کا مجموعہ ہے، رضائے خدا ورسول علیہ السلام کے سراسر خلاف ہے۔

کیا واقعی یہی معاملہ ہے جو اس نے کہا یا اس کے برعکس ہے؟ اَفْتُوْنَا مَاجُوْرِیْن

اَلْجَوَابُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

اتّباع کتاب وسنّت

اس مسئلہ کا اصل الاصول یہ ہے کہ کتاب وسنت میں جو الفاظ مثلاً ایمان نیکی وتقوٰی، صدق وعدل واحسان، صبر وشکر، توکل اور خوف ورجاء، وغیرہ جو قلب وبدن سے محبت خدا ورسول کے ذکر پر مشتمل ہوں وارد ہوئے ہیں، ان کے مدلولات کی اتباع کرنا ہم پر واجب ہے۔

وصول الی اللہ کی شاہراہ

یہ وہ امور ہیں جن کی بجا آوری خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے، اور یہی وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ ورسول کی منہیات کو مثلاً کفر ونفاق، جھوٹ، معصیت، ظلم وعدوان، جزع وفزع حرص، شرک، بخل، بزدلی، قساوت قلب، غدر، قطع رحمی کا وغیرہ کا ترک کرنا بھی لازم ہے۔ لہذا

صراطِ مستقیم اور مسلمان کا فرض

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ پورے غور وفکر کے ساتھ اوامر خدا اور رسول کو بجا لائے اور جن سے منع فرمایا ہے انہیں بالکل ترک کر دے۔ یہی طریق اللہ ہے یہی سبیل اللہ ہے یہی دین الٰہی ہے، اور یہی وہ صراط مستقیم ہے جو خدا کے انعام یافتہ لوگوں مثلاً انبیاء، وصدیقین اور شہداء وصالحین کا راستہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم شرعی و عمل شرعی کی ضرورت

"یہ صراط مستقیم علم و عمل یعنے علم شرعی و عمل شرعی پر مشتمل ہے، لہذا جو شخص علم تو حاصل کرے، مگر اس پر عامل نہ ہو وہ فاجر و بدکار ہے، علیٰ ہذا القیاس جو علم حاصل کیے بغیر عمل کرنے لگ جائے۔ یقیناً وہ گمراہ ہے۔ (یعنی عالم بے عمل اور نرا عامل جاہل دونوں گمراہ و بدکار ہیں) حالانکہ اللہ سبحانہ سے ہمیں یوں کہنے کا ارشاد ہوا ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

(۱ - ۶ - ۷)

خدایا! ہمیں صراط مستقیم کی راہنمائی فرما، ان بزرگوں کا راستہ جن کو تو نے اپنے انعامات سے نوازا۔ ان لوگوں کا نہیں، جن پر تیرا غضب نازل ہوا، نہ ان کا جو راہ راست سے بھٹک گئے۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْيَهُودُ الْمَغْضُوبُ عَلَيْهِمْ وَالنَّصٰرٰى الضَّالُّونَ ۝

مغضوب علیہم سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔

یہود و نصاریٰ کیوں مغضوب وضالین ہیں؟

یہود اس لیے مغضوب علیہم ہیں، کہ حق کو پہچان کر اس پر عمل نہ کیا، اور نصاریٰ اس وجہ سے ضالین ہیں، کہ بے علم جاہل رہ کر خدا کی عبادت کی۔

بدعمل عالم اور جاہل صوفی

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین نے فرمایا کہ عالم بدعمل اور عابد جاہل کے فتنہ سے بچو، کہ ان کا فتنہ ہر مفتون کے لیے فتنہ کا موجب ہے۔

علماء بگڑ کر یہود اور زاہد بگڑ کر عیسائیت پرست

نیز سلف صالحین کا مقولہ ہے کہ علماء سے کوئی خراب ہو جائے تو اس میں تشبہ بالیہود پایا جاتا ہے اگر عابدوں سے کوئی بگڑ جائے تو اس میں تشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالنصاری ہوتا ہے۔ لہذا

علم و عبادت میں اہلِ بدعت کی روش

جو شخص عمل مامور بہ کو چھوڑ کر محض تحصیل علم کی دعوت دے وہ گمراہ ہے۔

ان دونوں سے بڑھ کر وہ شخص زیادہ گمراہ ہے، جو علم میں اہل بدعت کی روش اختیار کر کے ایسے امور کا متبع ہو، جو کتاب و سنت کے سراسر خلاف ہیں یہ (بیچارہ) انہیں علوم خیال کرتا ہے، حالانکہ یہ سب کے سب جہالات ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس جو شخص عبادت میں اہل بدعت کا طریقہ اختیار کر کے ایسے افعال کا مرتکب ہو، جو اعمال مشروعہ کے سراسر مخالف ہیں وہ بھی گمراہ ہے یہ شخص انہیں عبادات سمجھتا ہے، حالانکہ یہ تمام کی تمام ضلالات ہیں۔ اور

علم شرعی کی ضرورت و اہمیت

یہ دونوں صورتیں شرع شریف سے منحرف نام نہاد فقہاء و فقراء میں اکثر جمع ہو جاتی ہیں، اس لیے بعض تحصیل علم کی تو دعوت دیتے ہیں، مگر دعوت عمل کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتے اور بعض عمل کی ترغیب دیتے ہیں، مگر تحصیل علم کے لیے دعوت دینا غیر ضروری خیال کرتے ہیں، ان کی اس دعوت میں بے شمار مخالف شریعت بدعات موجود ہوتی ہیں اور طریق اللہ کی تکمیل علم و عمل دونوں سے ہی ہو سکتی ہے، بشرطیکہ دونوں بالکل موافق شریعت ہوں۔ لہذا

گمراہ صوفی اور گمراہ فقیہ

طریقہ، فقر و تصوف و زہد و عبادت کا سالک اگر موافق شرع علم کا مسلک اختیار کرے تو بہتر ورنہ صراط مستقیم سے گمراہ ہے اور اس کا مفسدہ اس کی اصلاحات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیٰ ہٰذا القیاس، سالک فقہ وعلم ونظر وکلام، اگر متبع شریعت، اور عامل بالعلم نہ ہو۔ تو وہ فاسق وفاجر اور صراط مستقیم سے بعید ہوگا۔
یہ ہے وہ اصول جس پر اعتماد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

جاہلانہ تعصب

رہا تعصب تو ہدایت الٰہیہ کے بغیر کسی امر میں تعصب کرنا فعل جاہلیت ہے اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوسکتا ہے جو ہدایت الٰہیہ کو چھوڑ کر ہوائے نفس کا پیرو بن جائے۔

فقر وغنا کی صحیح تعریف

اس میں کچھ شک نہیں کہ کتاب وسنت میں نیز صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین، اپنے کلام میں لفظ فقر سے نفس طریق اللہ (فعل مامورات، وترک محظورات، اخلاق محمودہ وغیرہ) مراد نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ ان کے نزدیک فقر وہ تھا جو غنا کی ضد (الٹ) ہے۔
فقراء وہ ہیں جنہیں خداوند تعالٰے نے اپنے مندرجہ ذیل ارشادات میں بیان فرمایا ہے۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ	"مال زکوٰۃ فقراء ومساکین کے لیے ہے"
لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲-۲۷۳)	"مال خیرات ان فقیروں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں مشغول ہونے کے باعث کسب معاش سے معذور ہو گئے ہیں"
لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ (۵۹-۸)	(مال فئے) ان فقراء مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھر بار سے نکال دیئے گئے۔

اور غنی وہ ہے، جسے زکوٰۃ لینا حرام ہو، یا جس پر زکوٰۃ واجب ہو علیٰ ہٰذا القیاس، لیکن چونکہ زہد اختیاری وبے اختیاری میں فقر کا شائبہ بھی تھا کیونکہ بے اختیار وغیر قادر ہونا بھی عصمت کی ایک قسم ہے اور متاخرین نے بھی بسا اوقات معنی زہد کو فقر سے مقرون فرمایا ہے۔ اور زہد بعض اوقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنا اور بعض دفعہ فقر کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے دیکھئے اکثر انبیاء و سابقین ولین غنی ہونے کے باوجود زاہد بھی تھے۔

زُہدِ مشروع و غیر مشروع زہد مشروع یہ ہے۔ کہ جو چیز قیامت میں بے سود و غیر نافع ہو اسے ترک کر دیا جائے۔ ہر اس چیز کا ترک کر دینا جو اطاعت الٰہی پر انسان کی معاون و مددگار ہو سکتی ہو، زہد مشروع نہیں۔ بلکہ طاعت خدا و رسول علیہ السلام سے توجہ ہٹانے والی یعنی فضولیات کا ترک کرنا ہی جائز و مشروع ہے

صوفی کی وجہ تسمیہ علیٰ ہذا القیاس دوسری صدی کے آغاز میں لوگ (فقراء کو) لفظ "صوفی" سے تعبیر کرنے لگ گئے کیونکہ زہاد عموماً صوف پہنتے تھے۔ بعض نے ان کی نسبت "صفہ" یا "صفاء" یا صف اوّل" یا صوفہ بن مربن اد بن طابخہ" یا صوفۃ القفا" کی طرف کی ہے۔

ساتواں رسالہ

اَلوَصِیَّۃُ الصُّغْریٰ

سوال:۔ امام ابو العاصم قاسمؒ بن یوسف بن محمد تمیمی سبتی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد فقیہ و امام، عالم و فاضل، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، علم و معرفت کے عجیب و غریب رموز و اسرار کو نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کرنے والے اور بلاد مشرق و مغرب کے [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے علامہ تقی الدین ابوالعباس احمد بن تیمیہؒ (خدا تعالیٰ ہم پر ہمیشہ ان کی برکات جاری وساری رکھے) سے درخواست کی کہ از راہ کرم۔

(۱) مجھے ایسے امر کی وصیت فرمائیں جس سے میرے دین و دنیا دونوں درست ہو جائیں۔

(۲) اور علم حدیث کے متعلق مجھے ایسی کتاب کی طرف راہنمائی فرمائیں جس پر پورا پورا اعتماد ہو۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر علوم شرعیہ کے متعلق بھی اسی طرح رہنمائی فرمائیں۔

(۳) اور ایسے عمل کا پتہ دیں، جو ادائے فرائض و واجبات کے بعد تمام اعمال صالحہ پر فوقیت رکھتا ہو۔

(۴) جو کسب و کاروبار میرے لیے تمام ذرائع معاش پر ترجیح رکھتا ہو بیان فرمائیں مختصراً بطور اشارات جواب کافی ہے۔ طوالت کی ضرورت نہیں۔ عزوجل آپ کو ہر بلا سے محفوظ و مصئون رکھے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

جواب

تو شیخ الاسلام (رحمۃ اللہ) نے یوں جواب دیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ سب سے پہلی چیز یعنی وصیت کا جواب یہ ہے کہ وصیت کی حقیقت کو سمجھنے اور اس کی اتباع کرنے کے لیے میری دانست میں خدا و رسول علیہ السلام کی وصیت سے زیادہ فائدہ مند اور نافع تر کوئی وصیت نہیں ہو سکتی۔

وصیتِ الٰہی وصیت خداوندی تو اس آیت شریفہ میں مذکور ہے کہ

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ [قَبْلِكُمْ] وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ (۴-۱۳۱) ہم نے گذشتہ اہل کتاب کو نیز تمہیں بھی یہی کہا تھا کہ خدا کی ناراضگی سے ڈرتے رہنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیتِ رسولؐ

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت وہ ہے جو آپؐ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر روانہ کرتے وقت ارشاد فرمائی تھی کہ

یَا مُعَاذُ! اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

معاذ! جہاں بھی ہو خدا سے ڈرتے رہنا اور برائی صادر ہو تو فوراً نیکی کرنا کہ برائی کو مٹا دے اور لوگوں سے حسنِ خلق سے پیش آنا۔

فضائلِ معاذ بن جبلؓ

اور معاذ رضی اللہ عنہ کوئی معمولی ہستی نہ تھے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت تھی۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں یہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے، کہ ایک دفعہ حضرت معاذؓ جب آنحضرتؐ کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے ان کے ساتھ اپنی محبت کا ان الفاظ مبارکہ میں اظہار فرمایا۔

یَا مُعَاذُ! وَاللّٰہِ اِنِّی لَاُحِبُّکَ

معاذ! خدا کی قسم مجھے تیرے ساتھ بڑی محبت ہے

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا، کہ آنحضرت سوار ہوتے تو حضرت معاذ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا کرتے۔ ایک روایت میں آیا ہے، کہ مسائل حلال و حرام میں حضرت معاذؓ تمام امت محمدیہ سے بڑھ کر عالم ہیں۔ اور قیامت کے دن تمام علماء سے ایک قدم آگے ہوں گے۔ انہی فضائل کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اہل یمن کی طرف اپنا خاص مبلغ وداعی، فقیہ و مفتی اور حاکم بنا کر بھیجا اور بسا اوقات آنحضرت آپ کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دیا کرتے۔ جنہیں خدائے عز وجل نے اپنے کلام پاک میں خلیل اللہ اور امام الناس کے القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

عبداللہ بن مسعودؓ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام سے تشبیہ دینے کی غرض سے اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا کی بجائے قدرے تصرف سے یوں فرماتے۔

اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

بلاشبہ معاذ رضؓ لوگوں کے پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ہیں، جو محض خدا کے ہو چکے ہیں اور جماعت مشرکین سے نہیں ہیں۔

وصیت جامع

پھر اس قدر فضائل کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ خاص وصیت فرمائی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک جامع وصیت ہے، اور فی الواقع کسی عقلمند کو اس کی جامعیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ مزید برآنکہ یہ وصیت قرآنیہ کی تفسیر بھی ہے، اس سے زیادہ اور کیا خوبی ہو سکتی ہے۔

وجوہات جامعیت

باقی رہی اس کی جامعیت، تو اس کے دلائل کو یوں سمجھ لیجئے کہ انسان کے ذمہ دو حق ہیں (۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد۔ پھر ان حقوق میں وقتاً فوقتاً کسی خلل اور نقصان کا واقع ہو جانا لابدی چیز ہے، جو کبھی کسی امر کے ترک، اور کبھی کسی امر ممنوعہ کے ارتکاب کی صورت میں ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع کلمہ ارشاد فرمایا کہ اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ۔ ہر جگہ تقوٰی الٰہی کو ملحوظ رکھنا)

لفظ حَيْثُمَا كُنْتَ کے استعمال میں اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ انسان پوشیدہ وظاہر ہر حالت میں تقوٰی کا محتاج ہے۔

پھر فرمایا اِتْبَعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا (یعنی برائی صادر ہونے پر اس کو مٹانے کے لیے فوراً نیکی کرنا) اس کی یہ وجہ ہے کہ جب مریض کوئی مضر چیز کھا لیتا ہے، تو طبیب اسے اس کے مصلح کے استعمال کا حکم دیتا ہے چونکہ انسان سے گناہ صادر ہونا بھی حتمی چیز ہے اس لیے دانشمند انسان ہر وقت نیکیوں کی کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام برائیوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

حدیث مذکورہ میں لفظ سَیِّئَۃ مفعول ہونے کے باوجود اس لیے مقدم کیا گیا ہے کہ یہاں نیکی کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ نیکی کے ذریعے برائی کا مٹانا مقصود ہے۔ لہٰذا یہ قول بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی کی طرح ہے کہ

صُبُّوْا عَلٰی بَوْلِہٖ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ اس شخص کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول انڈیل دو

(یہاں پانی گرانا مقصود نہیں، بلکہ ازالہ نجاست مقصود ہے)

مغفرتِ ذنوب کے لیے کون سے اعمال کی ضرورت ہے اور برائیوں کو مٹانے کے لیے

اسی جنس کی نیکیوں کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہم جنسیت کے باعث وہ زیادہ مؤثر و کارگر ثابت ہوتی ہے۔

اور گناہوں کا نتیجہ و انجام یعنی عذابِ الٰہی مندرجہ ذیل چیزوں سے زائل ہو جاتا ہے۔

(۱) **توبہ** یعنی گذشتہ گناہوں سے نادم و پشیمان ہو کر بیزاری کا اظہار کرنا اور آئندہ کے لیے عملاً گناہوں کے ترک کا ثبوت پیش کرنا۔

(۲) **استغفارِ محض** استغفار بلا توبہ۔ یعنی زبان و دل کے ساتھ خدا سے معافی کا طالب ہونا۔ خواہ شرائط توبہ مفقود ہوں۔ کیونکہ بعض دفعہ خدا تعالےٰ انسان کی دعا قبول فرما کر درگذر کر دیتے ہیں۔ اگر عملاً اس نے توبہ کا پختہ ثبوت بہم نہ پہنچایا ہو۔ ہاں جس شخص میں توبہ و استغفار دونوں صفات جمع ہو جائیں مثلاً معافی کا طالب بھی ہو۔ اور گناہوں سے بھی عملاً باز آ جائے۔ تو یہ درجہ کمال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمالِ صالحہ یا کفّارات اعمالِ صالحہ جن سے تمام گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ انہیں کا دوسرا نام کفارات بھی ہے۔ اور یہ (کفارات) دو قسم ہیں۔

کفّاراتِ مقدّرہ یعنی وہ اعمال جن کی مقدار شرع شریف نے معین فرما دی ہے۔ مثلاً

(ا) صیام رمضان کی حالت میں جماع کرنے والے کا کفارہ

(ب) کفارہ ظہار۔ یعنی اپنی منکوحہ بیوی کو اپنی ماں بہن وغیرہ محرمہ عورت سے تشبیہ دینے والے کا کفارہ۔

(ج) کفارات حج، مثلاً حج کے بعض ممنوعات کے مرتکب، یا حج کے بعض واجبات کے تارک، یا احرام کی حالت میں شکار کرنے والے پر جو کفارات لازم آتے ہیں ان تمام کی مقدار معین ہے۔ اور یہ چار قسم ہیں۔

(۱) اونٹ وغیرہ قربانی کرنا (۲) غلام آزاد کرنا (۳) صدقہ دینا (۴) روزے رکھنا

www.KitaboSunnat.com

(۲) کفّاراتِ مطلقہ یعنی وہ اعمال صالحہ، جن کی شرع شریف نے کوئی تحدید مقرر نہیں فرمائی۔ جیسا کہ حذیفہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا۔

فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَوَلَدِہٖ یُکَفِّرُھَا الصَّلٰوۃُ وَالصِّیَامُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ	انسان جب اپنے اہل و عیال، مال و اولاد کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو نماز روزہ اور صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں

اور اس بات پر آیات قرآنیہ اور وہ احادیث صحیحہ پوری دلالت کرتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں ذکر آیا ہے، کہ پانچوں نمازیں، جمعہ، روزے، حج اور دیگر وہ اعمال جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ۔

مَنْ قَالَ كَذَا وَعَمِلَ كَذَا غُفِرَ لَهٗ اَوْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ جو شخص یہ کلمہ کہے یا یہ عمل کرے۔ اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں یا اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں۔ اور اس قسم کے اعمال سنن و فضائلِ اعمال کی کتابوں میں متلاشی کو بہت کثرت سے ملیں گے۔

رسوماتِ جاہلیت اور خصائلِ یہود و نصاریٰ

انسان کو مذکورہ اعمال مکفرہ کی جانب پوری پوری توجہ مبذول کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ آدمی جب زمانہ بلوغت کے مجنونانہ دور میں سے گذر رہا ہوتا ہے تو قسم قسم کے ناشائستہ حرکات کے ارتکاب کے باعث، ان کفارات یعنی توبہ و استغفار اور اعمال صالحہ وغیرہ کی ازحد ضرورت ہوتی ہے خصوصاً موجودہ دور، اور اسی قسم کے دوسرے زمانہ ہائے فترت میں۔ جبکہ وحی و رسالت کا سلسلہ منقطع ہونے کے باعث چند وجوہات سے ایام جاہلیت کا پورا پورا تشبہ موجود ہوتا ہے، جبکہ اہل علم و متدین بزرگوں کے ماحول میں تربیت پانے والا شخص بھی امورِ جاہلیت کی نجاستوں سے آلودہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو اس بیچارے کی کیا حالت ہوگی۔ جسے دیندار لوگوں کی صحبت تک میسر نہیں۔

استشہاد بالحدیث

صحیحین میں بروایت ابی سعیدؓ مروی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ گذشتہ قوموں کے طریقوں کی اس طرح پیروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْہُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ ؟

ہرابری کروگے جیسے تیر کے ایک پر دوسرے پر کے برابر کاٹ کر بنا لیا جاتا ہے حتٰی کہ اگر وہ گوہ (سوسمار) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی داخل ہو کر رہو گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا گذشتہ قوموں سے آپ کی مراد یہود ونصارٰی ہیں؟ فرمایا یہ نہیں تو اور کون؟

تصدیقِ قرآنی

اس کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوْا

تم بھی اپنے حصہ سے ایسے ہی فائدہ اٹھایا جیسا کہ گذشتہ لوگوں نے۔ اور تم بھی اسی طرح بحث وجدال میں لگ گئے جیسا کہ تم سے پہلوں نے بحث کی۔

اور اس کے مزید شواہد حسن وصحیح احادیث میں بکثرت موجود ہیں۔

دینداروں میں یہودیت ونصرانیت

اور بعض دفعہ تو یہ جاہلانہ رسومات ان دینداروں میں بھی سرایت کر جاتی ہیں۔ جنہیں خواص میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابن عیینہؒ و دیگر بزرگان سلف کا قول ہے کہ "اہل علم یہود کی بہت سی باتوں میں اور اہل دین نصارٰی کی اکثر باتوں میں مبتلا ہو گئے ہیں چنانچہ جو شخص دین اسلام جس کے ساتھ خدا تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، کی حقیقت کو بخوبی سمجھنا، اور اسے عوام کی حالت پر منطبق کرنا چاہتا ہو، اسے صاف صاف معلوم ہو جائیگا کہ اہل اسلام بہت سے علمی اور دینی امور میں یہود ونصارٰی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچاؤ کی تدابیر جب یہ اس قدر نازک معاملہ ہے تو ایک ایسے شخص کے لیے جو خدائے قدوس کی جانب سے انشراح صدر حاصل ہونے پر اس کی عطا کردہ بصیرت پر قائم و دائم اور جاہلیت کی موت مر کر علم کی زندگی حاصل کر کے ہدایت الٰہیہ کی نورانی مشعل لے کر اہل دنیا میں چلتا پھرتا ہو، اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ اپنے زمانہ کی جاہلانہ رسوم و عادات کا ملاحظہ کرے نیز دونوں گذشتہ امتوں مغضوب علیہم اور ضالین یعنی یہود و نصاریٰ کی افراط و تفریط کی جانچ پڑتال کرے، پڑتال کرنے پر وہ خود کو بھی یہودیت و نصرانیت کی بعض عادات میں مبتلا پائے گا۔

دو مفید چیزیں اس کے علاج کے لیے دو ایسی چیزیں ہیں جو خواص و عوام کے لیے تمام چیزوں سے بڑھ کر از حد نافع ہیں۔

مہلکات کا علم یعنی ان امور کی واقفیت حاصل کرنا، جس کے ذریعے نفوس انسانی ان مہلک چیزوں سے نجات حاصل کر سکیں، اور وہ یہ ہے، کہ گناہ صادر ہوتے ہی فوراً نیک عمل کر لیا جائے، نیک عمل سے مراد وہ اعمال، اخلاق اور اوصاف ہیں، جن کا حکم خدائے عزوجل نے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان صدق ترجمان سے دیا ہے۔

اختیارِ مصائب و کفارات نتیجہ معصیت یعنی عذاب الٰہی کو دور کرنے والی چیزوں میں سے ایک وہ مصائب و تکالیف بھی ہیں، جو انسان کی برائیوں کو مٹا کر رکھ دیتی ہیں، مفہوم مصائب میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں، جن سے انسان کسی قسم کی تکلیف محسوس کرتا ہو، مثلاً فکر رنج و غم، نقصانِ مال، بے آبروئی اور جسمانی تکالیف وغیرہ لیکن یہ باتیں انسان کے اپنے اختیار میں نہیں رکہ گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی غرض سے خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخواہ خود کو رنج والم میں مبتلا کر دے ۔ بلکہ اس کا طریق یہ ہے، کہ کفارات شرعیہ میں سے کوئی چیز اختیار کرے ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ دو کلمے اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ اَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ ارشاد فرما کر حقوق اللہ کو بدیں صورت واضح فرما چکے، کہ پہلے جملہ میں عمل صالحہ اور دوسرے میں اصلاح فاسد کی تلقین فرمائی، تو آگے تیسری بات وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ارشاد فرما کر حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ۔

حُسنِ خُلق کا خلاصہ خلقِ خدا سے حُسنِ خُلق رکھنے کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص تجھ سے تعلقات استوار کرنے کی بجائے قطع تعلق کرے تو اس سے میل ملاپ رکھے، اسے السلام علیکم کہے ۔ اس کی عزت افزائی کرے، اسے دعا دے، خدائے غفور الرحیم سے اس کے حق میں دعائے مغفرت کرے، اس کے محاسن وخوبیاں بیان کرے، اس سے ملاقات کرتا رہے اور جو شخص تجھے مال ودولت، تعلیم وتعلم، غرضیکہ کسی قسم کے فائدہ سے محروم کر دے، تو تو اسے ان فوائد سے محروم نہ کرے، بلکہ پہلے کی طرح فائدہ پہنچاتا رہے ۔ اور جو شخص مال وجان اور عزت وآبرو کے متعلق تجھ سے ظلم و تعدی سے پیش آئے، اسے کمال بلند حوصلگی کے ساتھ صاف کر دے، اور درگزر کرے ۔

ان میں سے بعض احکام واجب، اور بعض مستحب ہیں ۔

خُلُقِ عظیم کی تفسیر رہی خلق عظیم کی تفسیر جس کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے پیغمبر رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو متصف فرمایا ہے ۔ تو اس سے مراد دین کامل ہے، جو مطلقاً تمام اوامر الٰہیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مشتمل ہے۔ مجاہد وغیرہ مفسرین رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ اور یہی قرآن کریم کا مدعا ومقصود ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔ (آنحضرت کا خلق قرآن کریم تھا۔ اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبوب وپسندیدہ چیزوں کو بطیب خاطر پورے انشراح صدر کے ساتھ ادا کرنے میں جلدی کرے اور سعی وکوشش سے بجا لائے۔

تقویٰ کی دو تفسیریں

(۱) اوامر ونواہی باقی رہا یہ بیان کہ یہ تمام چیزیں وصیت اللہ یعنی۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ط میں داخل ہیں، اسے یوں سمجھنا چاہیئے، کہ لفظ تقوٰی تمام اوامر الہیہ کو خواہ وہ امر واجب ہو، یا مستحب، اور تمام نواہی کو خواہ وہ نہی تحریمی ہو یا تنزیہی، سب کو جامع ہے اور یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر مشتمل ہے۔ لیکن

(۲) خشیتِ الٰہی چونکہ تقوٰی سے بعض دفعہ عذاب الٰہی سے ڈرنا مراد لیا جاتا ہے۔ جو حرام کاموں سے رکنے کا باعث ہوتا ہے اس لیے حدیث معاذ میں اس کی پوری تفسیر کردی گئی ہے۔

علیٰ ہذا القیاس سنن ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث مروی ہے جس کا مفہوم پہلی سے وسیع تر ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ	دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کون سی چیز سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں پہنچائے گی؟ فرمایا: تقوٰی الٰہی وحسن خلق، پھر عرض کیا گیا کونسی چیز سب سے

www.KitaboSunnat.com

قَالَ تقوی اللہ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَقِيْلَ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْاَجْوَفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ ۔

بڑھ کر لوگوں کو جہنم رسید کرے گی. فرمایا. دو کھوکھلی چیزیں (۱) منہ جس سے حرام کھا کر کلمات کفر و شرک کہہ کر جھوٹ چغلی وغیرہ کر کے آدمی دوزخی ہو سکتا ہے (۲) فرج جو زنا وغیرہ کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

صحیح بخاری میں عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ کامل الایمان وہی شخص ہو سکتا ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔

اس حدیث میں آنحضرتؐ نے کمال ایمان کی علامت واضح فرما دی کہ کمال ایمان، حسنِ خلق کے کمال پر موقوف ہے۔ یعنی جو حسن اخلاق میں کامل ہوگا اس کا ایمان بھی کامل ہوگا۔ اور یہ تو ہر کسی کو معلوم ہے کہ ایمان تمام تر تقویٰ ہے۔

تقویٰ کے اصول و فروع پہ یہاں بحث کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ اس میں تو پورا دین داخل ہے۔

اخلاص ہاں تمام نیکیوں کا چشمہ اور جڑ محض اخلاص فی العبادت ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی عبادت و استعانت کو پورے اخلاص کے ساتھ خدا سے اس طرح مخصوص کر دے، کہ اپنا قلبی تعلق تمام خلائق و علائق سے بالکلیہ منقطع کرے، نہ ان سے نفع کی توقع رکھے اور نہ ہی ان کی خاطر کسی قسم کا عمل و فعل کرے، بلکہ محض رب العزت کو اپنا مقصودِ کلی ٹھہرا کر دنیا سے الگ تھلگ ہو جائے۔ اسی اخلاص کو باری تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے مندرجہ ذیل آیات میں بیان فرمایا ہے۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (۱-۴)	ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے امداد طلب کرتے ہیں۔
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ (۱۱-۱۲۳)	اسی کی عبادت کیجئے اور اسی پر مکمل توکل واعتماد رکھیئے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ○ (۱۱-۸۸)	مجھے اسی کا توکل ہے اور اسی کی جانب رجوع کرتا ہوں۔
فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ (۲۹-۱۷)	خدا ہی سے رزق طلب کیجئے۔ اسی کی عبادت کیجئے، اور اسی کا شکر بجا لایئے۔

ذریعہ حصولِ اخلاص

اور حصولِ اخلاص کا ذریعہ یہ ہے، کہ اپنی ہر مطلوب شئے میں خواہ وہ فقر وفاقہ ہو، یا کسی چیز کا ڈر، یا ان کے سوا کسی قسم کی کوئی حاجت ہو، محض خدائے قدوس کی بارگاہ میں دعا کرے، اور ہر محبوب و پسندیدہ عمل صرف اسی کی رضا جوئی کے لیے کرے۔ اس طرح کے اخلاص کو مضبوط ومحکم کرنے والے شخص میں ایسی بات کا ہونا ناممکن ہے۔ جو اسے عذاب میں مبتلا کرے۔

افضل الاعمال بعد الفرائض، ذکرالٰہی ہے

رہا یہ سوال کہ اداءِ فرائض کے بعد کونسا عمل افضل الاعمال ہے۔ تو اس کا جامع وکلی اور بالتفصیل ہر ایک شق کا جواب دینا تو ناممکن ہے جس سے ہر شخص کے حق میں افضل الاعمال کی تعیین کی جا سکے۔ کیونکہ قدرت و طاقت اور مناسبتِ اوقات کے لحاظ سے لوگوں کے اوقات بھی مختلف ہوتے ہیں، اس لیے افضل الاعمال بھی ان کے حق میں مختلف ہوں گے۔ تاہم مجملاً جو جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جا سکتا ہے، اور جس پر خدا تعالےٰ اور اس کے احکام کا علم رکھنے والے لوگوں کا اتفاق ہے، یہ ہے کہ ہر حالت میں ذکر الٰہی پر ملازمت و مداومت کی جائے یہ ایسا افضل ترین عمل ہے جس کے ساتھ انسان اپنے نفس کو مشغول رکھ سکتا ہے۔

تائید بالحدیث اس کی تائید میں بروایت ابوہریرہؓ مسلم میں حدیث ہے کہ

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذَّاكِرَاتُ۔	مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہؓ نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! مفردون کون لوگ ہیں! فرمایا خدا کو زیادہ یاد کرنے والے مرد اور عورتیں۔

تائید مزید ابوداؤد میں بروایت ابودرداؓ مرفوعاً آیا ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَمِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ	میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں، جو تمام عملوں سے بہتر، خدا کے ہاں زیادہ پاکیزہ، سب سے زیادہ بلندی درجات کا ذریعہ، اور سونے چاندی ایسی قیمتی چیزوں کے صدقہ کرنے سے بھی بہتر ہو نیز جہاد (یعنی دشمنان اسلام سے مڈبھیڑ ہونے پر قتل کفار اور تمہارے شہید ہونے سے بھی بہتر ہو) صحابہؓ نے عرض کیا ہاں! حضور نے فرمایا وہ ذکر اللہ ہے۔

ذکر الٰہی کی فضیلت میں قرآنی و ایمانی دلائل بکثرت موجود ہیں، جو بصیرت قلبی روایت، اور استنباط و استدلال سے تعلق رکھتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذکارِ مسنونہ اور ان کی تین قسمیں

ذکر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے، کہ انسان ان اذکار ماثورہ کو بالالتزام اپنا معمول بنائے، جو معلم خیر، امام المتقین، پیغمبر خدا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، اور یہ تین قسم ہیں۔

(۱) اذکارِ رواتب یعنی جن کے اوقات مقرر ہیں، مثلاً پہلے اور پچھلے پہر سو وقت، نیند سے بیدار ہونے پر، اور نمازوں کے بعد،

(۲) اذکارِ مقیدہ یعنی وہ اذکار جو خاص خاص امور، مثلاً کھانے، پینے پہننے، جماع کرنے، گھر، مسجد اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے، بارش، اور بادل کی گرج وغیرہ کے وقت پڑھے جاتے ہیں، مذکورہ بالا ہر دو اقسام کے متعلق عمل الیوم واللیلہ (یعنی دن رات کے اذکار) کے نام سے کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں۔ (ان میں ملاحظہ فرمایئے)

(۳) اذکارِ مطلقہ یعنی وہ اذکار جو مطلق بلا قید و تعیین وقت، ہر وقت پڑھے جا سکتے ہیں۔ ان تمام سے افضل الذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے، البتہ بعض حالات ایسے بھی پیش آ جاتے ہیں کہ دیگر اذکار مثلاً سُبْحَانَ اللّٰهِ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سے افضل ہو جاتے ہیں۔

ہر نیک عمل ذکرِ الٰہی میں داخل ہے بعد ازیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر وہ بات جو قرب الٰہی کا ذریعہ بن سکتی ہے خواہ زبان کا قول ہو یا دل کا تصور، مثلاً تعلیم و تعلم، امر بالمعروف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہی عن المنکر، سب ذکر الٰہی میں داخل ہیں، یہی وجہ ہے کہ جو شخص ادا فرائض کے بعد کسی علم نافع (یعنی دین یا دین سے تعلق رکھنے والے علم) کی طلب میں مشغول ہو، یا کسی مجلس و مدرسہ میں بیٹھ کر وہ فقہ پڑھے یا پڑھائے جسے خدا و رسول علیہ السلام نے فقہ کہا ہے، تو یہ بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے۔ اور اگر افضل الاعمال کی تعیین میں اس قسم کی وسعت کی جائے، تو فکر و تدبر کے بعد آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اس کے متعلق وارد شدہ اقوال متقدمین میں کوئی زیادہ اختلاف نہیں۔

افضل الاعمال کی تعیین کے متعلق استخارۂ مسنونہ

اس کی تعیین میں اگر کسی شخص کو اشتباہ واقع ہو جائے تو اسے استخارۂ شرعیہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے استخارہ کرنے والا شخص کبھی نادم نہیں ہو سکتا۔ اور بکثرت دعاؤ استخارہ سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ہر خیر و برکت کی کلید ہے۔ نیز جلد بازی کر کے یوں نہ کہنا چاہیئے کہ میں نے دعا کی تھی، مگر قبول نہ ہوئی۔ اور دعا مانگنے کے لیے اوقات فاضلہ یعنی افضل اوقات کو اختیار کرنا چاہیئے۔ مثلاً رات کا آخری حصہ، اذان اور نمازوں کے بعد، نزول بارش اور اسی قسم کے دوسرے اوقات۔

بہترین کسب توکل علی اللہ ہے

باقی رہا ارجح المکاسب یعنی کونسا کسب سب سے اعلیٰ ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذات خداوندی پر بھروسہ، تمام حاجات میں اس پر مکمل اعتماد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر حالت میں اس پر حسن ظن رکھنا سب سے بہترین کسب ہے۔

طلب رزق کا پہلا اصول اور اس کی صورت یہ ہے کہ رزق کے متعلق جسے فکر دامنگیر ہو، اسے لازم ہے، کہ خدا تعالےٰ سے التجا کرے۔ اور محض اسی سے اس کی دعا و درخواست کرے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ خدا تعالےٰ بندوں سے یوں خطاب فرماتا ہے۔

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ

میرے بندو! تم سب کے سب بھوکے ہو، ہاں جسے میں کھلادوں۔ لہٰذا تم مجھی سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھانا دوں گا۔ تم سب ننگے ہو، ہاں جسے میں کپڑا پہنا دوں۔ لہٰذا تم مجھ ہی سے کپڑا مانگو میں تمہیں دوں گا (یعنی ہر چیز مجھ سے مانگو، میں تمہیں دوں گا)

جامع ترمذی میں حضرت انس رضؓ سے یوں مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يُيَسِّرْهُ لَمْ يَتَيَسَّرْ

ہر آدمی اپنی تمام حاجات حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ تک خدا سے مانگے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ میسر نہ فرمائے تو جوتے کا تسمہ تک بھی میسر نہ آئے گا۔

اور قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ (۴: ۳۲) خدا سے اس کا فضل یعنی رزق طلب کرو۔

نیز ارشاد ہے

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (۶۲: ۱۰)

جب نماز ہو جائے تو زمین میں چل پھر کر خدا کا فضل یعنی رزق تلاش کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت اگرچہ جمعہ کے متعلق ہے، تاہم اس کا حکم ہر نماز کے ساتھ قائم ہے، غالباً اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان مسجد میں داخل ہوتے وقت

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ — خدایا! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور مسجد سے نکلتے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ — خدایا! میں تجھ سے تیرا فضل یعنی رزق چاہتا ہوں

پڑھا کرے (سنن ابی داؤد)

خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر جو ارشاد فرمایا، اس میں بھی اسی کی تلقین ہے، فرمایا

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ — خدا سے رزق مانگو، اس کی عبادت کرو اور

وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ (۲۹-۱۷) — اسی کا شکر بجا لاؤ۔

اِبْتَغُوْا امر کا صیغہ ہے اور امر مقتضی وجوب ہے۔

الغرض طلب رزق میں خدا سے استمداد کرنا اور اسی کے سامنے التجا کرنا بڑا بھاری اصول ہے۔

دوسرا اصول طلب رزق میں دوسرا ضروری امر یہ ہے، کہ انسان مال کو بالکل بے پرواہی و بے دلی سے قبول کرے کہ اس میں برکت ہو۔ ہر وقت اس کی تاک میں نہ لگا رہے، نہ ہی طمع و لالچ سے حاصل کرے۔ بلکہ دل میں اس کی وقعت محض اسی قدر ہونی چاہیئے، جتنی بیت الخلا کی، کہ انسان خوشی سے نہیں بلکہ رفع حاجت کے لیے اس کی طرف جانے پر مجبور ہوتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس تحصیل مال میں بھی صرف اتنی کوشش ہونی چاہیئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنی بیت الخلاء کی اصلاح میں ہوتی ہے۔

جامع ترمذی وغیرہ میں مرفوعاً آیا ہے۔

مَنْ اَصْبَحَ وَالدُّنْيَا اَكْبَرُ هَمِّهٖ شَتَّتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهٗ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ وَمَنْ اَصْبَحَ وَالْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ هَمِّهٖ جَمَعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ شَمْلَهٗ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ

جس کو صبح ہوتے ہی سب سے زیادہ دنیا سمیٹنے کی فکر ہو۔ خدا اس کے جمع شدہ کاموں کو پراگندہ کر دیتا ہے اور اس سے سب سامان و اسباب کو بکھیر دیتا ہے اور دنیا بھی صرف اسی قدر حاصل ہوتی ہے جتنی مقسوم میں مقدر ہو اور جسے صبح ہوتے ہی سب سے بڑھ کر فکر آخرت ہو، خدا اس کے تمام پراگندہ کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور اس کا دل ان کی طرف سے غنی و بے پرواہ کر دیتا ہے، پھر تو ایسا ہوتا ہے دنیا اور اس کے مال و دولت جھک مار کر اس کے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں

ایک بزرگ کا قول

بعض سلف صالحین کا قول ہے۔ اے انسان! تو دنیا کا محتاج تو ہے، مگر اپنے حصہ آخرت کا اس سے کہیں بڑھ کر محتاج ہے لہٰذا اگر اپنے اخروی حصہ کی جانب توجہ مبذول کرنے کی ضرورت سمجھتا ہے، تو دنیوی حصہ کو اسی طرح حاصل کر، جیسے گزرتے گزرتے راستے میں کوئی چیز آجائے، تو اس کا انتظام کر لیا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ وَمَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَا اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

میں نے جنوں، انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے اور نہ (نہ تو) میں ان سے روزی کا خواہاں ہوں۔ اور نہ مجھے یہ خواہش ہے کہ مجھے کھلائیں ~~خدا تو~~ خود بڑا رزاق اور بہت طاقتوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک ہے ۔

تعیینِ کسب اور دو مفید باتیں

باقی رہی کسی خاص کسب کی تعیین خواہ وہ صنعت و حرفت ہو یا تجارت، فن تعمیر ہو یا زراعت، یہ بھی لوگوں کے مختلف حالات کی بنا پر مختلف ہوتے ہیں (رفی الحال) مجھے کوئی ایسا کسب یاد نہیں جو تمام لوگوں کے لیے عموماً یکساں مفید ہو سکے۔

(ر) ہاں اگر تلاش معاش میں کوئی خاص صورت پیش آ جائے۔ تو اس کے متعلق بارگاہ عزوجل سے استخارہ کرنا چاہیئے، جو معلم خیر پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں ایسی برکت ہے، جس کا احاطہ ناممکن ہے۔

(ب) دوم یہ کہ جو کام میسر آ جائے وہی اختیار کر لے۔ خواہ مخواہ دوسرے کام میں پڑ کر مفت کی تکلیف نہ اٹھائے۔ الا اینکہ اس میں کوئی کراہت شرعیہ ہو تو اور بات ہے۔

علم حدیث و دیگر علوم شرعیہ

رہا علم حدیث و دیگر علوم شرعیہ کے متعلق معتمد علیہ کتاب کا انتخاب، تو یہ باب بھی نہایت وسیع، اور مختلف شہروں کے باشندوں کے لحاظ سے مختلف ہے کیونکہ کسی شہر میں ایک شخص کو کسی خاص علم، طریقہ، اور مذہب کی کوئی ایسی کتاب میسر ہو جاتی ہے جو دوسرے شہر میں دستیاب نہیں ہو سکتی۔

علمِ نبوی ہی علم کہلانے کا حقدار ہے

ہاں تمام خیر و برکت کی جامع یہ چیز ہے، کہ انسان اس علم کی تحصیل کے لیے خدا تعالیٰ سے نصرت و امداد طلب کرے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور میراث چلا آ رہا ہے۔ کیونکہ یہی علم علم کہلانے کا حقدار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کی تین قسمیں

علاوہ ازیں ہر علم۔

(ا) یا علم تو ہوگا۔مگر غیر نافع (ب) یا سرے سے علم نہیں ہوگا۔خواہ اسے علم کے نام سے نامزد کیا جائے (ج) اگر فی الواقع وہ علم بھی ہے۔اور نافع بھی، تو یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم موروث میں اس سے بے نیاز کردینے والی۔بلکہ اس سے بھی بدرجہا بہتر کوئی نہ کوئی چیز ضرور موجود ہوگی، لہٰذا آنحضرت صلعم کے علم موروث کو چھوڑ کر اس کی جانب توجہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی، جب اس کی ضرورت ہی نہ رہی تو انسان کی تمام تر جدوجہد یہی ہونی چاہیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر و نواہی اور آپ کے دوسرے کلام کے مقاصد سمجھے۔جب اس جدوجہد کے بعد اس کا دل مطمئن ہو جائے کہ اس مسئلہ میں آنحضرت کی یہی مراد ہے تو پھر جس قدر ممکن ہو اس سے سر مو تجاوز وانحراف نہ کرے خواہ وہ حقوق اللہ یعنی بندہ و خدا کے مابین ہوں، یا حقوق العباد یعنی دوسرے لوگوں کے ساتھ۔

رفع اشتباہ کے لیے دُعا

اور علم کی ہر شاخ میں ایک ایسے اصل کو مضبوط پکڑنے کی کوشش کرے، جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول و ماثور ہو، اور جب علماء کے مختلف فیہ مسئلہ میں اپنے شکوک وشبہات پڑجائیں تو بارگاہ الٰہی میں وہ دعا کرنی چاہیئے، جو مسلم میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے
کَانَ یَقُوْلُ اِذَا نَامَ یُصَلِّیْ مِنَ	بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔اے جبریل و
اللَّیْلِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَ	میکائیل واسرافیل کے رب، آسمانوں اور زمینوں
مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ	کے پیدا کرنے والے! غیب وحاضر کے واقف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○	تو ہی لوگوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرے گا جس حق کے متعلق اختلاف کیا جا رہا ہے۔ مجھے اپنے حکم سے اس کی رہنمائی کر۔ کیونکہ تو اپنی حسب خواہش جسے چاہتا ہے، صراط مستقیم کی جانب راہنمائی فرماتا ہے

کیونکہ ایک حدیث قدسی میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ (صحیح مسلم)	میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو۔ ہاں جسے میں ہدایت کروں۔ لہذا مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہاری راہنمائی کروں گا۔

ہر علم کی کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے

رہا کتب و مصنفین کا بیان تو خدا نے جنہیں کم و بیش جس قدر میسر فرمایا۔ اثنا درس و مذاکرہ میں میرے (ابن تیمیہؒ) ہاں سن ہی چکے ہیں۔ اس وقت صرف اتنا کہے دیتا ہوں۔ کہ منقسم علی الابواب تصانیف میں صحیح امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے نافع ترین کوئی کتاب نہیں۔ لیکن علم کے تمام اصولوں کو سمجھنے میں تنہا وہ بھی کافی نہیں اور نہ ہی مختلف علوم کے متبحر عالم کا مقصود پورا کر سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر احادیث، خصوصاً علماء و فقہا کے ان مسائل کا علم نہایت ضروری ہے۔ جن کے ساتھ بعض علماء مختص و ممتاز ہیں۔ اور امت محمدیہ تو علم کے ہر فن میں پورا پورا حصہ لے چکی ہے۔ جس کا دل خدا تعالیٰ نے نور سے بھر دیا ہے۔ اسے جو بات پہنچتی ہے۔ اسے اس کے ذریعے راہنمائی فرماتا ہے اور جس کا دل اندھا کر دیا ہے۔ اسے جس قدر زیادہ کتابیں میسر ہوتی ہیں۔ اسی قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی حیرت و ضلالت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

اَوَلَیْسَتِ التَّوْرٰتُہُ وَالْاِنْجِیْلُ عِنْدَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصٰرٰی فَمَا ذَا تُغْنِیْ عَنْھُمْ۔ — کیا یہود و نصاریٰ کے ہاں تورات و انجیل نہیں ہے تو پھر انہیں کیا فائدہ پہنچا یا رجبکہ خود انہیں ہدایت کی ضرورت نہیں۔

خاتمہ و دُعا لہذا عزوجل سے التجا ہے، کہ ہمیں رشد و ہدایت، اور صلاح علم و عمل عطا کرے۔ ہمارے دلوں میں وہ چیز القا فرمائے جس میں ہماری ہدایت ہو۔ ہمیں شرور نفسانیہ سے محفوظ و مصئون رکھے۔ اور ہدایت کے بعد دل کی کجروی سے بچا کر اپنی بارگاہ سے خاص رحمت نازل فرمائے۔ کیونکہ وہی رحمت عطا فرما سکتا ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَوٰتُہٗ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُسْلِمِیْنَ ○

درجات الیقین

آٹھواں رسالہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال شیخ الاسلام ابوالعباس امام احمد ابن تیمیہ رح سے دریافت کیا گیا کہ خدائے عزوجل نے کلام اللہ میں جو یقین کے تین مدارج و مقام رحق الیقین، عین الیقین، علم الیقین بیان فرمائے ہیں، ان میں سے ہر مقام کے کیا معنی ہیں اور کون سا مقام ان سب میں اعلیٰ و افضل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ حق الیقین، عین الیقین اور علم الیقین کے متعلق لوگوں کے چند مشہور اقوال ہیں۔

علم الیقین ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ علم الیقین علم کا وہ درجہ ہے جو کسی کو کسی بات کے سننے، کسی کے تبلانے، ایک چیز کو دوسری پر قیاس اور غور و فکر کرنے سے حاصل ہو۔

عین الیقین وہ درجہ ہے۔ جو کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ و معائنہ کرنے سے حاصل ہو۔

حق الیقین اس درجہ کا نام ہے رجو کسی چیز کو مشاہدہ کے بعد چھونے، محسوس کرنے، چکھنے، اور اس کی حقیقت معلوم کرنے سے حاصل ہو۔

مثالِ اوّل علم الیقین کی مثال یوں سمجھ لیجئے، کہ ایک شخص کو کسی نے اطلاع دی کہ فلاں جگہ شہد ہے۔ تو اس نے صرف اس کی تصدیق کی، یا شہد کے آثار دیکھ کر (مثلاً مکھیوں کا چھتہ وغیرہ دیکھنے سے) نتیجہ اخذ کر لیا، کہ وہاں شہد ہو گا۔

مثالِ دوم عین الیقین کی مثال یہ ہے، کہ کسی نے شہد کو محض سنا ہی نہیں بلکہ اس کا مشاہدہ و معائنہ بھی کیا ہے۔ یہ مقام پہلے سے اعلٰے ہے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

لَیْسَ الْمُخْبَرُ کَالْمُعَایِنِ ۔ سننے والا شخص معائنہ کرنے والے کے برابر نہیں ہو سکتا۔

مثالِ سوم حق الیقین کی مثال یہ ہے۔ کہ ایک شخص نے شہد کو محض دیکھا ہی نہ ہو۔ بلکہ اسے چکھا ہو۔ اور اس کا مزہ و شیرینی بھی حاصل کر چکا ہو۔ اور ہر شخص بخوبی جانتا ہے، کہ علم کا یہ درجہ پہلے درجہ یعنی علم الیقین سے اعلٰے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ عارف لوگوں کی زبان پر جب حق الیقین کا لفظ آتا ہے، تو اس سے ذوق و وجدان کی طرف اشارہ ہوتا ہے، جو انہیں بارگاہ ایزدی سے حاصل ہو چکا ہوتا ہے۔

چنانچہ صحیح حدیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ (مشکوٰۃ)	جس شخص میں تین چیزیں ہوں تو یقین جانئے کہ وہ حلاوت ایمانی سے بہرہ ور ہو چکا ہے (اول) وہ شخص جسے خدا و رسول علیہ السلام تمام کائنات سے زیادہ محبوب ہوں (دوم) جو کسی سے دنیا کی خاطر نہیں بلکہ لوجہ اللہ محبت رکھتا ہو (سوم) جو شخص کفر سے نجات پانے (اور قبول حق) کے بعد ارتداد کفر کو ایسا برا جانتا ہو جیسے آگ میں دھکیل دیئے جانے کو۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جلالت نشان ہے۔

ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (مشکوٰۃ)	جو شخص خدا کی ربوبیت، دین اسلام کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر رضامند ہو اس نے ایمان کا مزہ پالیا۔

حلاوت ایمانی کا وجد و ذوق اور مدارج ثلٰثہ

ایمانداروں کو حلاوت ایمانی کی جو شیرینی و مزہ حاصل ہوتا ہے، اس میں لوگوں کے تین درجے ہیں۔

مثال کہ کسی شخص کو صرف اسی قدر معلوم ہو، کہ وجد و ذوق کوئی چیز ہے۔ مثلاً شیخ نے اسے بتایا کہ ذوق ایک درجہ ہے۔ تو اس نے محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر اسے صحیح سمجھا۔ یا عارف لوگوں نے اپنے متعلق بعض باتوں کی اطلاع دی تو وہ سن کر ان تک پہنچ گیا۔ یا ان بزرگوں کے احوال کے آثار و علامات (مثلاً کرامات وغیرہ) دیکھیں جن سے ذوق پر دلالت ہوتی ہے۔

دوسرا درجہ اس شخص کا ہے، جس نے (علم کے بعد) اس کا مشاہدہ و معائنہ بھی کر لیا ہو۔

مثالیں مثلاً اہلِ معرفت اور اہلِ صدق و یقین کے احوال ہیں سے ایسے احوال کا مشاہدہ کیا ہو، جن سے پتہ چلتا ہو کہ یہ بزرگ صاحبِ وجد وذوق ہیں۔ تو اس شخص نے اگرچہ فی الحقیقت وجد و ذوق کی حالت نہیں پائی، تاہم ایسی چیز تو دیکھ لی جو اس حالت پر دال ہے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ یہ اس شخص سے اقرب الی الحقیقة ہے، جس نے اسے دیکھا نہیں، محض اس کی خبر حاصل کی ہے۔ اور کرامات اولیاء کو دیکھ کر اس کے وجود کی دلیل پکڑی ہے

تیسرا درجہ یہ ہے، کہ کبھی دوسروں سے جس وجد و ذوق کا صرف نام ہی سنا تھا وہ اپنے اندر فی الواقعہ پا لیا ہو۔

ایک بزرگ کا مقولہ چنانچہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وجد و ذوق کی حالت طاری ہونے پر میری زبان سے یہ الفاظ جاری تھے۔ جنت میں اہل جنت کو اگر یہ حالت نصیب ہو جائے تو یقیناً وہ انتہائی عیش میں ہوں گے۔

مقولۂ دیگر ایک اور بزرگ کا مقولہ ہے۔ کہ بعض دفعہ دل پر ایسے حالات طاری ہوتے ہیں کہ فرح و سرور کے باعث وہ رقص کرنے لگ جاتا ہے۔

مقولۂ دیگر:۔ علی ہذا القیاس ایک اور بزرگ کا قول ہے، کہ "شب بیدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو بیداری میں وہ لذت حاصل ہوتی ہے۔ جو لہو و لعب میں مشغول رہنے والے تماشائیوں کو بھی اپنی لہو و لعب میں میسر نہیں ہوتی۔"

امورِ قیامت و درجاتِ ثلثہ علیٰ ہذا القیاس (اخبار قیامت و) امورِ آخرت کے متعلق لوگوں کے تین درجے ہیں۔

پہلا درجہ یہ ہے کہ امورِ آخرت کا صرف علم ہو، جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اطلاع دینے یا امورِ آخرت کے وجود پر (عقلی) دلائل قائم ہونے سے حاصل ہوا ہو۔

دوسرا درجہ علم کا دوسرا درجہ عالمِ اخروی میں ہوگا۔ جبکہ یہاں کے شنیدہ وعدہ وعید، ثواب و عذاب، جنت اور دوزخ کا مشاہدہ اور معائنہ ہوگا۔

تیسرا درجہ اس وقت حاصل ہوگا، جبکہ اہلِ جنت، جنت میں داخل ہو کر عزوجل کے انعام و اکرام سے بہرہ ور ہو کر انعاماتِ الٰہیہ کے آثار کو اپنے وجود اجسام میں محسوس کریں گے یا اہلِ جہنم جہنم رسید ہو کر عذابِ الٰہی کا مزہ چکھیں گے۔

غرضیکہ ہر چیز میں خواہ دل کے اندر ہوں یا باہر لوگوں کے تین درجے ہیں۔

امورِ دنیا کے درجاتِ ثلثہ علیٰ ہذا القیاس امورِ دنیا میں بھی لوگوں کے تین درجے ہیں۔

مثلاً مثلاً ایک شخص کو بتایا جاتا ہے کہ عشق اسے کہتے ہیں۔ نکاح اس کا نام ہے لیکن نہ اسے [illegible] دیکھا نہ اس کی لذت کو محسوس کیا تو اسے صرف اس کا علم [illegible] ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) اب اگر اس کا صرف مشاہدہ کرے، لیکن لذت سے بہرہ مند نہ ہو۔ تو اس نے محض اس کا معائنہ کیا۔

(ج) لیکن بنفسہٖ اگر اس کا مزہ بھی چکھ لے، تو اسے اس کا ذوق و تجربہ بھی حاصل ہو گیا۔

اور جس کو ایک چیز کا سرے سے ذوق ہی نہیں، وہ اس کی حقیقت سے کب آشنا ہو سکتا ہے؟ الفاظ و عبارت تو محض ایک ذریعہ ہیں جن سے کسی چیز کی صرف مثال دی جا سکتی ہے۔ یا اس کے ذریعہ ایک (البعید) چیز کو ذہن کے قریب تر لایا جا سکتا ہے۔ رہی اس کی پوری شناخت، تو وہ محض عبارات والفاظ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ ہاں جو شخص پہلے سے اسے محسوس کر چکا ہو، یا اس کا ذوق و لطف اٹھا چکا ہو اور بخوبی اس کی شناخت اور تجربہ کر چکا ہو (تو یہ علیحدہ بات ہے)

ایسے لوگوں کو اہل معرفت اسی لیے کہا جاتا ہے، کہ دوسروں کو کسی کے اطلاع دینے یا غور و فکر کرنے سے جس چیز کا صرف علم ہوتا ہے۔ وہ ذاتی تجربہ و ذوق کی بنا پر اس کی حقیقت اور تہ تک پہنچ چکے ہوتے ہیں۔

حلاوتِ ایمانی

ہرقل شاہِ روم کے تاثرات

صحیح حدیث میں ہے کہ ہرقل شاہ روم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ابو سفیان بن حرب سے منجملہ امور میں سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ کیا اسلام میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص متنفر و رنجیدہ خاطر ہو کر مرتد تو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا،، ابوسفیان رضؓ نے جواب دیا ،،نہیں،، اس پر ہرقل نے کہا۔

وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَتْ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهُ اَحَدٌ

واقعی حلاوت ایمانی کی تازگی جب دل میں سرایت کرجاتی ہے تو اسے کوئی بھی ناپسند نہیں کرتا۔

لذّتِ ایمانی سے عدمِ نفرت

غرضیکہ ایمان جب دل میں رچ جاتے اور اس کی تروتازگی دل میں پوری طرح سرایت کرجائے۔ تو اس سے نفرت تو درکنار، خود اس سے محبت کرتا ہے اسے پسند کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل میں ایمان کی اس قدر حلاوت و لذت، خوشی و شادمانی ہوتی ہے کہ اس کے ذوق سے نابلد آدمی کے سامنے اس کی تعبیر ناممکن ہے۔

ذوق ایمانی کے مدارج میں لوگ ایک دوسرے سے بالکل متفاوت ہیں جس قدر ذوق ہوگا اسی قدر دل میں پیدا شدہ فرح و سرور کی شگفتگی اور صدق و صلاح اور اطاعت ہوگی اور جب یہ دل میں پختہ طور پر سما جائے تو دل اسے کبھی ناپسند نہیں کرتا۔

شہادتِ قرآنی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (۱۰ : ۵۸)

اے پیغمبر! کہہ دیجئے (کہ قرآن کریم خدا کا فضل و رحمت ہے) اور لوگوں کو اس فضل و رحمت الٰہی یعنی قرآن حکیم کے حصول سے خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ دنیوی مال و متاع سے کہیں اعلیٰ ہیں۔

ایک جگہ فرمایا

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ

اے پیغمبر! جن مسلمانوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ [illegible] سب احکام سے خوش [illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ (۱۳-۳۶)

ہوتے ہیں مگر چند ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو بعض کا انکار کر دیتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

(۳) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ (۹: ۱۲۵)

نزول سورۃ کے وقت منافقین ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے (منافقوں کے ایمان میں اضافہ ہوا یا نہیں) ایمانداروں کے ایمان میں تو اس سے یقیناً اضافہ ہوا اور وہ زیادتی ایمان پر خوشیاں مناتے ہیں۔

استبشار اور اس کی وجہ

اس آیت میں عزوجل نے نزول قرآن کے وقت اہل ایمان کے مستبشر ہونے کی اطلاع دی ہے۔ استبشار سے مراد فرح و سرور ہے۔ اور یہ اس لیے ہوتا ہے کہ نزول قرآن کے وقت وہ اپنے دل میں ایمان کی لذت وحلاوت اور سرور و بشاشت محسوس کرتے ہیں۔ اور لذت ہمیشہ محبت کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی چیز سے محبت کرنے کے بعد جب اسے پا لیتا ہے تو اسے اس کی لذت بھی حاصل ہوتی ہے۔

ذوق، بالفاظ دیگر ادراک محبوب یعنی محبوب کو پا لینے کا نام ہی ہے۔

لذت ظاہری کی مثال

یوں سمجھ لیجیے کہ انسان کو پہلے خوراک کی اشتہاء و محبت ہوتی ہے۔ جب اسے تناول کرتا ہے تو اس وقت اسے اس کی لذت وحلاوت بھی ہوتی ہے۔

علیٰ ہٰذا القیاس نکاح وغیرہ کو سمجھ لیجیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا اور رسول کی محبت

محبت کاملہ کائنات عالم کی محبت ایک طرف، اور اہل ایمان کی اپنے رب سے محبت ایک جانب ہو، تو کوئی محبت اتنی بڑی، اتنی کامل و مکمل نہ ملے گی جس قدر مومنوں کو اپنے رب العزت سے ہے۔

ہر محبت محبت الٰہی کے تابع ہے تمام کائنات میں خدا کے سوا کوئی ایسی چیز نہیں، جو بذاتہٖ، بلاواسطہ، ہر حیثیت سے مستحق محبت ہو، عزوجل کے سوا جس کسی سے محبت کی جاتی ہے، اس کی محبت، محبتِ الٰہی کے تابع اور اسی کے ذریعہ ہوگی۔

کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جاتی ہے، تو اللہ کی خاطر آپ کی اطاعت کی جاتی ہے تو محض لوجہ اللہ آپ کا اتباع کیا جاتا ہے، تو محض خدا کی خاطر۔

شہادات کتاب وسنت چنانچہ ارشاد باری ہے۔

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۳-۲۰)

اے پیغمبر! کہہ دیجئے، کہ اگر خدا کو دوست رکھنا ہے تو میری اتباع کرو کہ خدا بھی تم سے محبت رکھے

حدیث شریف میں آیا ہے۔

أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

خدا سے محبت رکھو کیونکہ اس کی ہزارہا نعمتیں کھاتے ہو اور مجھ سے محبت رکھو کہ میں محبوب خدا ہوں اور میرے اہل بیت سے بھی محبت رکھو کہ وہ میرے محبوب رشتہ دار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم میں عز وجل کا ارشاد گرامی ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(۹ - ۲۴)

اے پیغمبر! کہہ دیجئے۔ اگر تمہارے آباد اجداد اولاد فرزند اور برادر، بیبیاں، قبیلے، وہ مال جو تمہاری رکاڑھے پسینہ کی کمائی ہے۔ وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں خطرہ ہے۔ وہ مکان اور محلات، جو تمہیں محبوب و پسند ہیں، خدا اور رسول خدا اور جہاد فی سبیل اللہ سے عزیز تر ہیں تو حکم الہٰی کے آنے تک تو ذرا صبر و انتظار کرو۔ عز و جل کا دستور ہے کہ وہ بدکار لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں دیا کرتا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (مشکوٰۃ)

کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنی اولاد، اپنے باپ بلکہ تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ سمجھے۔

جامع ترمذی وغیرہ کی حدیث میں ہے۔

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔

جو شخص خدا ہی کے لیے محبت کرے، خدا ہی کی خاطر بغض رکھے، خدا ہی کے لیے کچھ دے اور محض خدا کی خاطر روک لے۔ تو اس نے اپنا ایمان کامل و مکمل کر لیا۔

عز وجل کا ارشاد ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ

بعض لوگ خدا کے سوا اوروں کو اس کا شریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُونِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (۲-۶۵)

بنا کر ان سے ویسی محبت رکھتے ہیں جو انہیں خدا سے رکھنی چاہیئے تھی، لیکن ایمانداروں کو تو سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے محبت ہوتی ہے

معلوم ہوا کہ اہل ایمان کو جس قدر دوسری چیزوں کی، بلکہ ہر محب کو اپنے محبوب کی محبت ہو سکتی ہے، ان سب سے بڑھ کر خدا تعالےٰ کی محبت ہو سکتی ہے۔

اس موضوع پر ہم (ابن تیمیہؒ) متعدد جگہ بالتفصیل بحث کر چکے ہیں جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

حلاوتِ ایمانی کا منبع

یہاں صرف اتنا بیان کرنا مقصود ہے کہ ایمانداروں کو جو لذت ایمانی نصیب ہوتی ہے، وہ محبت خدا اور رسول علیہ السلام سے حاصل ہوتی ہے، وہ بھی مقدار محبت کے تناسب سے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حلاوت کو مشروط بالمحبت ٹھہرا کر فرمایا۔

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ

جس شخص میں تین چیزیں ہوں اس نے ایمان کا مزہ پالیا (۱) خدا و رسول کی محبت تمام چیزوں سے زیادہ ہو (۲) کسی سے محض لوجہ اللہ محبت رکھے (۳) قبول اسلام کے بعد ارتداد سے یوں نفرت رکھے جیسے آگ میں جلنے سے نفرت ہوتی ہے

ثمرۂ توحید، اخلاص، توکل، دعا اور درجاتِ ثلاثہ

توحید، اخلاص، توکل اور صرف خدا سے [illegible] جو [illegible]

[illegible] ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا درجہ — وہ شخص جو اہل حال سے سن کر، یا آثار و علامات سے استدلال کر کے اس چیز کا علم حاصل کرے۔

دوسرا درجہ — وہ شخص جو صاحب حال کے حاصل شدہ احوال کا مشاہدہ معائنہ کر چکا ہو۔

تیسرا درجہ — وہ شخص جو اخلاص، توکل علی اللہ، اللہ سے التجا کرنے، اللہ سے نصرت و امداد چاہنے اور اس کے سوا تمام علائق سے قطع تعلق ہو کر محض اسی کا ہو رہنے کی حقیقت کو پا چکا ہو۔

ایسے شخص کو خود اپنی ذات پر تجربہ ہو جاتا ہے کہ جب کبھی اس نے مخلوقات سے رشتہ جوڑا۔ ان سے امید رکھی، حصول منفعت و دفع مضرت کے لیے ان سے کسی قسم کی امید رکھی، تو اس جانب سے ہمیشہ ذلیل و خوار ہوا، اور کوئی مقصد حاصل نہ ہوا، بلکہ کتنی دفعہ ان کی خدمت کی، بعض دفعہ ان پر مال بھی خرچ کیا، کہ مشکل میں کام آئیں گے، مگر کوئی بھی اسے نفع نہ پہنچا سکا، خواہ وہ نفع پہنچانے سے خود عاجز و ناصر تھے، یا بے اعتنائی و بے پرواہی سے کام لیا۔

بہر صورت جب وہ صحیح صدق احتیاج کے ساتھ عز و جل کی جانب متوجہ ہوا، اور پورے خلوص کے ساتھ اس کے ہاں فریادی ہوا۔ تو اس نے اس کی دعا قبول فرمائی کہ تمام دکھ درد دور کر دیئے۔ اور اپنے وسیع خزانہ رحمت کے دروازے اس کے لیے کھول دیئے۔

ایسا شخص توکل و اخلاص اور ... للہ کی حقیقت کا اس قدر مزہ پاتا ہے جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوتا۔

علیٰ ہذا القیاس جس شخص کو اطاعت الٰہی و رضا مندی خدا کے اخلاص ... جو مزہ حاصل ہوتا ہے، وہ دوسروں کو نہیں ہوتا ... ایسے حالات محسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے اور ایسے نتائج و فوائد حاصل ہوتے ہیں، جو بے اخلاص کو نہیں ہوتے، بلکہ

جھوٹی محبت اور اس کا انجام

جو شخص سرداری و تفوق کا طالب، خود بڑوں کا دلدادہ، جمع مال کا پرستار، اور دیگر ہر طرح کی ہوا و حرص اور خواہشات نفسانیہ میں گرفتار رہے، وہ ان باتوں میں پڑ کر قسم قسم کے غم و فکر طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں، گوناگوں دل تنگی اور دکھوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جن کی تعبیر سے الفاظ قاصر ہیں۔

بسا اوقات پریشانیوں سے تنگ آ کر (اس) جھوٹی محبت و خواہشات سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، کہ قدرے آرام میسر ہو جائے، مگر آرام و خوشی کہاں! ہمیشہ رنج و غم اور خطرہ و خوف میں مبتلا رہتا ہے۔ حصول مطلب سے پہلے غمگین و اندوہگین اور حصول کے بعد اس کے زوال و انقطاع سے خائف، مگر

سچی محبت اور اس کے فوائد و ثمرات

جو لوگ (اولیاء اللہ) اپنے خدا سے لو لگا لیتے ہیں، وہ ہر قسم کے خوف و غم سے محفوظ و مصئون رہتے ہیں، ایسا شخص یا اس مذاق کے دیگر لوگ جب خالص خدا کی اطاعت و عبادت کی شیرینی، ذکر و مناجات الٰہی اور فہم قرآن کی حلاوت کا مزہ پاتے ہیں اور خدا کے سامنے سر تسلیم خم کر کے ایسے نیکوکار بن جاتے ہیں، کہ ان کا ہر عمل و فعل، صالح اور محض لوجہ اللہ ہوتا ہے۔ تو انہیں وہ لذت و فرح و سرور حاصل ہوتا ہے۔ جو ایک متوکل و دعا کرنے والے شخص سے جو اپنی دعا و توکل کے ذریعہ دنیاوی نفع کے حصول یا دفع نقصان سے بہرہ ور ہو چکا ہوتا ہے، بھی بڑھ کر ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسا دنیا کا فائدہ و نقصان قلیل و ناپائدار، ویسا ہی حصول فائدہ و دفع ضرر کی حلاوت بھی ناپائیدار۔ اور جس کی خواہشات رضائے الٰہی میں جذب ہو جائیں، تو جیسی وہ غیر فانی باد ویسے ہی اس کا سرور بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوامی وغیر فانی)

اور یہ ایک بدیہی چیز ہے، کہ دل کے لیے توحید اور عبادت الٰہی کے خلوص سے زیادہ نافع اور شرک سے زیادہ نقصان رساں کوئی چیز نہیں۔

لہذا جب اس نے اخلاص کی حقیقت کو جو ایاک نعبد و ایاک نستعین کی حقیقت ہے، حاصل کر لیا، تو گویا اس نے وہ چیز حاصل کر لی، جس کے حاصل کرنے سے وہ تمام لوگ قاصر رہے ہے، جنہوں نے معمولی معمولی چیزیں حاصل کر لیں، مگر اس اعلیٰ مقام تک نہ پہنچ سکے۔ واللہ اعلم۔

مقالۂ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ (بنام)

"ارشاد الورٰی الیٰ ذم الھوٰی"

یعنی

www.KitaboSunnat.com

روضۃ المحبین باب بست و نہم کا ترجمہ

تالیف

الحافظ العلامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ

تخلیق خواہشات کی ضرورت اور فوائد

مرغوب و موافق طبع چیزوں کی طرف طبیعت کا میلان، خواہش و حرص رہنمائی کرتا ہے اور بقار انسانی کے لیے یہ میلان حسب ضرورت انسان کو ودیعت کر دیا گیا ہے، کیونکہ اگر کھانے پینے اور نکاح کی اسے خواہش و رغبت ہی نہ ہو، تو وہ سب سے ہاتھ دھو بیٹھے، لہذا خواہش اس کو مرغوب و فائدہ مند چیزوں پر برانگیختہ کرتی رہتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جیسا کہ غضب وغصہ اسے نقصان رساں چیزوں سے دفاع کا موجب بنتے ہیں

خواہشات کی مذمت و مدح

اس لیے نہ مطلقاً خواہش کی مذمت مناسب ہے، نہ مطلقاً مدح و ستایش، جیسا کہ نہ مطلقاً غضب وغصہ کی مذمت مناسب ہے، نہ مطلقاً تعریف و ستایش، مذمت اسی صورت میں ہو سکتی ہے جبکہ دونوں حد اعتدال سے متجاوز ہو جائیں اور ان میں افراط پیدا ہو جائے۔ افراط یہ ہے کہ حصول نفع، اور دفع مضرت کے لیے جس قدر خواہش کی ضرورت ہو۔ اس سے زیادہ استعمال کیا جائے۔

لیکن چونکہ عموماً خواہش پسند، شہوت پرست اور غصہ پرور لوگ، حدود دائرۂ انتفاع کو پھاند جاتے ہیں، اس لیے شہوت و خواہش، اور غصہ کی مطلق مذمت کی گئی۔ کیونکہ بسا اوقات اس کا ضرر و نقصان اس قدر عام ہو جاتا ہے کہ کوئی شہوت پرست وغصہ پرور انسان بھی اس کی لپیٹ سے باہر نہیں رہ سکتا تھا۔

شہوات اور اختلافِ مزاج

اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جس طرح مزاج مختلف ہوتے ہیں، اور ایک مزاج معتدل جو ہر طرح سے معتدل ہو، بہت قلیل و نادر ہوتا ہے، بلکہ ایک نہ ایک خلط و کیفیت اس پر ضرور غالب رہتی ہے، اسی طرح لوگ بھی مختلف نوعیت اور مختلف الاقسام ہوتے ہیں، اور ایسے خوش قسمت انسان کم ہی ہوتے ہیں، جو غصہ و خواہش نفس کے مقام پر پہنچ کر رک جائیں، یا عدل و انصاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے دونوں کو اپنی حدود میں صحیح طور پر استعمال کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

طبیب ناصح کی مثال

یہی وجہ ہے کہ جس طرح ایک طبیب کا یہ منشا ہوتا ہے کہ مزاج ہر طرح سے معتدل ہو جائے، اسی طرح ناصح و خیر خواہ کی بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ قوت شہوانیہ و قوت غضبیہ ہر طرح سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتدال پر آجائیں، مگر یہ ایسا مشکل مسئلہ ہے جو تمام دنیا سے صرف چند افراد میں پایا جاسکتا ہے۔

خواہشات اور کتاب وسنت

اسی لیے کتاب اللہ میں کوئی مقام ایسا نہیں ملیگا جہاں خواہشات کی مذمت نہ ہو، اور سنتِ رسول وحدیث نبوی میں کوئی جگہ ایسی نہ ملے گی جہاں اس کی برائی موجود نہ ہو، الا یہ کہ اتباع نبوی سے مشروط ومقید، اور اس کے ماتحت ہو، جیسا کہ ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ

جب تک کسی کی تمام خواہشات میری شریعت کے تابع نہ ہو جائیں، وہ مومن کامل نہیں ہوسکتا۔

اہل دانش کا قول ہے کہ خواہش ایک خطرناک اور خفیہ دشمن ہے جس سے بے خوف ہونا نادانی ہے۔

ہویٰ کی وجہ تسمیہ

امام شعبیؒ "ہویٰ" کی وجہ تسمیہ میں فرماتے ہیں کہ "ہویٰ" کا معنی ہے، گرنا، چونکہ خواہشات اہل خواہش کو لے گرتی ہیں، اس لیے اسے ہویٰ کہتے ہیں۔

خواہشات کے کرشمے

خواہشات مطلقہ تو انسان کو ہر وقت ابھارتی اور برانگیختہ کرتی رہتی ہیں، کہ انسان عاقبت اور نتیجہ وانجام کار سوچے سمجھے بغیر لذات حاضرہ سے سرور وحظ اٹھائے، اور جس قدر جلد ہوسکے، دنیا کی تمام خواہشات سے فائدہ اٹھالے، اگرچہ اسے دنیا وآخرت، دونوں جہانوں میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔

خواہش نفسانی اور جرأت دین وعقل

خواہش نفسانی انسان کو اندھا کردیتی ہے اس کی بصیرت زائل ہوجاتی ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا و آخرت کے انجام اور ان کی تکلیفات کا ملاحظہ نہیں کر سکتا۔ اور دین و عقل، اور جرأت تینوں نفس کا راستہ روک لیتے ہیں، اور جب وہ کسی لذت کا جس کے بعد رنج و الم ہو، یا شہوت کا جس کے بعد ندامت و پریشانی ہو، ارادہ کرتا ہے، تو اسے منع کرتے ہیں اور سمجھاتے ہیں، کہ ایسا مت کر مگر اطاعت و فرمانبرداری اسی کی ہوتی ہے، جو سب پر غالب آجائے۔

خواہش پرستی پر ضد دیکھ لیجئے، ایک لڑکا وہی کرے گا، جو اسے پسند لگے، خواہ وہ فعل کم عقلی کے باعث اسے ہلاک کیوں نہ کر دے۔ ایک بے دین وہی کرے گا۔ جیسے وہ چاہتا ہو، خواہ وہ فعل اس کے ضعف دینی کے باعث اس کے لیے موجب ہلاکت ہی ہو۔

ایک بے مروت انسان اپنی حسب منشاء کرے گا۔ خواہ اس کی مروت معدوم اور ختم ہی کیوں نہ ہو جائے تو کہاں یہ مروت اور کہاں وہ جس کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

امام شافعی رحہ کی مروّت "اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ ٹھنڈے پانی سے میری مروت خاک میں مل جائے گی، تو میں اسے ہرگز نہ پیوں۔

خواہشات اور حاکم عقل و حاکم دین پھر چونکہ تمام بہائم کو نذر انداز کر کے جب ایک مکلف خواہشات یعنی انسان کو امتحان وآزمائش میں مبتلا کیا گیا اور ہر وقت اور ہر ساعت، طرح طرح کے حوادث و مصائب بھی اس پر نازل ہو رہے تھے تو خود اس کے اندر دو حاکم تعینات کر دیئے گئے، ایک حاکم عقل، دوم حاکم دین، اور اسے حکم دیا گیا، کہ خواہش و ہوائے نفسانی کے تمام حوادث ہمیشہ مذکورہ بالا احکام کی عدالت میں پیش کرتا رہے، اور ان کے احکام بجا لائے نیز جن خواہشات کا انجام بہتر اور خطرہ سے خالی ہو، تو اس کے دفاع کی پریکٹس کرتے رہنا چاہیئے تاکہ جن کا انجام مصائب و تکلیف سے بھرپور ہو، اس کے ترک و اجتناب کی مشق ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مداومتِ شہوات کا نتیجہ

عقلمند انسان کو اس نکتہ سے نا واقف رہنا بھی نا مناسب ہے کہ دائمی شہوت پرستوں پر آخر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے جس میں کچھ لذت و مزہ نہیں رہتا، اور شہوت رانی ایک پھیکا اور روکھا سا مشغلہ بن کر رہ جاتا ہے، اس کے باوجود ترک نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ ان کے لیے عیش و زندگی کی جزو بن چکی ہے، جسے چھوڑنا محال ہے، اس لیے آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ کے شرابی کو اس لذت کا عشر عشیر بھی حاصل نہ ہوگا، جو گاہے گاہے پینے والے کو حاصل ہوتا ہے۔ مگر طبیعت چونکہ اس کی عادی ہو چکی ہوتی ہے اس لیے وہ ہاتھ دھو کر اپنے مطالبات کے پیچھے پڑ جاتی ہے اور معتاد چیزوں کے حصول کے لیے جان دھڑ کی بازی تک لگانے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ لیکن اس کے دماغ سے اگر خواہشات کا زنگ دور ہو جائے اور شہوات کا حجاب اٹھ جائے تو فوراً اسے معلوم ہو جائے کہ جسے وہ سعادت و نیک بختی خیال کرتا تھا، وہ شقاوت و بد بختی کی صورت میں ظاہر ہوئی، جسے فرح و سرور سمجھا تھا، وہ مبدل بہ غم ہو گئی اور جسے لذت تصور کرتا تھا۔ وہ رنج و الم بن کر چمٹ گئی۔

اسیرِ خواہشات کی مثال

اس کی مثال تو اس پرندے کی سی سمجھ لیجیے جو ایک دانے کے لالچ فریب میں آ کر اسیر دام ہو کر رہ گیا، نہ دانہ حاصل ہوا نہ دام سے رہائی (نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم، نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے)

کیا خواہشات سے رہائی ممکن ہے؟

ہاں! کوئی بیچارہ مصیبت زدہ انسان خواہشات سے نجات و خلعی کی راہ دریافت کرے، تو جواب دیجیے کہ ہاں! ہاں خدا کا فضل و کرم اور توفیق و نصرت شامل حال ہو تو مندرجہ ذیل امور کی تعمیل اور بجا آوری کرنے سے نجات و رہائی کی صورت ہو سکتی ہے۔ وَهِيَ هٰذِهٖ۔

—٭٭٭—

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

خواہشات سے مخلصی کے پچاس طریقے

(۱) شریف وغیور انسان کا عزم واستقلال، جو حصول فوائد و دفع مضرات پر اسے ہر وقت آمادہ و برانگیختہ رکھے۔

(۲) صبر کا ایک کڑوا گھونٹ، جسے حلق سے اتارتے وقت نفس کو قابو رکھا جائے

(۳) طبیعت میں کڑوا گھونٹ پینے کی قوت وشجاعت جس سے وہ پوری جرأت وبہادری کے ساتھ اس کو پی سکے، اور شجاعت تمام تر ایک ساعت کے صبر کا نام ہے، بہترین زندگی بھی وہی ہے جو انسان کو صبر سے حاصل ہو۔

(۴) جرعہ صبر سے جو شفا ونتیجہ بہتر برآمد ہوگا اس کا تصور۔

(۵) پیروی خواہشات کی تھوڑی سی لذت پر کئی گنا عذاب وتکلیف کا خیال۔

(۶) خدا ومخلوق کے ہاں اپنی گذشتہ عزت ومنزلت کے بقا اور قائم ودائم رکھنے کا تصور، اور یہ وہ اعلیٰ تصور ہے، جو بدرجہا بہتر و فائدہ مند ہے۔

(۷) عفت وعصمت کی لذت وحلاوت، اور عزت وعظمت پر معصیت وگناہ کی لذات کو لذت عفت پر قربان کر دینے کی پوری قوت وصلاحیت موجود ہو۔

(۸) اپنے خطرناک دشمن پر غلبہ پانے اور اسے بے نیل ومرام واپس ہوتے دیکھ کر فرح وسرور پانے کا مادہ۔

اعمال صالحہ کے ذریعہ دشمن خواہشات کی تذلیل خدا تعالیٰ بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کے غلام وفرمانبردار اور نیک بندے اس کے دشمنوں سے محبت ونرمی کی بجائے نہایت سختی سے پیش آئیں، ان سے بغض وعداوت رکھیں اور ہر جگہ انہیں ذلیل ورسوا کر کے دم لیں، چنانچہ عزوجل نے کتاب عزیز میں اس حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اکثر جگہ بیان فرمایا ہے۔

وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ (۹ : ۱۲۰)

مسلمانوں کے لیے ہر ایسے مقام کی راہ نوردی میں جو کفار کے لیے جل اٹھنے کا موجب ہو اور ہر ایسے مال غنیمت میں جو وہ دشمن سے چھین لائے ہوں، ان کے دفتر اعمال میں عمل صالح درج کیے جاتے ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ (۴۸-۲۹)

تاکہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کے ذریعہ کفار کو غصہ دلائے

ایک جگہ فرمایا:۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً (۴-۱۰۰)

جو وطن چھوڑ کر راہ خدا میں ہجرت کر جائے، خدا تعالیٰ اسے زمین میں بے شمار جاگیر دولت اور فراخی و وسعت عطا فرمائے گا۔

مُرٰغَمًا سے مراد وہ مقام ہے جس میں دشمنانِ خدا کو ذلیل و رسوا کیا جائے اور ان کی خوب خبر لی جائے اور سچی محبت کی تو علامت یہی ہے کہ محب اپنے محبوب کے دشمنوں سے ہمیشہ بغض و عداوت رکھتا ہے اور انہیں ذلیل رسوا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔

(۹) اس بات کا گہرا غور و فکر، کہ وہ خواہش پرستی کے لیے پیدا نہیں ہوا، بلکہ کارکنان قضا و قدر نے اسے ایک عظیم الشان کام کے لیے تیار کیا ہے، جس کا حصول انکار معصیت کے سوا ناممکن ہے

چنانچہ کسی شاعر کا شعر ہے۔

قَدْ هَيَّئُوْكَ لِاَمْرٍ لَوْ فَطِنْتَ لَهٗ

ارباب قضا و قدر نے تجھے عظیم الشان کام کے لیے پیدا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاذْهَبَا بِنَفْسِكَ اَنْ تَرْمِيَ مَعَ الْهَمَلِ

ہے، کاش تمہیں عقل ہو تو ردی کاموں اور ردی دگروں سے اپنے نفس کو بچانے کی کوشش کرو۔

انسان وحیوان ادراک کا باہمی تفاوت

(۱۰) انسان کو ایسی عادت نہیں اختیار کرنی چاہیئے جن کے باعث وہ مقام انسانیت سے گر جائے اور چوپایوں سے بھی بدتر ہو جائے۔ کیونکہ اپنے نفع ونقصان اور مضار ومنافع کی تو حیوانوں کو بھی کچھ نہ کچھ تمیز ہوتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کونسی چیز ہمارے لیے مفید وکارآمد ہے اور کونسی چیز ہمارے لیے غیر مفید ونقصان رساں ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ایک نافع اور فائدہ مند چیز کو غیر مفید اور نقصان دہ چیز پر ترجیح دیتے ہیں اور اسی انسان کو عقل وشعور عطا فرمایا گیا ہے، تو اگر وہ اتنا عقلمند وباشعور ہو کر بھی اپنے فائدہ ونقصان کی شناخت اور نافع وضار کی تمیز نہ کر سکے، یا تمیز تو کر سکے مگر تمیز کے باوجود نقصان دہ چیز کو ہی پسند اور اختیار کرے تو یقیناً اس کی حالت حیوان سے بھی بدتر ہوگی۔

حیوان سے بدتر ہونے کی دلیل

اس کی دلیل آپ اس بات سے سمجھ سکتے ہیں کہ انسان کو انتہائی عیش وخوشی اور بے فکری وبے غمی کے باوجود وہ لذت اور سرور حاصل نہیں ہوتا جو ایک چوپائے اور حیوان کو کھانے پینے اور خواہش نفسانی کے پورا کرنے سے حاصل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ مذبح کو جاتے ہوئے بھی اپنی خواہشات میں بدستور منہمک ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے انجام سے غافل اور اپنی عاقبت سے بے علم ہوتا ہے اس کے بالمقابل ایک انسان کو دیکھیئے وہ اس قدر فوائد ومنافع حاصل کر لیتا ہے، جو حیوان کو میسر ہونا محال ہیں کیونکہ انسان کی تو فکر یہ کہ خواہشات کے آلات وذرائع پر پورا پورا [illegible] نفع نہیں تا یہ فضیلت چیز ہوتی ہیں، تو ایک انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تمام دنیا سے برگزیدہ و خلاصہ عالم ہے اس میں سے کم حصہ کیوں ملتا اور حیوان و چوپائے کو جو سب سے اخس و کمینہ ہے کیونکہ وافر حصہ دیا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ قضا و قدر نے انسان کے لیے جس قدر خواہشات کا حصہ کم کیا ہے، اسی قدر اسے علم و عقل اور معرفت کا حصہ وافر دے کر خامی کو پورا کر دیا ہے۔

خواہشات پرستی کے بیشمار نقصانات

(۱۱) اپنے غور و فکر کو ذرا خواہشات کے عواقب و انجام اور نتیجۂ بد کی سیر کروانی چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ ان کی اطاعت و پیروی کے باعث کس قدر فضائل و خوبیوں سے ہاتھ دھونا پڑا اور کتنی ہی رذائل و بدعادتوں میں مبتلا ہونا پڑا، کتنے ہی خسیس و حرام لقمے تھے جو حلال لقموں کی سدراہ ہوئے، اور کتنی ہی فانی لذتیں تھیں، جن کی بدولت ابدی و غیر فانی لذتوں سے محروم ہونا پڑا، کتنی ہی ایسی شہوتیں تھیں۔ جنہوں نے عزت و وقار کو خاک میں ملا دیا، شان و شوکت برباد کر دی، سر اونچا کرنے کا نہ چھوڑا، تمام دنیا میں رسوا و ذلیل کر دیا اور عمر بھر کے لیے بدنام کر دیا اور پھر ان تمام کے بعد ابدالاباد کے لیے ایسی شرم و عار پیچھے لگا دی، جسے برسوں طاہری پانی سے دھوئیں تو نہ دھل سکے، مگر عبرت و نصیحت کہاں۔ خواہش پرست تو اندھا ہو چکا ہوتا ہے، اس کی آنکھیں بے نور اور بصیرت سلب ہو چکی ہوتی ہے

خواہشات سے مطلب براری کے بعد کی حالت

(۱۲) عقلمند کو یہ چاہیئے کہ یہ تو ایک ناپائدار و فانی چیز ہے جب مطلب نکل آیا اور غرض پوری ہو گئی تو قصہ ختم، پھر وہ کیا کرے گا؟ علاوہ ازیں یہ بھی خیال کر لینا چاہیئے کہ کتنے ہی فائدوں اور نیکیوں سے اسے ہاتھ دھونا پڑے گا اور کتنی ہی مصیبتوں اور برائیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ کیونکہ

فَاَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ لَّمْ یَرْتَکِبْ سَبَبًا
سب سے بہتر وہی شخص ہے جو کسی کام کو

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یُمَیِّزَ لِمَا تَجْنِیْ عَوَاقِبُہٗ، سوچے سمجھے بغیر اسے ہرگز نہ شروع کرے۔

غیر کے عیب سے اپنے قصور کی اصلاح

(۱۲) پہلے یہی تصور پوری طرح کسی دوسرے کے متعلق کر دیکھیے، پھر دوسرے کو ہٹا کر اسی جگہ خود اپنی ذات کو رکھ کر اسے اپنا نشانہ ومطمح نظر بنائے اور اس کے مالہ وما علیہ اس کی ابتدا وانتہا، آغاز وانجام فوائد ونقصانات کا تصور کر دیکھے، تو ہر چیز اسے شبیشہ ہو جائے گی، کیونکہ کسی چیز کا حکم وہی ہوتا ہے، جو اس کی نظیر وہم مثل کا ہوتا ہے

مطالبات نفس پر دین وعقل سلیم سے مشورہ

(۱۳) مطالبات نفس کا پہلے خود مطالعہ کرے پھر ان سب کو اپنے دین وعقل سلیم کے سامنے پیش کر کے ان سے رائے دریافت کرے تو دونوں یہی مشورہ دیں گے کہ یہ ردی وفضول اور بالکل بے فائدہ چیز ہیں۔

عبداللہ بن مسعودؓ کا قول

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، انسان کو جب کوئی عورت بھا جائے اور خوبصورت اور پسند لگے تو اس کی غلاظت وگندگی کے تصور سے اس کا خیال ترک کرے اور یہ قول احمد بن حسین (متنبی) کے اس قول

لَوْ فَکَّرَ الْعَاشِقُ فِیْ مُنْتَھٰی — اسیر حسن کو انجام حسن کا پتہ چل جائے تو کبھی

[illegible] یَسْبِیْہِ لَمْ یَسْبِہٖ — ان کے دام میں اسیر نہ ہو سکے۔

سے کئی درجہ بہتر ہے۔ کیونکہ ابن مسعودؓ کی نظر حالت حاضرہ پر ہے اور شاعر کی نگاہ امر متاخر پر ہے۔

پرستار خواہشات اور انتہائی بزدل وبد باطنی

خواہشات جیسی خبیس چیز کی طاعت اور اس کی کفش برداری کی لعنت سے نفس کو ہمیشہ غیرت اور شرم دلاتے رہنا چاہیئے کیونکہ جو شخص بھی اپنے ناک میں خواہشات نفس کی نکیل ڈال لے، وہ ذلیل وخوار ہو کر رہتا ہے، پھر خواہش پرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے صولت ودبدبہ، شان وشوکت، اور کبر ونخوت کے مظاہرے میں بھی نہیں آنا چاہیئے کیونکہ وہ ایسے بزدل و بدباطن ہوتے ہیں، کہ کبر ونخوت کے باوجود ان میں ذلت جیسی متضاد صفت گھر کیے ہوئے موجود ہوتی ہے۔

خواہشات پرستی کے نقصانات کا فوائد سے موازنہ

(۱۶) انسان اپنے دین ومذہب مال ودولت، جاہ وحشمت اور عزت وعظمت جیسے قیمتی جواہرات کی سلامتی کو خسیس سی لذت مطلوبہ کے حصول سے موازنہ کر دیکھے تو ان میں باہمی ادنیٰ سی نسبت بھی نہیں پائے گا۔ اس وقت اس کی آنکھیں کھلیں گی۔ کہ ٹھیکریوں کے عوض اس نے جواہرات جیسی قیمتی چیزوں کو فروخت کر کے کس قدر اپنی بے وقوفی کا ثبوت دیا۔

شیطان کو انسان پر کب امیدیں لگتی ہیں

(۱۷) شریف آدمی کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفس کو اپنے دشمن رخواہش کے ماتحت زندگی بسر کرنے اور اس کی سختیاں سہنے سے ہر دم شرم وعار دلاتا رہے، اور نفس کے اندر غیرت کی ایک آگ سی لگا دے، دشمن رخواہش کے ماتحت غلامی ولعنت کی زندگی بسر کرنے سے تو زندہ درگور ہو جانا ہی بہتر ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ وہ کبھی شیطان کے قابو میں نہیں آسکے گا۔ کیونکہ شیطان جب انسان کو کمزور ہمت ضعیف العزیمت، اور مائل بہ خواہشات دیکھتا ہے تو اسے امیدیں لگنے لگتی ہیں اور وہ جھٹ اس پر سوار ہو جاتا ہے اور لگام دے کر جدھر چاہے دوڑائے پھرتا ہے، مگر جب اس میں عزم واستقلال، قوت ارادہ، شرافت نفس، اور علو ہمت محسوس کرتا ہے تو اس کی امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں اور سامنے نہیں آسکتا پھر اگر داؤ چلاتا بھی ہے تو ذلیل اور رو بھی چھپ کر۔

خواہشات کی تشریف آوری اور کل چیزوں کا بگاڑ

(۱۸) ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لینا چاہیے کہ خواہش جس چیز میں بھی داخل ہو گئی، اسے خراب و برباد کر کے چھوڑے گی علم میں داخل ہوئی، تو عالم کو بدعتی و گمراہ بنائے گی۔ اور اسے علماء کی صف سے نکال کر خواہش پرستوں کی صف میں لا کھڑا کرے گی، زہد میں داخل ہوئی، تو زاہد کو ریا کار و مخالف سنت بنائے گی، حکم میں داخل ہوئی تو حاکم کو ظالم، اور حق و انصاف کا منکر بنائے گی۔ علیٰ ہذا القیاس تقسیم میں آ داخل ہوئی تو وہ تقسیم، تقسیم عادلانہ نہ ہو گی۔ بلکہ مبنی بر جور ہو گی، اسی طرح محکمہ ولایت و عزل میں آ گھسی، تو والی و امیر کو خدا و رسول اور اہل اسلام کا غدار و خائن بنائے گی۔ کیونکہ کسی کی معزولی و تقرر کا اسے اختیار ہو گا اور وہ اپنی خواہش کے مطابق جسے چاہے گا، عہدہ عطا کرے گا، اور جسے چاہے گا معزول و معطل کر دے گا، اسی طرح عبادت کو لے لیجئے جب اس میں خواہشات نفسانی کا قدم رنجہ ہو گا۔ تو وہ عبادت، قرب و طاعت کا موجب نہیں ہو گی، بلکہ معصیت و نافرمانی کا باعث ہو گی۔ غرضیکہ یہ منحوس جس چیز میں بھی داخل ہو گی، خرابی و فساد اور بربادی کا باعث ہو گی۔

خواہشات اور شیطان کا چور دروازہ

(۱۹) یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انسان کو گمراہ کرنے کے لیے شیطان کا داؤ صرف خواہشات کے ذریعے ہی چلتا ہے کیونکہ وہ چاروں طرف پھر کر دیکھتا ہے، کہ کسی ذریعے سے اس کے دل پر قابو پا کر اس کے تمام اعمال خراب و برباد کر سکے، مگر وہ تمام دروازے مسدود پاتا ہے، آخر اسے یہی چور دروازہ ملتا ہے جس کے ذریعے وہ داخل ہو کر اس میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے۔ جیسے بدن میں زہر سرایت کر جاتی ہے۔

اتباعِ ہوا، واتباعِ رسول ﷺ

خدا تعالیٰ نے خواہشات کو کلام اللہ اور وحی الٰہی کی ضد اور اتباع ہوا و متابعت رسول ﷺ کو ایک دوسرے کی ضد قرار دیا ہے۔ اس نے لوگوں کو دو قسموں میں منقسم فرما کر ایک فریق کو اتباع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی اور دوسرے کو اتباع ہوا قرار دیا ہے، چنانچہ یہ تقسیم قرآن حکیم میں آپ کو جا بجا ملے گی، جیسا کہ ارشاد ہے۔

فَاِنۡ لَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَکَ فَاعۡلَمۡ اَنَّمَا یَتَّبِعُوۡنَ اَهۡوَآءَهُمۡ (۲۸-۵۰)

اگر وہ آپ کی اطاعت سے انکار کر دیں تو یقین کیجئے کہ وہ محض اپنی خواہشات ہی کی اتباع کرتے ہیں۔

نیز ایک جگہ ارشاد ہے۔

وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ (۲-۱۲۰)

علم الٰہی کے حصول کے بعد اگر آپ ان کی خواہشات کی جانب توجہ کریں گے۔ تو...

علیٰ ہذا القیاس ایک دو نہیں ایسی بیسیوں آیات موجود ہیں۔

خسیس ترین حیوان

(۲۱) اللہ تعالےٰ نے خواہش پرستوں کو صورۃً و معنیً خسیس ترین حیوانات سے تشبیہ دی ہے، چنانچہ کبھی تو کتوں کے مشابہ ٹھہرایا، جیسا کہ ارشاد ہے۔

وَلٰکِنَّهٗۤ اَخۡلَدَ اِلَی الۡاَرۡضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ کَمَثَلِ الۡکَلۡبِ (۷-۱۷۶)

لیکن وہ دھرنا مار کر زمین پر بیٹھ رہا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گیا تو اس کی مثال کتے کی سی ہے۔

اور کبھی گدھا قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

کَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ۙ فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ (۷۴-۵۰-۵۱)

وہ ان گدھوں جیسے ہیں جو شیر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوں۔

حتیٰ کہ بعض دفعہ تو شکلیں تبدیل کر کے بندر و خنزیر اور سور بنا دیا (اعاذنا اللہ)

خواہش پرستی اور امامت و اطاعت سے معزولی

(۲۲) خواہش پرست انسان نہ تو اس لائق ہے کہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے، اور نہ ہی امام و پیشوا، اور متبوع بننے کا اہل ہے۔ کیونکہ عز و جل نے اس کو عہدہ امامت سے بھی معزول فرما دیا ہے، اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اطاعت سے بھی منع کر دیا ہے۔ چنانچہ عزوجل کا ذکر اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں بیان فرمایا۔ کہ

اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ (۲-۱۲۴)

میں آپ (ابراہیمؑ) کو لوگوں کا امام ومقتدا بنانا چاہتا ہوں، ابراہیم نے فرمایا۔ میری اولاد کو بھی۔ خدا نے جواب دیا اس عہد سے ظالم لوگ مستثنےٰ ہیں

یعنی میرا یہ وعدہ امامت ظالموں کے لیے نہیں ہو گا، اور ہر وہ شخص جو اپنی خواہشات نفسانیہ کا تابعدار و پیروکار ہو وہ ظالم ہے۔ اس کی دلیل عزوجل کا یہ ارشاد گرامی ہے، کہ

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۳۰-۲۹)

بلکہ ظالم لوگ سوچے سمجھے بغیر، اندھا دھند اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے

رہی خواہش پرست کی طاعت و فرمانبرداری سے نہی، اس کا تذکرہ آیت ذیل میں موجود ہے، کہ

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (۱۸-۲۸)

ایسے شخص کا مت کہا مانیئے جس کا دل ذکر الٰہی سے غافل ہو چکا ہے، اور وہ خواہشات کے پیچھے پڑ کر تمام معاملات میں حدود شریعت سے متجاوز ہو گیا ہے۔

خواہش پرست و بت پرست

(۲۲) اللہ عزوجل نے خواہش پرست کو بت (وثن) پرست کے قائم مقام رکھا ہے

چنانچہ کلام اللہ میں اس نے دو دفعہ یہی الفاظ دہرائے ہیں۔ کہ

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

آپ نے اسے دیکھا نہیں، جس نے خواہشات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هَوٰىهُ (۴۵-۲۳) (۲۳-۴۵)   نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔

حسن رضی اللہ علیہ اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ اس سے منافق شخص مراد ہے جو کسی خواہش کو دیکھ پاتا ہے تو جھٹ اس پر سوار ہوتا ہے۔

نیز آپ کا مقولہ ہے کہ "منافق اپنی خواہشات کا غلام و عبد ہوتا ہے جو خواہش بھی اس کے سامنے آئے اسے کر گزرتا ہے اور جب تک اس کا ارتکاب نہ کرے دم نہیں لیتا۔

(۲۴) خواہش نفس، دوزخ کی چاردیواری ہے، جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ اس کا ارتکاب کرنا جہنم خریدنا ہے۔ چنانچہ صحیحین میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت کے اردگرد مصائب و تکالیف، اور دوزخ کے چاروں طرف شہوات کی چاردیواری کردی گئی ہے۔

نیز جامع ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوع حدیث آئی ہے کہ

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ أَرْسَلَ إِلَيْهَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا فَجَاءَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَمَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ إِلَّا دَخَلَهَا [illegible] إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ [illegible]

خدا نے جب جنت کو تخلیق فرمایا، تو معائنہ کے لیے جبرئیل امین کو بھیجا، کہ جنت اور اہل جنت کے لیے تیار کردہ نعمتوں کو جا کر ملاحظہ کرائے، جبرئیل گئے اور جنت اور جنت کی تمام چیزوں کو ملاحظہ فرمایا اور واپس تشریف لا کر فرمانے لگے، خدایا تیرے عزت و جلال کی قسم! اسے تو جو بھی سن پائیگا ضرور داخل ہو کر رہے گا، تو عزوجل نے اس کے چاروں طرف مصائب و تکالیف کی دیوار کھینچ دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ
فَإِذَا هِيَ حُجِبَتْ بِالْمَكَارِهِ
فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ
أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ
اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا
وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا
فَجَاءَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ
اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ
يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَقَالَ:
وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ
فَيَدْخُلُهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ
بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ
إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ
حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ
إِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ
أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ۔

کا حکم صادر فرمایا جس کی فوراً تعمیل ہوئی، اور دوبارہ جبریل کو ملاحظہ کے لیے روانہ فرمایا۔ جبریل نے دیکھا تو مصائب و تکالیف کی چاردیواری سے گھرا پایا، لوٹ کر کہنے لگا، خدایا تیری عزت کی قسم اب تو مجھے ڈر ہے کہ وہاں کسی ایک کا بھی گذر نہ ہو سکے، پھر باری تعالیٰ نے دوزخ، اور دوزخیوں کے لیے وہاں کے تیار کردہ عذاب کو دیکھنے کا حکم دیا، تو جبرئیل آکر دیکھتے ہیں: کہ آگ کے شعلے باہم لپٹ لپٹ کر ایک دوسرے کو کھائے جا رہے ہیں، واپس لوٹے اور کہنے لگے، خدایا تیری عزت و عظمت کی قسم وہاں تو کوئی بھی داخل نہ ہوگا۔ تو خدا نے اس کی چاروں طرف شہوات کی چاردیواری کر دی اور فرمایا دوبارہ ملاحظہ کرو، جبریل گئے تو شہوات سے گھرا پایا۔ واپس تشریف لائے اور کہنے لگے۔ خدایا اب تو خطرہ ہے کہ اس سے کوئی بھی بچ کر نہ نکلے۔

امام ترمذی رح فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خواہش پرستی و خطرۂ ایمان

(۲۵) خواہش پرست کے متعلق سخت خطرہ ہے کہ وہ اپنی بے شعوری میں ایمان و اسلام سے خارج ہو کر کہیں دونوں سے ہاتھ نہ دھو بیٹھے۔

چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (اربعین نووی وسندہ صحیح)

جب تک انسان کی تمام خواہشات، میری آمدہ شریعت کے تابع نہ ہو لیں۔ کوئی بھی ایماندار نہیں ہو سکتا۔

نیز صحیح حدیث میں ہے، کہ آنجناب ﷺ نے فرمایا۔

أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغَيِّ فِيْ بُطُوْنِكُمْ وَفُرُوْجِكُمْ وَمُضِلَّاتُ الْهَوٰى (امام احمد بروایت ابی برزۃ اسلمی)

سب سے بڑھ کر مجھے تمہاری اندرونی و بیرونی اور فروج کی شہوات اور خواہشات کے گمراہ کن اسباب و ذرائع کا خطرہ ہے کہ تمہیں کہیں لے نہ ڈوبیں۔

مُنجیات و مُہلکات

(۲۶) مہلکات میں سے ایک اتباع ہوا اور خواہشات کا بھی ہے (چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَاءِ وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ۔ (مسند وغیرہ بروایت انس و اوسط طبرانی وغیرہ)

تین چیزیں موجب نجات ہیں

(۱) جلوت و خلوت میں خدا کا ڈر۔

(۲) غضب و غصہ اور خوشی کی حالتوں میں سچی بات (۳) تونگری اور فقیری میں میانہ روی اور اعتدال پسندی۔

اور تین امر مہلک ہیں۔

(۱) آزاد خواہش پرستی۔

(۲) بخل کی غلامی۔

(۳) غرور و خود پسندی۔

(ہمچو ما دیگرے نیست)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکِ خواہشات سے توانائی

(۲۷) مخالفت خواہشات سے بدن میں، توانائی دل میں طاقت اور زبان میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ بعض سلف کا قول ہے، خواہشات کو مغلوب کر لینے والا انسان پورے شہر کو تنہا فتح کر لینے والے شخص سے بھی زیادہ بہادر ہے۔

حقیقی پہلوان کون ہوتا ہے

صحیح و مرفوع حدیث میں ہے۔

لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَۃِ وَلٰکِنَّ الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (صحیحین و مسند احمد)

پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑتا پھرے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو ضبط میں رکھے۔

غرضیکہ مخالفت خواہشات کی جتنی پریکٹس (مشق) کی جائے گی۔ اتنا ہی قوت پہ قوت حاصل ہو گی۔

بامروّت و بے مروّت

(۲۸) انسان جتنا بامروت ہو گا، اتنا ہی خواہشات کا مخالف، اور جتنا بے مروت ہو گا۔ اتنا ہی مخالفت ہوا میں کمزور ہو گا

حضرت معاویہؓ اور مروّت کی تعریف

معاویہؓ رضی اللہ عنہ کا قول ہے "ترک شہوات اور خواہشات کی نافرمانی کا نام مروت ہے لہذا اتباع خواہشات سے مروت سلب ہو جاتی ہے، اور ان کی مخالفت سے رفعت و بلندی حاصل ہوتی ہے۔

عقل اور خواہشات کا دنگل

(۲۹) انسان کی عقل و خواہشات کا ہمیشہ تصادم ہوتا رہتا ہے اور کوئی دن خالی نہیں گذرتا جس میں دونوں کی باہمی جنگ نہ ہوتی ہو، تو جو طاقت مقابل طاقت پر غالب آتی ہے تو اسے شکست دے کر خود حکمران ہو جاتی ہے، اور اسی کا سکہ چلتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات اور حضرت ابو درداءؓ کا قول ابو درداءؓ کا قول ہے کہ

"صبح ہوتے ہی انسان میں اس کی خواہشات اور اس کے اعمال آموجود ہوتے ہیں، پھر اس کے اعمال اگر اس کی خواہشات کے تابع ہوں تو وہ دن سب سے برا دن ہوتا ہے لیکن اس کے برعکس اگر اس کی تمام خواہشات اس کے اعمال کے تابع ہوں تو وہ دن سب دنوں سے بہتر اور اچھا ہوتا ہے۔"

قرینین (۳۰) عزوجل نے خطا اور اتباع خواہشات کو ایک دوسرے کا ساتھی و قرین، اور صواب و مخالفت خواہشات کو ہمدگر قرین و دوست ٹھہرایا ہے چنانچہ

ارشد و اقبح کی عدم تمیز اور مقولہ عارف بعض سلف کا قول ہے، "دو چیزوں میں سے کسی ایک ارشد و اقبح ہونے کا امتیاز نہ ہو سکے۔ تو اس امر کو ترک کر دیجئے، جو خواہشات نفسانیہ کے زیادہ قریب ہو، کیونکہ خطا کا امکان اسی میں زیادہ ہوگا، جو خواہش سے قریب تر ہوگا۔

مرض خواہشات اور اس کی دوا (۳۱) "ہوا" یعنی خواہشات، سراسر بیماری ہیں، اور ان کی مخالفت ہی ان کی دوا، اور ان کا علاج ہے۔

مریض خواہشات اور مقولہ عارف کسی عارف کا قول ہے، کہ "برا نہ منائیں، تو میں آپ کی بیماری، اور ساتھ ہی اس کا علاج اور اس کی دوا بھی بتلا دوں خواہشات آپ کی بیماری ہیں، اور مخالفت نفس و ترکِ خواہشات اس کی دوا، اور اس کا علاج ہے۔

بشر حافی کا مقولہ بشر حافی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

"تمام بیماریاں اور بلائیں، خواہشات میں سرکونہ اور تمام تر شفا و تندرستیاں مخالفت خواہشات میں موجود ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادِ اکبر (۴۲) خواہشات سے جہاد، اگر جہاد بالکفار سے اعلیٰ نہیں، تو اس سے ادنے بھی نہیں۔

جہادِ اکبر اور حسن بصری رحؒ کسی نے حسن بصری رحؒ سے دریافت کیا۔ کہ " اے ابا سعید! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا اپنی خواہشات سے جہاد"

جہادِ نفس اور امام ابن تیمیہ رح میں (ابن قیمؒ) نے استاذ (ابن تیمیہؒ) کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ کہ

نفس و خواہشات سے جہاد، جہاد بالکفار والمنافقین، کی اصل اور جڑ ہے کیونکہ انسان جب تک پہلے اپنے نفس اور اس کی خواہشات کے جہاد میں کامیاب نہ ہولے اس وقت تک کفار و منافقین سے جہاد نہیں کر سکتا۔

پرہیز و بدپرہیزی (۴۳) بدپرہیزی "ہویٰ" کہلاتی ہے، اور ہوا (خواہشات کی متی لغت کا نام پرہیز (احتیاط) ہے۔ اور جو شخص اپنے علاج میں پرہیز کو چھوڑ کر بدپرہیزی کو آلہ کار بنائے رکھے تو اس کی دوا ہی اس کے لیے موجب ہلاکت ہوگی۔

عبدالملک اور شیر ترمذ جنگلی کا مکالمہ عبدالملک بن قُریب فرماتے ہیں۔ کہ ایک جنگلی کے ہاں میرا گذر ہوا جسے سخت درد چشم تھی، اور چہرے پر سے آنسو بہے جاتے تھے، میں نے اسے کہا تو آنکھوں کو صاف کیوں نہیں کر لیتا۔ اس نے جواب دیا کہ حکیم صاحب منع کر چکے ہیں اور ایسا شخص خیر و برکت سے خالی ہوتا ہے، جسے منع کیا جائے تو نہ رکے، اور حکم ملے تو تعمیل نہ کرے۔ میں نے کہا کسی چیز کے لیے جی چاہتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا، کہ ہاں جی تو چاہتا ہے مگر میں بدپرہیز انسان نہیں ہوں۔ دوزخیوں کے جہنم رسید ہونے کی آخر یہی وجہ تو ہے کہ خواہشات نے ان کی احتیاط (پرہیز) کو مغلوب کر لیا تو وہ ہلاک و برباد ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش پرستی اور ابواب توفیق و ابواب ذلت (۴۴) اتباع خواہشات سے انسان پر توفیق خیر و نیکی کے دروازے بند اور ذلت و رسوائی کے دروازے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آپ اسے ہر وقت یہ خواہش کرتا پائیں گے کہ کاش خدا تعالیٰ اسے فلاں فلاں نیکی و بھلائی کی توفیق عنایت کرتا۔ مگر کہاں وہ تو پیروی خواہشات کے باعث توفیق خیر کے ذرائع اور نیکی و بھلائی کے راستے اپنے ہاتھوں خود مسدود کر چکا ہے۔

مقولہ فضیل بن عیاض فضیل بن عیاض کا مقولہ ہے۔

"جب خواہشات اور طاعت شہوات مغلوب کرلیں اس پر خیر و برکت کے تمام ذرائع منقطع اور توفیق کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں

سرچشمہ ہائے کفر بعض علماء کا قول ہے کہ

"کفر چار چیزوں میں ہے۔ غضب، شہوت، اور رغبت و رہبت میں پھر خود ہی فرماتے ہیں، کہ دو چیزوں کا مشاہدہ تو میں نے خود اپنی آنکھوں سے کیا ہے، ایک وہ آدمی جس نے غصہ میں آکر اپنی ماں کو قتل کر دیا، دوم وہ شخص جو عشق میں مبتلا ہو کر عیسائی ہو گیا۔

ایک شخص کو عورت کا جواب کسی بزرگ کی نظر خوبصورت عورت پر جا پڑی۔ تو اس کی طرف چل کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔

اَهْوَى هَوَى الدِّيْنِ وَاللَّذَّاتُ وَتُعْجِبُنِيْ فَكَيْفَ لِيْ بِهَوَى اللَّذَّاتِ وَالدِّيْنِ ۔	دین کے لیے بھی جی چاہتا ہے اور لذات بھی پسند لگتی ہیں مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دونوں چیزیں حاصل ہو جائیں۔

تو عورت نے جواب دیا، ایک کو ترک کر دیجئے۔ دوسری خود بخود حاصل ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خائن خدا کے سب کام برباد

(۳۵) جو شخص اپنی خواہشات کی اعانت کرے اس کی عقل و رائے خراب و برباد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عقل جیسی خدا کی دی ہوئی نعمت و امانت ہیں وہ اس کی خیانت کرتا ہے۔ اس لیے وہ اسے خراب و برباد کر دیتا ہے اور ہر شخص کے متعلق خدا تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے کہ جو کسی کام میں بھی اس کی خیانت و خلاف ورزی کرے گا وہ اسے خراب و برباد کر کے رکھ دے گا۔

خلیفہ معتصم کا مقولہ

(خلیفہ) معتصم نے ایک دن کسی دوست سے فرمایا۔ " اے فلاں! جب خواہشات کی نصرت (امداد) کی جائے تو عقل خود بخود چلی جاتی ہے"

میں (ابن قیمؒ) نے کسی کو اپنے استاذ (ابن تیمیہؒ) سے کہتے سنا کہ "آدمی جب نقد و دراہم میں خیانت کرنے لگ جاوے تو خدا تعالےٰ اس سے نقد یعنی کھرے کھوٹے کی تمیز و شناخت سلب کر لیتا ہے"۔

مقولہ امام ابن تیمیہؒ

تو شیخ ابن تیمیہؒ نے فرمایا۔ "یہی حال اس شخص کا ہوتا ہے" جو مسائل علم میں خدا و رسول کی خیانت کرنے لگ جائے۔"

قبر و قیامت میں تنگی و کشادگی کے اسباب

(۳۶) جو شخص اپنے نفس کے لیے یہاں (دنیا کے اندر) اتباع ہوا و خواہشات میں فسحت و کشادگی کرے گا اس پر قبر و قیامت اور آخرت میں تنگی کی جائے گی اور جو خواہشات کی مخالفت کرے، اسے دنیا میں تنگ کر دے گا اس پر قبر و قیامت میں کشادگی اور وسعتیں ہی وسعتیں ہو جائیں گی چنانچہ عزوجل نے آیت ذیل میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّ حَرِیْرًا ٥ (۵، ۱۲)

دنیا میں صبر کرنے کے عوض خدا مومنوں کو آخرت میں جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔

خواہشات پر صبر کا بہتر معاوضہ

چونکہ صبر میں جو خواہشات سے نفس کو حبس اور بند کرنے کا نام ہے خشونت وسختی اور تضییق وتنگی ہوتی ہے۔ اس لیے آخرت میں عزوجل اس کے عوض ریشم کے نرم نرم لباس اور جنت کی وسعت وکشادگی اور فراخی عطا فرمائے گا۔

ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ میں "صَبَرُوْا" میں صبر سے مراد شہوات سے صبر کرنا ہے

صحبتِ اولیاء سے وحشت

(۳۷) خواہش پرست انسان جس طرح دنیا میں اہل تقوٰی وفرقہ ناجیہ سے گریز کرتا ہے اور ان کی صحبت ومجلس سے اس کے دل دہشت وبے ہوشی طاری ہوجاتی ہے، بعینہ اسی طرح آخرت میں بھی اس کے دل پر اتباع خواہشات کے باعث قبر سے اٹھتے ہوئے دہشت اور بیہوشی چھائی ہوگی اور ناجی لوگوں کے ساتھ چلنے سے وہ معذور ہوگا۔

بدمستیِ شہوات سے قیامت کو بیہوشی

محمد بن الورد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عزوجل نے ایک دن ایسا مقرر کر رکھا ہے جس کے شرر ومصیبت سے خواہش پرست انسان کی نجات مشکل سے ہی ہوسکے گی۔ اور قبروں سے اٹھنے کے باعث قیامت کو دیر تک وہی لوگ بدحواس وبے ہوش رہیں گے۔ جو دنیا کے اندر شہوات میں ہمیشہ منہمک وبدمست رہا کرتے تھے اور میدان طلب میں عقل جب کود پڑتی ہے تو مطلوبات کا بیشتر حصہ اسی شخص کو حاصل ہوتا ہے جو صبر کے ساتھ عقل کا توازن قائم رکھے، عقل تو ایک معدن ہے اور فکر اس کا ممد ومعاون ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش پرستی اور عزائم کی کمزوری (۲۸) خواہش پرستی سے ہی انسان کے عزائم سست و کمزور، اور اس کی مخالفت سے قوی و مضبوط ہوتے ہیں، عزائم ہی ایک ایسی سواری ہے، جس پر سوار ہو کر انسان اپنے خدا دار الآخرۃ تک پہنچ سکتا ہے، اور جب سواری ہی بے کار ہو گئی، تو مسافر کا منزل مقصود تک پہنچنا معلوم۔

زیادہ صحیح العزائم کون ہے یحییٰ بن معاذ سے دریافت کیا گیا۔ "کون شخص زیادہ صحیح العزم ہوتا ہے؟ فرمایا، جسے خواہشات پر پورا کنٹرول ہو

سلیمان بن حبیب کا مغالبۂ خواہشات اور "بدر" نامی کنیزک کا واقعہ خلف ابن خلیفہ کو سلیمان بن حبیب ابن مہلب کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا، اس کی "بدر" نامی ایک خوبصورت و نوجوان لونڈی پر نظر پڑی، جو حسن و جمال، اور خوبصورتی و رعنائی کے باعث بدر کے نام سے مشہور جہاں ہو چکی تھی، سلیمان نے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے خلف سے دریافت فرمایا، کہ آپ اسے کیسی خیال کرتے ہیں؟ اس نے جواب دیا، بادشاہ سلامت! میری آنکھوں نے آج تک ایسی خوبصورت وحسین لونڈی نہیں دیکھی، سلیمان نے کہا، اس کا ہاتھ پکڑ لی جئے اور لے جائیے آپ کی ہو چکی، خلف نے جواب دیا۔ میں نہیں چاہتا کہ بادشاہ سلامت کی محبوبہ کو لے جا کر ان کو خواہ مخواہ گھبراہٹ میں ڈال دوں، کیونکہ میں انہیں اس پر شیفتہ و فریفتہ دیکھ چکا ہوں، سلیمان نے کہا افسوس! میری محبت و شیفتگی کے باوجود آپ اسے لے جائیے، تا کہ آپ کو میرے عزم و استقلال کا پتہ چل جائے، اور معلوم ہو جائے کہ مجھے اپنی خواہشات پر کس قدر غلبہ و کنٹرول اور قبضہ حاصل ہے، خلف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ شعر کہتے ہوئے چل دیا کہ ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ حَبَانِیْ وَاَعْطَانِیْ وَفَضَّلَنِیْ — سلیمان نے بن مانگے مجھے انعام دیا اور عام لوگوں سے
عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ مِنْہُ سُلَیْمَانُ عَنْ — زیادہ اعزاز و اکرام کرتے ہوئے ممتاز فرمایا۔
اَعْطَانِیْ الْبَکْرَ خَوْدًا فِیْ — اس نے بدرنامی جوان و حسین لونڈی جو اپنے
مَحَاسِنِھَا وَالْبَدْرُ ذِکْرُہٗ یُعْطِہٖ اِنْسٌ — محاسن میں یکتا تھی مجھے عطا فرمائی، حالانکہ (بدر) چاند
وَلَاجَانٌ وَلَسْتَ یَوْمًا بِنَاسٍ — نہ آج تک کسی جن کو انعام ملا نہ ہی کسی انسان کو ملا
فَضْلَہٗ یَوْمًا حَتّٰی یُغَیِّبَنِیْ لَحْدٌ — اور میں ابدالاباد، حتّٰی کہ لحد و کفن میں چھپتے دم تک
وَاَکْفَانٌ — اس کا فضل و انعام و اعزاز و اکرام نہیں بھولوں گا۔

سوارِ خواہشات کی مثال

(۲۹) خواہش پرست کی مثال، اس سوار کی سی ہے جو سخت زور آور، مضبوط و بدلگام گھوڑے پر سوار ہو، جس کی باگیں ٹوٹ چکی ہوں اور وہ بالکل بے لگام ہو چکا ہو، تو یقیناً وہ اسے یا تو زمین پر پٹک دے گا، یا کسی مہلک مقام میں لے گھسے گا۔

جنت و دوزخ کی سواریاں

جنت میں پہنچانے والی سب سے تیز رفتار سواری "زہد فی الدنیا" (دنیا سے بے رغبتی) ہے، اور جہنم میں سب سے جلدی پہنچانے والی سواری، "حب الشہوات" (محبت خواہشات) ہے اور جو آدمی خواہشات پر سوار ہو جائے، وہ جلد از جلد اسے ہلاکت خیز جنگل میں جا پھینکیں گی۔

اشرف العلماء کون ہے

"اشرف العلماء وہ ہے، جو اپنے دین کو دنیا سے صحیح سالم لے نکلے، اور خواہشات کو سخت بیڑیوں میں جکڑ دے۔"

خواہشات و مقولہ عطاء رح

عطاء رحمہ اللہ کا مقولہ ہے۔

"جس کی خواہشات، اس کے عقل پر اور اس کی جزع فزع و گھبراہٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ضمیر پر غالب آجائیں تو وہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے۔

خواہشات کا بُت (۴) "توحید" و "خواہش پرستی" دونوں باہم متضاد اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں، کیونکہ خواہش ایک بت ہے اور ہر شخص کے اندر اس کی خواہش کے مطابق ایک بت موجود ہے، جتنی خواہش زیادہ ہوگی اتنا ہی وہ بت بڑا ہوگا اور جس قدر خواہش کم ہوگی اسی قدر وہ بت چھوٹا ہوگا، اور انہی بتوں کو توڑنے اور خالص اپنی پرستش کروانے کے لیے ہی عز و جل نے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ بت شکنی و کسر اصنام سے خدا کی یہ مراد نہیں کہ مجسم بت توڑ دیئے جائیں اور دل کے اندرونی بتوں کو چھوڑ دیا جائے، بلکہ عز و جل کا مقصد تو یہ ہے، کہ سب سے پہلے اندرونی بتوں کا ستیاناس کیا جائے اور دل کے اندر چھپے ہوئے بتوں کی بیخ کنی و استیصال کیا جائے

بُتِ مجسم و بُتِ خیال حسن ابن علی مطوعی فرماتے ہیں

"ہر آدمی کا بت اس کی اپنی خواہشات ہیں، جو شخص انہیں اپنی مخالفت خواہشات کے ہتھوڑے سے ٹکڑے کر ڈالے، وہی جوانمردی و بہادری کے خطاب کا مستحق ہے"

آپ غور تو کیجئے خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول پر۔

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ (۲۲-۵۲) یہ کیا مورتیاں ہیں؟ جن پر تم بیٹھ رہے ہو

تو ان تمثالوں پر کیسے چسپاں کریں گے، جو دل کے اندر ہوتی ہیں، جنہیں وہ چاہتا ہے، جن کا انعکاس کرتا ہے، جن کا مجاور بنا رہتا ہے اور خدا کو چھوڑ کر جن کی پرستش کرتا ہے۔

عز و جل کا ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰاہُ ؕ اَفَاَنْتَ تَکُوْنُ عَلَیْہِ وَکِیْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

(۲۶ - ۴۳ - ۴۴)

کیا کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور بھی کیا جس نے ہوائے نفس کو اپنا معبود قرار دے رکھا ہے کیا تم اس شخص کے وکیل ہو اور کیا تمہارا خیال ہے کہ اکثر ان میں سے سن سمجھ سکتے ہیں؟ یہ لوگ تو یقیناً چوپایوں کی مانند بلکہ ان سے بھی گمراہ تر ہیں

امراضِ قلبی و بدنی کا اصل سبب

(۴۱) خواہشات کی مخالفت امراض قلبی و بدنی کے ازالہ کا موجب، اور ان کی اطاعت و متابعت ان امراض کے لحوق کا باعث ہوتی ہے، تو معلوم ہوا کہ امراض قلب تمام تر اتباع خواہشات سے پیدا ہوتی ہیں اور خواہش پرستی ہی تمام بیماریوں اور برائیوں کا منبع و سرچشمہ ہے۔

امراض بدنی کا آپ سراغ لگائیں اور تفتیش کر دیکھیں تو اکثر بیماریاں آپ کو ایسی نظر آئیں گی جن کا اصل سبب ہوگا بد پرہیزی اور مناسب خواہشات پر نامناسب کی ترجیح و تفوق"

خواہش پرستی حسد عداوت اور شرارت کا منبع ہے

(۴۲) لوگوں کی باہمی عداوت شرارت اور حسد کی جڑ اتباع خواہشات ہے۔ جس نے خواہشات کی تعمیل سے انکار کیا اس نے اپنے دل و بدن اور اعضاء و جوارح سب کو با آرام کر دیا خود بھی راحت پائی اور دوسروں کو رنج و بلا سے با آرام کر دیا۔

غلبۂ شہوات کی خرابیاں

ابو بکر الوراق کا قول ہے۔

غلبہ خواہشات سے سیاہ قلبی، سیاہ قلبی سے سینہ تنگی اور سینہ تنگی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدخلقی پیدا ہوتی ہے۔ جب خواہشات کا غلبہ ہو جائے تو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ سیاہی قلب سے سینہ تنگ ہو جاتا ہے، سینہ تنگی سے بدخلقی پیدا ہوتی ہے۔ جب اخلاق بد ہو جائیں، تو وہ لوگوں کی نظروں میں مبغوض اور لوگ اس کی نگاہ میں مبغوض ہو جاتے ہیں، تو غور کیجئے کہ باہمی بغض وعداوت سے کتنی شرارتیں کس قدر عداوتیں، کتنی حق تلفیاں اور کتنے ہی دیگر نقصانات ومصائب پیدا ہوتے ہیں۔

غلبۂ خواہشات سے عقل روپوش ہو جاتی ہے

(۴۳) عزوجل نے انسان میں عقل وخواہش دونوں پیدا کر دی ہیں تو دونوں میں سے جس قوت کا غلبہ ہوگا، دوسری طاقت روپوش ہو جائے گی چنانچہ ابوعلی ثقفی فرماتے ہیں۔

"جس پر خواہشات نفسانیہ غالب آ جائیں" اس کی عقل روپوش ہو جاتی ہے تو اس شخص کے انجام وعاقبت کو ملاحظہ فرمائیے۔ جس کی عقل پر پردے پڑ جائیں، اور خلاف عقل باتوں کا ظہور ہونے لگے۔

خواہشات وعقل کی جنگ

علی بن سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"عقل وخواہشات کا ہر وقت باہمی تنازعہ اور جنگ وجدال رہتا ہے۔ توفیق عقل کا ساتھ دیتی ہے" اور ذلت ونا کامی خواہشات کا ساتھ، اور نفس چونکہ دونوں کے عین درمیان میں کھڑا ہوتا ہے، اس لیے فریقین میں سے جو فریق غالب آ جائے وہ اسی کے ساتھ ہو جاتا ہے

اعضاء وجوارح کے بادشاہ دل کی آزمائش

(۴۴) اللہ عزوجل دل کو اعضاء وجوارح کا بادشاہ، اور اپنی معرفت ومحبت، اور عبودیت کی معدن بنا کر، دو بادشاہوں، دو لشکر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو مددگاروں، اور دو قسم کے رسد و سامان حرب کے ذریعہ اس کا امتحان لیتا ہے "حق و زہد اور ہدایت ایک بادشاہ ہے، جس کے اعوان و مددگار "ملائکہ" ہیں اور "صدق و اخلاص اور اجتناب خواہشات" اس کا "لشکر" ہے، دوسرے بادشاہ کا اسم گرامی "باطل شریف" ہے۔ جس کے اعوان و انصار "شیاطین کرام" وجنود الشیاطین" ہیں، اور سامان حرب، اتباع خواہشات ہے، اور "نفس" دونوں لشکروں اور فوجوں کے عین وسط میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہوتا ہے، اور باطل کا لشکر سب سے پہلے نفسانی سرحدات و نواحی نفس کی جانب سے ہی دل پر حملہ آور ہوتا ہے، تو "نفس" اپنے بادشاہ (دل) کے خلاف سازش کرتے ہوئے دشمن سے مل کر خفیہ معاہدہ و سمجھوتہ کر لیتا ہے، اور دل کو محض زبانی امداد کا چکمہ دے کر بے پرواہ بدمست کیے رکھتا ہے، پھر اندر ہی اندر دشمن کو خود سامان حرب مہیا کرتا اور رسد پہنچاتا رہتا ہے، اور بالآخر خود ہی دشمن پر شہر کے دروازے کھول دیتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن شہر میں گھس کر اس پر قبضہ کر لیتا ہے، اور دل کو شکستِ فاش اور ذلت و رسوائی نصیب ہوتی ہے

سب سے دشمن، شیطان اور خواہش

(۵۴) انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان اور اس کی خواہشات ہوتی ہیں اور سب سے بڑا دوست اس کی اپنی عقل اور وہ فرشتہ ہوتا ہے، جو اس کا ناصح ہوتا ہے، مگر جب وہ خواہشات کے سامنے سپر ڈال دیتا ہے۔ تو گویا خود اپنا ہاتھ دشمن کے ہاتھ میں دے کر اس کا اسیر بن جاتا ہے: اور اپنی شکست سے ہی دشمن کو خوش کر کے اپنے دوستوں اور خیر خواہوں سے برائی و خیانت کرتا ہے غداری کرتا ہے اور یہ بعینہ وہی جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے، کہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جُھْدِ	خدایا! میں سختی و تکلیف، لازمی بدبختی،
الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ	تقدیر بد، اور دشمنوں کی ہنسی مخول سے تیری
وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ (مشکوٰۃ)	پناہ چاہتا ہوں۔

انسان کی ابتداؤ انتہا اور انجام

(۴۶) ہر شخص کی ابتداؤ انتہا رہوتی ہے جس کی ابتدا اتباع خواہشات ہو اس کی انتہا ذلت ورسوائی، محرومی، اور مصیبت دائمی بقدر اتباع خواہشات ہوتی ہے۔ بلکہ مصیبت ودوامی تو آخر میں اس کے لیے دائمی عذاب بنتی ہے کہ ہر وقت اس کا دل مبتلا ئے عذاب رہتا ہے، جیسا کہ شاعر کہتا ہے، سہ

مَارِبٌ کَانَتْ فِی الشَّبَابِ لِاَھْلِھَا	جوانی میں نوجوانوں کی خواہشات "عذاب"
عَذَابًا فَصَارَتْ فِی الْمَشِیْبِ عَذَابًا	(شربت) تھیں جو بڑھاپے میں عذاب بن گئیں"

ترجیح خواہشات پر عقل کے نتائج

اور حقیقت بھی یہی ہے، اب اگر آپ غور وتامل سے ایک بدحال وبدعادت شخص کی حالت ملاحظہ فرمائیں تو آپ دیکھ لیں گے، کہ اس کی ابتداء دو چیزیں تھیں، ایک انہماک بہ خواہشات، دوم عقل وفکر پر خواہشات کو ترجیح، اور جس کی ابتداء "مخالفت خواہشات" و "داعی رشد کی اطاعت" ہو گی، اس کی انتہا، عزو شرف، غنا و تونگری اور خدا و مخلوق خدا کے ہاں قدر و منزلت، ہو گی۔

شباب میں ترک خواہشات کا نتیجہ حسنہ

ابو علی دقاق فرماتے ہیں۔ "جو شخص شباب میں خواہشات وشہوات پر قابو رکھے، خدا تعالے اسے کہولت و بڑھاپے میں عزت ووقار عنایت فرمائے گا"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضبط و دانشمندی مہلب بن ابی صفرہ سے دریافت کیا گیا، آپ کو یہ سب کچھ کیسے حاصل ہوا؟ اس نے جواب دیا: ضبط و دانشمندی کی اطاعت اور خواہشات کی نافرمانی و انکار کی بدولت، یہ تو تھا دنیا کا آغاز و انجام رہی آخرت تو اس میں عزوجل نے منکر و مخالف خواہشات کا انجام و انتہا رجنت۔ اور خواہش پرست کی انتہا نار جہنم مقرر فرمائی ہے۔

خواہشات، اور غلامی و آزادی (۷۴) خواہش و ہوائے نفس دل کے لیے غلامی، گردن کا طوق اور پاؤں کی بیڑی ہے۔ اور اس کا پیرو ہا ہر بدخصلت و بدعادت کا اسیر ہوتا ہے، تو جو شخص اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اس کی اطاعت سے انکار کر دے، وہ اس کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے، اور گردن سے طوق اور پاؤں سے بیڑی اتر جاتی ہے، اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہو جاتی ہے، جو پہلے رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ یعنی بہت سے لوگوں کا مشترکہ غلام تھا اور اب سَلَمًا لِرَجُلٍ یعنی محض ایک کا ..... ہو گیا ہے

رُبَّ مَسْتُورٍ سَبَتْهُ شَهْوَةٌ	اکثر مستور الحال ایسے تھے جو در پردہ اسیر
فَتَعَرَّى سِتْرُهُ فَانْهَتَكَا	شہوات تھے اس لیے محترم رہے مگر جب پردہ اٹھا
صَاحِبُ الشَّهْوَةِ عَبْدٌ فَإِذَا	تو وہ ذلیل و رسوا ہو گئے، مغلوب الشہوات غلام
غَلَبَ الشَّهْوَةَ أَضْحَى مَلِكًا	و مملوک ہوتا ہے، لیکن شہوات پر جب غالب آ جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

عبد الشہوات ابن مبارک کا شعر ہے

وَمِنَ الْبَلَاءِ وَلِلْبَلَاءِ عَلَامَةٌ	یہ بھی ایک بلا ہے اور بلا کی علامت یہ ہے
أَنْ لَا يُرَى لَكَ عَنْ هَوَاكَ نُزُوعُ	کہ ترکِ خواہشات کی امید بھی تجھ سے منقطع ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَبْدُ عَبْدُ النَّفْسِ فِیْ شَھَوَاتِھَا
وَالْحُرُّ یَشْبَعُ تَارَۃً وَیَجُوْعُ

غلام وہ ہے جو شہوات میں نفس کا غلام ہو جائے
لیکن آزاد کبھی سیر شکم ہوتا ہے کبھی بھوکا رہتا ہے

تارک خواہشات کا مقام و مرتبہ اور انجام

(۴۸) مخالفت خواہشات، انسان کو ایسے مقام میں پہنچا تی ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ کو بھی کسی کام کی بھی قسم دے تو اللہ عزوجل اسے پورا کر دے، پھر عزوجل اس کی فوت شدہ خواہشات سے بھی اس قدر زیادہ حاجتیں پوری کرتا ہے، جوان خواہشات سے لاکھوں گنا زیادہ ہوتی ہیں، اس کی مثال تو ایسی ہوتی ہے کہ کسی کو مینگنی پھینک دینے کے صلہ میں بیش قیمت موتی انعام مل جائیں، مگر اس کے برعکس خواہش پرست سے اس کی پُرکیف زندگی اور اس قدر بے شمار دنیوی و اخروی فوائد فوت ہو جاتے ہیں جن سے اس کی عمر بھر کی مظفر و کامیاب خواہشوں کو یقیناً ادنیٰ سی نسبت بھی نہیں۔

ترکِ شہوات اور یوسف علیہ السلام

یوسف صدیق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غور کر دیکھئے، آپ نے جب حرامکاری سے اپنے نفس کو کامیابی کے ساتھ بچا لیا تو جیل کی بند کوٹھڑیوں سے رہائی پاتے ہی آپ کے ہاتھ پاؤں زبان اور نفس کس قدر کشادہ ہوئے اور انہیں کس قدر وسعت و فراخی نصیب ہوئی۔

ترکِ خواہشات اور ایک خواب

عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں "میں نے خواب میں سفیان ثوری کو دیکھ کر دریافت کیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے کیسا سلوک کیا، کہنے لگے، کہ قبر میں پہنچتے ہی مجھے عزوجل کے سامنے پیش کر دیا گیا، عزوجل نے معمولی و سہل سا حساب لے کر جنت میں چلے جانے کا حکم صادر فرمایا، اور میں وہاں چلا گیا، اتفاقاً میں ایک دن بہشتی باغوں اور نہروں میں پھر رہا تھا، نہ وہاں کوئی آواز تھی اور نہ حس و حرکت کی آہٹ کہ اچانک کان میں آواز پڑی، کوئی بلا رہا ہے، سفیان بن سعید! میں نے کہا، جناب سفیان حاضر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا آپ کو یاد ہے؟ ایک دن آپ نے خواہش نفسانی پر خدا تعالیٰ کو ترجیح دیتے ہوئے خواہش کو ترک کر دیا تھا۔ میں نے کہا یقیناً بخدا۔ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ ہر طرف سے مجھ پر سب چیزیں قربان ہونے لگیں۔

ترکِ خواہشات، قبولیت کا سبب

(خلیفہ) ابوجعفر (منصور عباسی) نے مکہ شریف کی طرف چلتے وقت خشابین (جلا دان و صلیب افسران) کو یہ کہتے ہوئے روانہ کیا کہ سفیان (شاید ثوری) جہاں ملے ، سولی چڑھا دو۔ تو انہوں نے مکہ شریف پہنچ کر سولی نصب کر دی۔ اور تلاش و تفتیش شروع کر دی، سفیان چونکہ اس وقت فضیل (بن عیاض) کی پناہ میں تھے، اس لیے اس کے ساتھیوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ خدا سے خوف کیجیے اور دشمنوں کو خندہ زنی کا موقعہ مت دیجیے، فضیل اٹھے اور بیت اللہ میں آ کر غلاف کعبہ کو پکڑ لیا اور دعا کی، خدایا: ابوجعفر مکہ میں آ پہنچے تو میں سفیان کی حفاظت سے بری الذمہ ہوں۔ تو مکہ پہنچنے سے پہلے ہی ابوجعفر کا دنیا سے خاتمہ ہو گیا۔ مخالفت خواہشات کا نتیجہ دیکھیے اس نے فضیل کو کس درجہ و مقام پر پہنچا دیا۔

ترکِ خواہشات کے ثمرات و برکات

(۴۹) خواہشات کی مخالفت سے دنیا و آخرت کا شرف اور ظاہر و باطن کی کی عزت حاصل ہوتی ہے مگر ان کی اتباع و اطاعت سے انسان کو دنیا و آخرت میں رسوائی، اور ظاہر و باطن میں ذلت نصیب ہوتی ہے۔ اور جب تمام لوگ میدان محشر میں جمع ہوں گے تو فرشتہ یہ منادی کرے گا، آج سب کو پتہ چل جائے گا کہ آج کے روز اہل کرم کون ہیں، خبردار متقی و پرہیزگاروں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اٹھیں، اور اپنے عز و شرف کے مقام میں تشریف لے جائیں، تو وہ اٹھ کر اپنے اپنے مقامات میں چلے جائیں گے، لیکن پرستاران خواہشات، خواہشات نفسانیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بدولت اوندھے منہ کئے ہوئے وہیں اپنی مصیبت اور خواہشات کے پسینہ و گرمی اور دھوپ میں کھڑے ہوں گے اور ادھر وہ عرش الٰہی کے سایہ میں عیش و خوشی اور پورے سکون و صبر اور آرام و اطمینان سے بیٹھے ہوں گے۔

عرش الٰہی کے سایہ میں

(۵) آخرت میں جن سات قسم کے لوگوں کو عرش الٰہی کے سایہ میں جگہ ملے گی، غور و تامل سے دیکھا جائے تو یہ وہی لوگ ہوں گے جو مخالفت خواہشات کی بدولت اس مرتبہ پر فائز المرام ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ طاقت ور اور غالب و مسلط بادشاہ اپنی خواہشات کو چھوڑ کر ہی عدل و انصاف کر سکتا ہے، اسی طرح جوانی کی امنگوں پر عبادت الٰہی کو ترجیح دینے والے نوجوان میں ترک خواہشات کا مادہ نہ ہو، تو وہ کبھی اس پر قادر نہ ہو سکے۔ علی ہذا القیاس جس کا دل خانہ خدا اور مساجد سے لگ چکا ہے وہ لذات اور خواہشات کے سب مقامات پر لات مار کر ہی مسجدوں میں بیٹھ سکتا ہے، ورنہ ہر طرف منہ نہ اٹھائے پھرے، اسی طرح جو شخص صدقہ دیتے ہوئے اس قدر اخفا کرتا ہے کہ دوسرے ہاتھ تک کو خبر نہیں لگنے دیتا۔ آخر وہ کونسی چیز ہے۔ جو اسے اس قدر اخفا پر مجبور کرتی ہے۔ علی ہذا القیاس جسے ایک اعلیٰ خاندان کی حسین و خوبصورت عورت خواہش نفسانی کے لیے بن بلائے خود دعوت دے رہی ہو۔ اور وہ خوف خدا سے کانپ اٹھے تو یہ بھی مخالفت خواہشات ہی کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح جو شخص تنہا خالی مقام میں بیٹھ کر اپنے پروردگار کو یاد کر رہا ہے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے زار و قطار رو رہا اور آنسو بہا رہا ہے آخر اس حالت تک پہنچانے کے لیے وہ کونسا ہاتھ ہے۔ جو پس پردہ کام کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات پرست اور میدانِ محشر کی سختیاں

یہی وہ برگزیدہ اوصاف ہیں جن کے ہوتے ہوئے میدان محشر کی شدت و سختی، دھوپ اور پسینہ کو ایسے بہترین لوگوں سے کچھ واسطہ نہیں ہوگا، مگر اس کے برعکس خواہش پرستوں کا یہ حال ہوگا کہ دھوپ سے پگھل رہے ہوں گے اور پاؤں سے سر تک پسینہ میں غرق اور ڈوبے ہوئے ہوں گے اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ وہ اس حالت کے بعد قید خانہ خواہشات کے داخلہ کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ عزوجل سے درخواست ہے کہ ہمیں نفس امارہ کی خواہشات سے پناہ دے اور ہماری تمام خواہشات کو محض اپنی رضا و محبت کی اطاعت کے لیے وقف فرما لے۔ وہ سب کاموں پر قادر اور اجابت دعا کا اہل ہے۔

تمت بالخیر

کتابت:۔ عبدالرشید کیلانی پھالیہ ضلع گجرات۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ